جادو

عاملوں اور عملیات کا رد اور جادو کا شرعی علاج

سلسلہ مطبوعات 38
بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
ترجمہ: اور ہم نے قرآن مجید کو اتارا جو کہ مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے {الاسراء ۸۲}
جادو
عاملوں اور عملیات کا رد
اور جادو کا شرعی علاج
تالیف
محمد عامر مغل
مقدمہ
الشیخ عبد العظیم حسن زئی حفظہ اللہ
دار التقویٰ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطبوعات منہج فہم سلف

نام کتاب: جادو عاملوں اور عملیات کی حقیقت؟ اور جادو کا شرعی علاج

مؤلف: محمد عامر مغل حفظہ اللہ

نظر ثانی ومقدمہ: عبد العظیم حسن زئی حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت: ۱۴۳۱ھ، بمطابق، 2010

صفحات: 192

تعداد: 1100

کتاب ملنے کا پتہ:

مکتبہ قرآن وحدیث کورٹ روڈ کراچی۔

علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی۔

مکتبہ رحمانیہ رحمانیہ مسجد بوھرہ پیر کراچی۔

مسجد سعد بن ابی وقاص ڈیفنس فیز 4 کراچی۔

مکتبہ دار الاحسن 64 نعمان سینٹر گلشن اقبال کراچی۔

فضلی سنز اردو بازار کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((فہرست))

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

دادا۔ مرزا عبدالشکور بیگ

دادی۔ لعل میراں

نانا۔ وجاہت حسین خان

نانی۔ طاہرہ بیگم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ ھو — اللہ ھو

کن لوگوں کو پسند کرتا ہے

وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

اور احسان کرو اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے آیت ۱۹۵ پ ۲ البقرہ

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○

بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز صفائی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے
آیت ۲۲۲۔ پ ۲ البقرہ

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○

اور اللہ (مصیبت میں) صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ آیت ۱۴۶ پ ۴ آل عمران

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

اور اللہ خلوص سے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ آیت ۱۴۸ پ ۴ آل عمران

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○

بلاشبہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ آیت ۴۲ پ ۶ المائدہ

کن لوگوں کو ناپسند کرتا ہے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○

اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ آیت ۵ پ ۲۸ الصف

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○

اور اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا آیت ۶۴ پ ۶ المآئدۃ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○

اللہ مفسد لوگوں کے کام بننے دیا نہیں کرتا۔ آیت ۸۱، پ ۱۱ یونس

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○

اور اللہ ظالم لوگوں کو راہِ راست نہیں دکھایا کرتا۔ پ ۱۰ التوبۃ

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور اللہ اُن لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا۔ آیت ۳۷، پ ۱۰ التوبۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

ذَالِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (بقرہ: ۲)

ترجمہ: اس کتاب (قرآن) میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ ہدایت ہے متقین کے لیے۔

جناب ابی بن کعبؓ نے تقویٰ کا معنی یہ کیا ہے کہ دونوں طرف کانٹوں کی جھاڑیاں ہوں اور ان کے درمیان سے انسان اپنے کپڑے سمیٹ کر بچ بچا کر گزر رہا ہو۔ اس معنی سے واضح ہوتا ہے کہ تقویٰ میں چلنے کا معنی پایا جاتا ہے تو قرآن بے شک ہدایت کی کتاب ہے، رہنمائی کرتی ہے مگر رہنمائی کا فائدہ ہمیشہ ان لوگوں کو ہوتا ہے جو کہیں جا رہے ہوں کوئی ترکیب، کوئی مشورہ ان لوگوں کو فائدہ دیتا ہے جنہوں نے کچھ کرنا ہو۔

دنیا میں ہمیشہ آئیڈیاز، مشوروں، ترکیبوں، منصوبوں اور ہدایات نے ان افراد و اقوام کو فائدہ پہنچایا ہے جنہوں نے ان پر عمل کیا ہے اور جو قومیں صرف باتیں بناتی رہی ہوں جنہوں نے لکھی ہوئی ہدایات کو صرف دوہرانا شروع کیا ہو ان پر عمل نہ کیا ہو وہ ذلت و پستی میں مبتلا ہوتی رہی ہیں اور آج بھی کائنات کا یہ اٹل قانون کارفرما ہے اور محنت کرنے والی اقوام ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں اور باتیں کرنے والی اقوام کا مقدر ذلت و رسوائی ہے۔

کتاب اللہ نے انسانوں کو ذلت، پستی اور تنزل سے نکال کر بلندی، ترقی اور عزت کی طرف گامزن کیا اور یہ تب ہوا جب اس پر عمل کیا گیا۔ صرف ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں دنیا کی پسماندہ ترین قوم عرب روئے زمین کی معزز ترین قوم بن گئی، بکریاں چرانے والے بادشاہوں کے سامنے دینِ اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ یہ پسماندہ اور بے سروسامان افراد

چند ہی سالوں میں قیصر و کسریٰ کے ایوانوں پر اسلام کا جھنڈا لہراتے نظر آئے۔ اس لیے کہ قرآن نے ان کے سامنے نقشہ رکھا انہوں نے عمل سے اس میں رنگ بھر دیا۔ قرآن نے ان کے سامنے دنیا کو سنوارنے کا راستہ رکھا انہوں نے اس پر چلنا شروع کر دیا یہ مختصر سی داستان ہے صحابہ کرام اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی جن کے کردار و عمل سے **ذالک الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین** کی حقانیت آشکارا ہوئی۔ قرونِ اولیٰ کے بعد رفتہ رفتہ مسلمانوں میں عمل کی کمی آنی شروع ہوئی اور جب عمل ختم ہوا جب مسلمانوں نے دنیا کے سدھار کی ذمہ داری سے خود کو الگ کر لیا اور جس سفر کا آغاز صحابہ کرام نے رسول اللہؐ کی معیت میں شروع کیا تھا اس سفر کو ترک کر دیا اس راستے کو چھوڑ دیا اور بے عملی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا تو ان کے ساتھ بھی وہی ہوا جو سابقہ اقوام کی اسی روش کی وجہ سے ان کے ساتھ ہوا تھا۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ السلام جیسا اولوالعزم نبی عطا فرمایا۔ اس کو اللہ نے بنی اسرائیل کی آزادی کی ذمہ داری سونپی اور موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو لے کر فرعون کے سامنے گئے اور وہاں سے بنی اسرائیل کو چھڑا لائے مگر وہ بزدل اور بے عمل قوم ایسی تھی کہ جب ان سے کہا گیا کہ جاؤ اپنی زمین آزاد کرواؤ تو انہوں نے کہا کہ موسیٰ تم اور تمہارا رب جا کر جنگ کرو علاقہ آزاد کرواور پھر ہم اس میں جائیں گے ورنہ ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔ اللہ نے فرمایا پھر یہ چالیس سال تک اس سے محروم رہیں گے (تا آنکہ ان کی دوسری نسل جوان ہو کر اسے حاصل نہ کرے) ان بنی اسرائیل نے اس طرح کی بزدلی اور بے عملی کا وطیرہ اپنایا اور اس کی وجہ سے وہ ذلت و پستی کا شکار ہو گئے تو انہوں نے ہمت، عمل، محنت اور دلیری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے دم جھاڑوں کا سہارا لیا۔ دھوکے فریب کو اپنا لیا جسے عربی میں سحر اور فارسی میں جادو کہا جاتا ہے اور اپنی اس مذموم حرکت کو شرعی جواز فراہم کرنے کے لیے اسے اللہ کے مقدس نبی جناب سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا جس کی اللہ نے تردید کی کہ سلیمان علیہ السلام نے کوئی کفریہ کام

(جادو) نہیں کیا بلکہ یہ شیاطین کا کام تھا۔

میاں محمد جمیل ایم اے جادو کے محرکات سے متعلق لکھتے ہیں: قومیں جب ذہنی طور پر اپاہج ہو جاتی ہیں اور حرکت و عمل کی قوت ان کے وجود کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے تو وہ اپنی عظمت رفتہ اور خواہشات کے حصول کے لیے ٹامک ٹوئیاں مارتی ہیں ایسی قوم یا افراد اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے کے بجائے صرف دعاؤں اور وظائف پر زور دیتے ہیں۔ بداعتقادی اور فکری پستی کی وجہ سے وہ حقیقی وظائف پر بھی مطمئن نہیں ہو پاتے جس کی وجہ سے ہر قسم کے ٹونے ٹوٹکے، تعویزات حتیٰ کہ جادو جیسی کفریہ حرکت کرنے پر اتر آتے ہیں پھر اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے کے لیے اس کا شرعی جواز تلاش کرتے ہیں جب یہودی بداعتقادی اور بدعملی کو چھپانے کے لیے جادو کے سارے دھندے کو اللہ کے عظیم پیغمبر جناب سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے اپنے لیے جواز پیدا کیا جس کی اللہ نے تردید کرتے ہوئے جادو کی حقیقت واضح فرمائی کہ جادو سراسر کفر ہے جو سلیمان علیہ السلام ہرگز نہیں کرتے تھے۔ (جادو کی تباہ کاریاں اس کا شرعی علاج۔ ص ۲۱)

جب کوئی قوم تنزل کے آخری مقام پر پہنچ جاتی ہے تو جنتر منتر، دم جھاڑے، جادو ٹونے تعویذ گنڈوں کو مشکلات کا حل سمجھنے لگ جاتی ہے اور اس کی عقل پر بھی پردہ پڑ جاتا ہے وہ یہ نہیں دیکھتی کہ دیگر ہمعصر اقوام کس طرح یا کن افعال کے ذریعے اپنی مشکلات ختم کر رہی ہیں اور ترقی کی منازل طے کرتی جا رہی ہیں۔ قوم جب ذہنی طور پر بانجھ اور عملی طور پر دیوالیہ ہو جاتی ہے تو پھر ان کے ہاں مفید اصطلاحات بھی غیر مفید بن جاتی ہیں الفاظ اپنے معانی کھو دیتے ہیں یا انہیں تبدیل کر کے بے اثر بنا دیا جاتا ہے لفظ جادو وغیرہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔

مثلاً جادو جو پہلوی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی ہے، شعبدہ افسوں افسوں کا معنی ہے حیلہ، مکر، تزویر، نیرنگ، شعبدہ عربی لفظ شعوبذہ سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے نیرنگ تردستی، تردستی کا معنی ہے چستی، مہارت چابکدستی، کسی چیز کو تیزی سے اٹھانا۔ (فرہنگ فارسی۔ حسن عمیر)

الغرض جادو کا معنی ہے تیزی، چستی چابکدستی اور مہارت سے کوئی کام کرنا۔ اس میں کام اور تیزی کا معنی ہے مگر جب تیزی کی جگہ سستی اور کام کی جگہ کام چوری نے لے لی تو لفظ جادو کا معنی بھی نامعلوم بنا دیا گیا۔

سحر، یہ عربی کا لفظ ہے جس کا معنی ہے دھوکا دینا، فریفتہ کرنا، جادو کرنا، پھیرنا، جھوٹ کو سچ بنا کر دکھانا، چاندی پر سونے کا گلٹ کروانا، حلیہ سازی، فساد مسحور کا معنی ہے خرابِ جگہ، خراب شدہ کھانا ساحر عالم کو کہتے ہیں (المنجد)

وظیفہ، مقرر کیا ہوا کام یا رزق، کھانا، عہد، شرط، درجہ، نوکری، تبدیلی (المنجد)

گویا یہ بھی کرنے کا کام ہے جسے پڑھنے کا بنا دیا گیا۔

وِرْد، پہنچنا، متوجہ ہونا، حاضر ہونا، بخار آنا، درخت کا پھول نکالنا، پیاس (المنجد)

عملیات، عَمِلَ یَعْمَلُ۔ کام کرنا، محنت کرنا، حاکم بننا، اجرت دینا (المنجد)۔ عربی لغت میں عملیات کا لفظ نہیں پایا جاتا۔ یہ نہ عمل کی جمع بن سکتا ہے نہ عملۃ۔ لہٰذا یہ لفظ عربیت کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ اور عمل کام کو کہتے ہیں کسی دم جھاڑ کو نہیں۔

تعویذ، حفاظت کرنا، دعا کرنا، جادو کرنا۔ (المنجد)

جادو کرنا کے معنی سے خود ہی واضح ہو جاتا ہے کہ یہ کیسا عمل ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ جو الفاظ محنت، مہارت اور تیزی سے کام کرنے کے لیے مستعمل تھے انہیں قوموں کو مزید سست اور بے عمل بنانے کا ذریعہ بنا لیا گیا اور اس کام میں نام نہاد علماء اور صلحاء پیش پیش رہے مگر امت کی گمراہی اور پستی کے لیے اگر کچھ لوگ میدان میں آتے ہیں تو اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی پیدا ہو جاتے ہیں جو اس باطل کا مقابلہ کرتے ہیں اور قوم کو ان سے نجات دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدیؒ اور مولانا محمد میاں جمیل ایم اے اور دیگر علمائے حق نے ان گمراہیوں سے امتِ مسلمہ کو نجات دلانے کی کوششیں کی ہیں۔ اور اب بھی کچھ دردِ دل رکھنے والے لوگ ان علماء کے کام کو آگے بڑھا

رہے ہیں۔ پیشِ نظر کتاب بھی علمائے حق کے مشن کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جو برادرم عامر مغل نے محنتِ شاقہ سے مرتب کی ہے اور ناسازیٔ طبیعت کے باوجود پانچ کتابوں کا رد اس میں پیش کیا ہے۔ عامر مغل کوئی عالمِ دین یا مدرسہ سے فارغ التحصیل نہیں ہیں البتہ ایک تعلیم یافتہ پرعزم جوان ہیں۔ امت کا درد ان کے دل میں ہے اور الدین النصیحۃ کے مدنظر خیر خواہی کی نیت سے یہ کتاب انہوں نے تالیف کی ہے۔ راقم نے نظر ثانی کی ہے' کوشش کی گئی ہے کہ مؤلف کے خیالات بہتر انداز سے قارئین کرام کے سامنے آئیں تاکہ ان سے رہنمائی حاصل کر کے شعبدہ بازوں کے مکروفریب سے مسلمان محفوظ رہیں اور اپنے مال اور دین کا تحفظ کریں۔ یہ کتاب بیاض یعقوبی' اعمال قرآنی وغیرہ میں درج ان خرافات کا رد ہے جن کی وجہ سے امت محمدیہ عمل کے بجائے عملیات میں مبتلا ہو کر اپنی عظمتِ رفتہ سے محروم ہو چکی ہے۔ ان کتب کا رد کرنے والی کتابوں سے یہ امید رکھی جا سکتی ہے کہ امت دوبارہ عمل کی طرف متوجہ ہوگی اور اپنا سابقہ شاندار مقام دوبارہ حاصل کرے گی۔

کتاب کی اشاعت میں جناب مدثر باری حفظہ اللہ کا بہت زیادہ تعاون ہے اگر باری صاحب کا تعاون نہ ہوتا تو شاید یہ کاوش رائیگاں اور ضائع ہو جاتی اور منصۂ شہود پر کبھی نہ آتی۔

اللہ سے دعا ہے کہ کتاب کو مؤلف' راقم اور معاونین کے لیے صدقۂ جاریہ اور قارئین کے لیے نفع رساں بنائے۔ آمین!

عبدالعظیم حسن زئی

استاد جامعہ ستاریہ

معاون مدیر پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث

صدر۔ الحیات ویلفیئر ٹرسٹ رجسٹرڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((عرض مؤلف))

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں جو کچھ پیدا کیا ہے وہ کسی نہ کسی فائدے اور مقصد کے لئے پیدا کیا ہے بے مقصد اور بلا فائدہ کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾ ہمارے رب تو نے یہ (سب) بے کار پیدا نہیں کیا ہے۔ (آل عمران:۱۹۱) ان اشیاء میں سے کچھ کے فوائد اللہ نے قرآن میں بیان کر دیئے ہیں مثلاً سمندر کے بارے میں فرمایا کہ: اور وہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے اختیار میں دے دیا تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت (مچھلی) کھاؤ اور اس سے زیور (موتی وغیرہ) نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں پانی کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں۔

جانوروں میں سے کچھ کے فوائد بتاتے ہوئے فرمایا: اور (یہ جانور دور دراز) شہروں میں تمہارا بوجھ اٹھا کر لیجاتے ہیں جہاں تم زحمت شاقہ کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے...... اور اسی طرح گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سوار ہو (النحل:۸)

چاند سورج کے بارے میں فرمایا: ''وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (کاموں) کا حساب کرو۔

دن رات کے بارے میں فرمایا: ''اور ہم نے دن رات کو دو نشانیاں بنایا ہے رات کی نشانی کو تاریک بنایا اور دن کو روشن...... اور برسوں کا حساب و شمار جانو''۔ (اسراء:۱۲)

ستاروں کے بارے میں فرمایا: ''اور ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی

اوران کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا''۔(ملک:۵)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی بعض اشیاء کے طبّی فائدے بتائے ہیں مثلاً حبة السوداء (بخاری مسلم) شہد (بخاری) قسط ہندی (بخاری مسلم) اس کے علاوہ انسانی سائنسی اور طبی تجربات سے بعض جڑی بوٹیوں اور پتھروں یاقوت، زبرجد، زمرد، عقیق وغیرہ کے طبّی فوائد ثابت ہوئے ہیں مگر چاند سورج، دن رات، ستاروں یا پتھروں وغیرہ کا سعد و نحس یا انسانی قسمت وغیرہ سے تعلق یا ان کی تاثیر نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے نہ سائنسی وطبی تجربات سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ لہٰذا ایسی تاثیر کا ماننا چونکہ مافوق الاسباب تاثیر کا اعتراف ہے اور مافوق الاسباب اثر یا قوت کسی چیز میں ماننا شرک کے زمرے میں آتا ہے اسی لیے رسول ﷺ نے گنڈے وغیرہ کو شرک قرار دیا ہے۔ بعض افراد جو خود کو عالم یا نیک اور صالح ثابت کرتے ہیں صرف اپنے ذاتی اغراض کے لیے چاند سورج اور دن رات کے اوقات کو سعد و نحس میں تقسیم کرکے ان کے مطابق سفلی عملیات کرتے ہیں یا ان کے مطابق تعویذات کر کے سیدھے سادے عوام سے رقوم بھی بٹورتے ہیں اور ان کے عقائد وایمان بھی خراب کرتے ہیں کسی کو ستاروں کی چالوں کسی کو پتھروں کے خواص بتا کر ان کو تعویذ گنڈوں اور غیر مسنون وظائف میں الجھاتے ہیں کسی کو اصحاب کہف کے نام کے فوائد کسی کو عجیب وغریب نام تعویذ یا وظائف بتاتے ہیں یہ سب کچھ صرف اپنے مالی فوائد کے لیے کرتے ہیں ورنہ ان کا ثبوت نہ شریعت سے ملتا ہے اور نہ طبی وسائنسی تحقیقات ان کی تائید کرتی ہیں ان گمراہ کن کتابوں میں سے چند کتب کے مندرجات ہم قارئین کے سامنے لانا چاہتے ہیں تاکہ مسلمان ان لوگوں کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں اور اپنا دین ایمان روپیہ پیسہ اور صحت خراب نہ کریں۔ کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

① شمس المعارف ولطائف العوارف۔

② طب نبوی۔

③ جواہر خمسہ۔

④ اعمال قرآنی۔

⑤ طب روحانی۔

⑥ بیاض یعقوبی۔

ان کتب میں اوراد اور وظائف کے نام پر جو خرافات مذکور ہیں ان کا ثبوت نہ قرآن سے ملتا ہے نہ احادیث نبوی ﷺ سے بلکہ سرتاسر بدعی اوراد وظائف ہیں جن کے فضائل ان کتب میں مذکور ہیں اور جنہیں مشکلات کا حل قرار دیا گیا ہے۔ شمس المعارف ولطائف العوارف کا مصنف شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی کون تھا؟ اس کا دین ومذہب کیا تھا؟ اس کی علمی قابلیت مذہبی وابستگی کیا تھی یہ تو اس کتاب کے مندرجات سے ہی معلوم ہوجاتا ہے مگر افسوس اس بات پر ہے کہ اس کتاب کو شائع کرنے والا ادارہ پاکستان میں مستند علماء اور مفتیان عظام کا ادارہ ہے جس کے خاندان کے افراد شریعت کورٹ جج کے عہدے پر فائز رہے ہیں مگر ان مفتیان اور ججز صاحبان نے یہ بتانے کی زحمت نہیں کی کہ اس کتاب کے مندرجات کون سی شریعت سے ثابت ہیں ان مفتیان نے یہ تحقیق نہیں کی کہ اس کتاب میں جو وظائف مذکور ہیں وہ کس حدیث اور آیت کے مطابق یا ان سے ماخوذ ہیں؟ جبکہ کتاب کے صفحہ ۳۶ پر لکھا ہے کہ کتاب میں صرف وہی اعمال درج ہیں جو شریعت میں ممنوع نہیں ہیں۔ حالانکہ کسی چیز کو صحیح قرار دینے کے لیے یہ دلیل نہیں ہے بلکہ دلیل یہ ہے کہ شریعت سے ثابت ہوں ورنہ ہر بدعت کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ یہ شریعت میں ممنوع نہیں اس لیے کہ بدعت تو ہوتی وہ ہے جس کا شریعت (قرآن وحدیث) میں ذکر نہیں ہوتا وہ بعد کی ایجاد ہوتی ہے تو اس کی ممانعت قرآن وحدیث میں کہاں سے ہوگی؟ اگر کوئی چیز جائز اور ثواب کا کام ہے تو اس کا ذکر قرآن یا حدیث یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل میں ہونا چاہیے ورنہ بدعت اور بعض دفعہ شرک کے زمرے میں آتا ہے۔ ان کتب میں جن اعمال کا ذکر ہے ان کو ہم تفصیل سے ذکر کریں گے اور یہ فیصلہ علماء پر چھوڑیں گے کہ یہ اعمال شریعت میں ممنوع ہیں یا نہیں؟ یا شریعت سے ثابت ہیں؟

ایک افسوسناک بات یہ بھی اس ملک میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے لوگ جو اسلام کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہیں جہاد کا دعویٰ کرتے ہیں بھارت، کشمیر اور مغرب کو فتح کرنے کی باتیں کر کے وہاں اسلام کا جھنڈا لہرانے کے دعوے کرتے ہیں مگر اس اسلامی ملک میں اسلام، قرآن اور حدیث اور مسلمانوں کے عقائد کے ساتھ کئے جانے والے مذاق بلکہ اسلام کے انہدام کی کوششیں کرنے والے مولویوں اور اسلام کو ختم کرنے کا سبب بننے والی کتب کے بارے میں ایک لفظِ مذمت بھی زبان پر لانے کے روادار نہیں ہیں چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل پر ایک دوسرے کو کافر مشرک قرار دینے والے ایک دوسرے کی مساجد پر حملے کرنے والے مولوی تو یہاں بکثرت پائے جائیں گے مگر یہ لوگ مسلمانوں کے عقائد کے دشمنوں اور ان کے ایمان کو برباد کرنے والوں کے خلاف کچھ نہیں کریں گے۔ مساجد جو مسلمانوں کے اتفاق، اتحاد اور امن وسلامتی کی علامت تھی اسے دیوبندی، حنفی، بریلوی، شیعہ، اہلحدیث کے نام سے منسوب کر کے فرقہ کی پہچان بنا دیا گیا ہے، ہماری ان علماء سے درخواست ہے کہ فروعی مسائل میں الجھ کر مسلمانان پاکستان کو اسلام سے متنفر کرنے اور غیروں کو اسلام کا مذاق اڑانے کا موقع دینے کے بجائے مذکورہ کتب اور ان جیسی دیگر ایمان کش کتب اور ان کے مصنفین و ناشران کے خلاف متحد ہو جائیں اور شرک کے اس فتنے کا اس ملک سے خاتمہ کر دیں تا کہ یہ احبار و رھبان لوگوں کا مال کھانے سے رک جائیں اور اس ملک میں حقیقی اسلام لوگوں تک پہنچ جائے۔ خصوصاً ہماری استدعا توحید کے دعویداروں اور قرآن وحدیث کی اتباع کا راگ الاپنے والوں سے ہے کہ وہ کس قسم کی توحید کی دعوت دے رہے ہیں اور کس طرح کی اتباع سنت کا پرچار کر رہے ہیں جبکہ شمس المعارف، اعمال قرآنی، مکتوبات و بیاض یعقوبی، جواہر خمسہ وغیرہ جیسی کتب توحید کا خاتمہ کر رہی ہیں اور سنتوں کے بجائے بدعات کو رواج دے رہی ہیں مگر آپ نے ان کے خلاف کچھ نہ کہا۔ کچھ نہ لکھا کچھ نہ کیا، آپ حضرات کی چشم پوشی کی وجہ سے یہ فتنے بڑھتے جا رہے ہیں، اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ لوگ صرف دعویٰ کرتے ہیں عمل نہیں کرتے ورنہ ایسی کتب کا اس ملک میں وجود کبھی نہ ہوتا ان کتب کے مندرجات اور ان پر مختصر تبصرہ پیش خدمت

ہے۔ اگر ہماری اس ادنیٰ سی کوشش سے چند افراد بھی بدعات وخرافات اور شرکیہ امور کو چھوڑ کر صحیح اور خالص دین توحید وسنت کی طرف آ جائیں تو یہ ہمارے لیے باعث اطمنان ہوگا۔ ان مذکورہ پانچوں کتابوں کے مندرجات ہم نے پیش نظر کتاب میں چار حصوں میں نقل کر دیئے ہیں اور ساتھ ہی احادیث مبارکہ کی کتب احادیث کے حوالے دیے ہیں جن میں امراض کے علاج کا نبوی طریقہ بتایا گیا ہے اس کے لیے جن کتب سے مدد لی گئی ہے ان کے نام ہر کتاب پر تبصرہ کے دوران تحریر کے گئے ہیں۔

از

محمد عامر مغل حفظہ اللہ

☆☆☆☆☆☆☆

حصہ اوّل

شمس المعارف ولطائف العوارف

شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی

حصہ اوّل

شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی کی تصنیف

شمس المعارف ولطائف العوارف کا قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ سے تقابل

اس کتاب میں ستاروں، حروف، رنگ، پتھر، دن، مہینوں، ناموں (طبی خواص ایک الگ بات ہے) خوشبو، عطر، ساعتوں وغیرہ کی تاثیر بتائی جا رہی ہے جبکہ قرآن میں ستاروں کے تین فائدے بتائے گئے ہیں۔

① آسمان کی زینت۔

② شیطانوں کی مار۔

③ سمت وراستہ معلوم کرنا۔

شمس المعارف میں مصنف نے قرآن ودیگر دعائیہ کلمات کو ان ستاروں اور دنوں وتعداد کے ساتھ دعوت ووظیفہ کی شکل میں پڑھنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ یعنی اس طریقہ پر پڑھنا بتایا ہے جس کا ثبوت ہم کو قرآن وحدیث اور کم ازکم صحاح ستہ میں تو نہیں ملتا اور اگر مصنف کو یہ کشف ہوا تھا تو ایسا کشف پیغمبروں ﷺ وصحابہ رضی اللہ عنہم کو کیوں نہیں ہوا اور ظاہر ہے کہ پیغمبران اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہرحال مصنف شیخ ابوالعباس علی بونی سے تو ہر حال میں افضل ہیں۔ یہ کیسا کشف ہے جس میں قرآن واحادیث کی توہین کی گئی ہے۔ یا پھر یہ اسرائیلیات سے اخذ کی گئی وہ ''اختراع'' ہیں جن کو ہم صرف ''بدعت کا نام دے سکتے ہیں)۔ افسوس اس بات کا ہے اس مسلمانوں کے ملک میں کثرت سے موحد اور اسلام کے

ٹھیکیدار اور جنت اور دوزخ کے داروغہ کثیر تعداد میں موجود ہیں جو کہ آئے دن اسلامی غلبے کی بات، جہاد کی دعوت، بھارت اور کشمیر کی فتح، مغرب کی استعماری طاقتوں کے زوال کی راگنی الاپتے رہتے ہیں۔ مگر خود نام نہاد اسلامی ملک کے اندر کھلم کھلا اللہ، رسول ﷺ وقرآن کے ساتھ جو گھناؤنا مذاق جاری وساری ہے اس کو روکنے کی ان میں ہمت نہیں۔ یہ مولوی حضرات فقہ کے معمولی فرق پر ایک دوسرے کو کافر ومشرک تک قرار دیتے ہیں اور مولویوں کی فتنہ پردازی سے مسجدیں بھی محفوظ نہیں مگر اس شرمناک کتاب کو روکنے کی ان میں طاقت نہیں۔ کیا ہم اللہ کی رحمت سے محروم نہ ہوں گے۔ جب ہم مسجدوں کے دروازوں پر مسلک لکھ دیں گے۔ اور یہ پوچھا جانے لگے کہ کیا آپ شیعہ، سنی، دیوبندی، بریلوی، سلفی، اہل حدیث یا وہابی ہیں جبکہ اللہ کہہ رہا ہے کہ دین تو اس کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ ان زعماء علماء مشائخ وشیوخ کے اختلاف کی وجہ سے غلام احمد پرویز جیسے لوگ کھڑے ہوکر اتنا بڑا فتنہ برپا کرتے ہیں مگر ہم اب تک رفع یدین، ترک رفع یدین، آمین، کندھے سے کندھے اور پیروں سے پیر ملانے پر جھگڑا کرتے ہیں بجائے اس کے تمام ''شیوخ'' مل کر بیٹھیں اور اختلاف کا کوئی حل نکالیں جب کے ہم تقسیم در تقسیم ہو رہے ہیں۔ اس کتاب کو جس ادارے نے ترجمہ کروایا اور چھپوایا ہے وہ ایک بہت محترم عالم دین کا خاندان ہے اور اسلام (معاذ اللہ) ان کے گھر کی لونڈی کی حیثیت رکھتا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے صفحہ نمبر 36 پر کہ کتاب میں صرف وہی اعمال درج ہیں جو شریعت میں ممنوع نہیں۔ اس خانوادے کے لوگ ممبر اسلامی نظریاتی کونسل اور شریعت کورٹ کے جج بھی رہے مگر یہ کون سی شریعت ہے جو اس کتاب کو ترجمہ کرتے ہوئے بالکل فراموش کر دی گئی؟

آیئے دیکھتے ہیں کہ کتاب میں شریعت، قرآن اللہ اور رسول ﷺ واحادیث کی کیسے دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔

① صفحہ نمبر 37 حرف دال کا عمل جو کہ فہم کی ترقی، عزت، دشمن پر غلبہ قید سے رہائی کے لئے ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زائچہ نکالنے کے بعد ستاروں کے چال کے حساب سے پہلے

دو رکعت نماز پڑھنے کا کہا ہے پہلی رکعت میں 100 دفعہ سورۃ الاخلاص پڑھنے کو کہا اس کے بعد ''ہرن کی جھلی'' پر صفحہ (39) پر دیا گیا نقش لکھے اس نقش میں اللہ کے نام کے ساتھ ساتھ اسرافیل اور کفیل کے نام بھی ہیں جس کے استعمال پر مذکورہ بالا مقصد حاصل ہوگا۔

تبصرہ: یہ بتایا جائے کہ یہ عمل کس حدیث کی کتاب میں درج ہے؟ شرعی حیثیت کیا ہے اس کی ''علمائے حق'' خاموش کیوں ہیں؟ فتوی سازی اور بدعتی کا الزام لگانے والے علماء ان چیزوں کو کیوں نہیں روکتے جبکہ کشمیر و ہند ہر دوسرے دن فتح کرنے کے دعوے ہوتے ہیں۔

(۲) دشمن سے حفاظت، جنات سے بے خوفی کے لئے (صفحہ ۴۰)

حروف دال کا نقش عددی بنانے کے بعد ساتھ رکھے تو یہ مقاصد حاصل ہو جائیں گے اور بارش کے پانی و خالص شہد میں دھو کر پی لیں تو عقل تیز کرتا ہے۔

تبصرہ: شریعت نے سورۃ طٰہٰ کی دو چھوٹی آیتیں بتائی ہیں دماغ اور سینے کو کھولنے کے لئے ہیں۔ علی بونی نے ہم کو نقش دے دیا جادو وغیرہ سے بچنے کے لئے اللہ نے معوذتین سورۃ الفلق سورۃ والناس اتاری۔ آیت الکرسی پڑھنے کو کہا۔ علی بونی نے ہم کو نقش تھما دیئے وہ بھی ہندسوں کے واضح رہے کہ اللہ نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا تھا نمبروں اور عددوں میں نہیں لہٰذا قرآن کو عربی میں پڑھنا ہی افضل ہے۔ قرآنی آیات کی تو تاثیر ہے بالکل ہے کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ مگر صرف ''د'' یا اس کے خود ساختہ اسرائیلی علم الاعداد کے عددی تاثیر نا قابل تسلیم ہے اور اگر کوئی شرعی ثبوت ہے تو وہ پیش کیا جائے۔

(۳) اعداد کے اسرار صفحہ ۴۱

حروف تہجی کے اسرار بتانے کی کوشش کی ہے جو کہ قرآن کے شروع کی 28 سورتوں کے اول ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کو مخصوص اولیاء اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

تبصرہ: اب آپ بتائیے کہ اللہ نے ان پیغمبران علیہم السلام کو صاف صاف پیغام پہنچا دینے کا کہہ دیا تھا اور انہوں نے لوگوں تک وہ پہنچا دیا۔ بالکل صاف اور واضح تو وہ کون سے اسرار ہیں جو مصنف لوگوں تک پہنچانے کو بیتاب ہیں جو صرف مخصوص اولیاء کو پتہ ہیں۔ جبکہ صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کا آخری خطبہ موجود ہے جس میں دین مکمل ہونے کا اعلان ہوا تھا جب مکمل کر دیا گیا تھا تو یہ اسرار رسول اللہ ﷺ (معاذ اللہ) نے کیوں نہیں بتائے؟

صفحہ نمبر (42) پر رقمطراز ہیں کہ کسی کو بے چین کرنا ہو خصوصاً دنیا دار ظالم اور متکبر کو تو حرف ''الف'' کو ایک خاص تعداد میں کسی دھات پر اپنے دشمن کے نام کے ساتھ لکھ کر اور دھونی دے کر اسکے گھر میں دفن کرنے کے بعد ایک خاص تعداد میں الف کی عداد کے موافق پڑھے گا تو کام پورا ہو جائے گا۔ اور یہ سب عمل ستاروں کی چال اور برجوں کی منزلوں کے حساب سے پڑھنا ہے۔

تبصرہ: اگر ہم کو کوئی تکلیف (ناجائز) پہنچتی ہو تو اس کے طریقہ بدلے کا ہم کو شریعت نے بتایا ہے وہاں تک تو صحیح ہے مگر یہ سب شریعت میں کہاں ہے جو مصنف نے لکھا ہے۔

دشمن کو ہلاک کرنے کا عمل صفحہ ۴۳، ۴۶

مصنف نے اعداد یا حروف تہجی کو طبیعتیں بھی فراہم کر دی ہیں یعنی آتشی، خاکی، بادی، آبی اور حرارت، یبوست، رطوبت، برودت اور پھر دشمن کو برجوں اور ستاروں سے خلط ملا کر کے خود ساختہ عربی زبان کی وضعی عدا بنائی ہے جس میں کسی ''سمسائیل'' کو ستاروں اور برجوں کو پکارا گیا ہے اور بددعا کی گئی اس عبارت کے درمیان فلاں بن فلاں کر کے اور آخر میں اللہ پر احسان (معاذ اللہ) کرنے کے لئے اس سے بھی مدد لے لی گئی ہے۔

تبصرہ: یہ بتائیں کہ عبرانی یا عربی زبان میں سمسائیل کسی شیطان جن کا نام ہے؟ کیا کسی غیر اللہ کو دعا کے لئے پکارنا جائز ہے؟ چلیں یہ بتائیں کہ بددعا کے لئے پکارنا صحیح ہے؟ نیز ستاروں کی طاقت

طلب کرنا کس شریعت کورٹ نے جائز قرار دیا ہے۔

محبت کے لئے سریع التاثیر صفحہ نمبر ۴۳، ۴۴

(چاند کی منزلیں) اور وظیفے واوراد مصنف اسی ''الف'' کی دعوت کو محبت کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں پھر وہی سمسائیل استعمال ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی اس کے سفلی اور علوی مددگاروں کو پکارا جارہا ہے اور ایک عجیب نقش نیک ساعت میں لکھنے کے لئے بتایا جارہا ہے اور چاند کی 28 منزلوں کے نام دیئے گئے ہیں اور ان منزلوں میں مختلف حروف تہجی بانٹ دیئے گئے ہیں مختلف ''مذموم'' مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے الگ الگ طریقہ ہے نقش محبت میں ایک نیا نام ''بدروح'' اور عجیب طریقے کے ہندسے دیئے گئے ہیں دعوت میں اس دفعہ مخصوص تعداد میں خود ساختہ دعا پڑھنے کو بتائی ہے مگر اس دفعہ سمسائیل کے ساتھ الف سے بھی مدد مانگی گئی ہے مگر ایک بات کی داد دینی چاہیئے کہ مصنف نے اللہ کو ہر وظیفہ میں یاد رکھا ہے یعنی ''رند کے رند رہے جنت بھی ہاتھ سے نہ گئی''۔

الفاظ کی روحانی کیفیت صفحہ نمبر ۴۷، ۵۱

اسلام اور احادیث نحوست وغیرہ کے عقیدے کی نفی کرتے ہیں مگر مصنف نے ان حروف تہجی کو سعد اور نحس میں تقسیم کر دیا ہے جب تمام الفاظ وزبان ومکان کو اللہ نے بنایا تو سعد اور نحس کیا خود اللہ کہتا ہے کہ زمانے کو برا مت کہو میں خود زمانہ ہوں۔ ہم اپنے اعمالوں کو نحوست زدہ نہیں سمجھتے بلکہ تکالیف وتنگی کو ستاروں کواکب، ناموں، ساعتوں کی خواص وتاثیرات کی وجہ کہتے ہیں۔ کیا ایسی ہی قوم میں جناب ابراہیم علیہ السلام نہیں بھیجے گئے تھے جو اس طرح کا عقیدہ رکھتی تھی؟ اور ان پھر ان حروف آتشی کو بادی، خاکی آبی مزاج بھی دے دیئے گئے نہ صرف یہ کہ ہر حروف کا مؤکل بھی مقرر کر دیا جو کہ درج ذیل ہیں اور عامل بھی جو بھی ہو بغیر ان اضمار ملائکہ حروف کے جانے عمل نہیں کرسکتا۔

الف - ظلہطیائیل۔ اضمار کاھدھیوب سمتایاشخلق

باء - اضمار کا تسخ بلیخ مرخ

جیم - مہلیخ مسلک بھلوہ

د - محطمتیک

ہا - مہطع

و - مہلوہ سلموخ براخ

ز - سعد بواہ طلطم مہیط

حا - لیلالخ طلخ

طا - شمہط سلیسخ طمہ

یا - مقنہہ ہکہف سویدح

کاف - سیعوہ نفطامدتخ

لام - حفیظطمش ملوم

نون - مدتخ کلیل

س - حمط مطلع مملط جسم

ع - لحطیم عن فوادر

ف - کلطیم ورطش ہفیط

صاد - سعود ہمیش

قاف - عدعقیر طلحیاشن

ر - سطیت لہیل وہیوم

ش - علسطین ہہفاعل مہعط

تا - میر میلو ہفیط

ثا	۔	مھفط
خا	۔	ہج ہہیل
ذال	۔	علمص محدع سہلط
ض	۔	علملم مص صہدع شہلط
ظ	۔	نوع رزع اہموش اہوش
ط	۔	ط کے موکلات فرد ہیں اضمار والخذ ہے
غ	۔	سعلت کلحت اہیوز ونعمت

یہ صرف اس لئے لکھے گئے ہیں کہ اگر کوئی ان کو تعویذ یا نقش میں لکھا دیکھے تو ہوشیار ہو جائے کہ وہم اور شک میں ڈالنے والی اور نہ سمجھ میں آ[illegible] ان چیزوں کو ہماری شریعت چھوڑ دینے کا حکم دیتی ہے لہجے سے یہ الفاظ قدیم عبرانی، سریانی، کلدانی، بابلی زبانوں میں شیطان کے نام معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اس علم میں ملکہ رکھتے تھے۔ اور یہود کے لئے بارے میں آتا ہے کہ وہ اللہ کی آیت کو کم داموں پر بیچ کر کھا گئے یعنی ''تعویذ گنڈے'' کئے تو پھر کیا فرق ہم نام نہاد کلمہ گو مسلمانوں میں اور عہد قدیم کے یہودیوں میں۔ جب یہ چیزیں ہم کو قرآن، حدیث و آئمہ اربعہ کے پاس نہیں ملتیں تو پھر یہ علم شرعی کیسے ہوسکتا ہے؟

چاند کی منزلیں، بروج حروف تہجی اور بخورات صفحہ نمبر ۵۲، ۵۴

مصنف کے خیال میں اب کائنات میں مدوجزر بجائے اللہ کی قدرت کے قمر اور بروج کے اختیار میں ہیں اور قمر اور برج کی منزلوں میں حروف تہجی بھی ہیں یہی نہیں بلکہ ان دنوں میں کسی کے لئے وظیفہ کرنے کے لئے اس کا اور اس کی ماں کا نام معلوم ہونا ضروری ہے بلکہ قمر کی منزلوں کے لئے مختلف بخور بھی تجویز کئے گئے ہیں۔ مثلاً سیاہ مرچ، سیاہ دانہ، عود، زعفران، مصطگی، کلونجی، کتان، قطرب، بزلہ شیخ

کرفس، قسط، پوست انار وغیرہ ہین۔ ان منزلوں میں کیا کرنا ہے کیا کام نہیں کرنا سب بتا دیئے گئے ہیں نیز ان مختلف تاریخوں میں پیدا ہونے والوں کی کیا طبیعت ہوگی یہ بھی بتا دیا گیا ہے اور اس کی زندگی کیسی گزرے گی تو انسان کے مقدر کے بارے میں ان احادیث کو کا کیا کریں گے جن میں کسی بھی پیدا ہونے والے کے بارے میں اللہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے یعنی ماں کے پیٹ میں ہی ایک خاص مدت کے بعد تمام فیصلہ فرما دیتے ہیں اور عمل کی توفیق کھلی چھوڑتے ہیں یعنی اختیار دے دیتے ہیں۔ اب اگر زائچے، جنم کنڈلی بنا کر، راہو، سعد، نحس کو دیکھ کر اور عود، عنبر و مشک جلا کر (غریب آدمی یہ بخورات کہاں سے لائے جس کی قیمت ہزاروں روپے تولے تک پہنچتی ہے) کیونکہ اللہ کا تو کام اب ختم ہوگیا (معاذ اللہ) اب تمام کام بخورات، نجوم بروج علم الاعداد اور چاند کی منزلیں انجام دے رہی ہیں۔ اسی صفحہ ۵۹ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف مشرکانہ بات منسوب کی گئی ہے اور حاشیہ میں اس کے بارے میں کہا کہ یہ مشرکانہ بات عمر رضی اللہ عنہ ایسا نہیں کرسکتے مگر چونکہ حاشیہ کسی اور کا ہے لہٰذا مصنف کے خیال میں یہ مشرکانہ بات ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کی ہے لہٰذا مصنف نعوذ باللہ عمر رضی اللہ عنہ کو مشرک قرار دے رہا ہے اور یہ ہیں علماء جن کی کتب دار الاشاعت جیسے ادارے چھاپتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس کتاب میں تمام عملیات شرعی ہیں۔

چاروں فرشتوں کے نقوش صفحہ نمبر ۶۸

تبصرہ: ہم کو حکم ہے، ہم فرشتوں پر ایمان لے آئیں مگر یہ تو شاید کہیں بھی نہیں ہوگا کہ ان کے کاموں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اب مصنف نے ان کے نقوش (مسبع جبرائیل) (مربع اسرافیل) مثلث عزرائیل اور ثمن میکائیل بھی تشکیل دے دیئے ہیں نیز ان خانوں میں ہندسے لکھ دیئے ہیں۔ اس پر ہی بس نہیں کہ مزاج اور دن بھی تفویض کر دیے ہیں، جبرائیل کا دن پیر اور مزاج سرد تر ہے، اسرافیل کا جمعرات اور گرم تر ہے، عزرائیل کا دن سنیچر اور گرم تر ہے اور طبیعت خاکی ہے، میکائیل کا دن بدھ او رمزاج چار برجوں سے ممزوج ہے۔ پھر یہ کہا کہ جو ان چاروں سے کام لینا چاہے کام لے سکتا ہے مگر

اللہ سے ڈرتا رہے (واہ کیا خوب ڈرنا ہے) کسی کو تکلیف نہ دے۔ مسبع کو اس طرح لکھے کہ پیر کے روز طلوع آفتاب کے وقت (پھر انہوں نے قمر کی ایک خاص منزل بتائی ہے) خالص چاندی یا سفید کاغذ پر لکھے اور اس پر لکھتے ہیں کہ بھلائی کے لئے لکھنے کی خاص ساعت ہے اور اسوقت خوشبو جلائے اور برائی کے لئے بدبو جلائے غرض یہ کہ جیسا مقصد ہو ویسے لکھے اور جس کا خانہ خراب کرنا مقصود ہو اس کی چوکھٹ میں گاڑ دے۔

تبصرہ: کون سی شریعت ایسے عمل کی اجازت دیتی ہے؟ یقیناً پاکستان کی شریعت اور اسلام ایسے گھناؤنے عمل کی اجازت دے سکتی ہے کہ اس شریعت کے جج ایسی کتب شائع کرتے ہیں البتہ اسلامی شریعت میں ایسا نہیں ہے۔

جنات سے دوستی کرنے کا طریقہ صفحہ نمبر ۷۹

مصنف نے لکھا کہ بدھ سے ہفتے تک روزہ رکھو اور ہر روز ایک ہزار بارہ سو مرتبہ سورۃ اخلاص، سورۃ یٰسین، سورۃ دخان، تنزیل السجدۃ اور سورہ ملک پڑھے اور وظیفے کی آخری ساعت میں سات کاغذوں کے ٹکڑوں پر چند مخصوص آیات لکھے مگر لکھنے سے پہلے چار رکعت پڑھے ان میں یٰسین، دخان، سورۃ السجدۃ، اور ملک پڑھے تو سات جنات المسلمین سامنے آئیں گے تو جو کاغذ ہیں ان کو باری باری پوچھ کر (نماز کے درمیان) جنوں کے حوالے کردو ہر مخصوص کاغذ وہ جن خود لے گا کہ یہ میرا ہے تم ان سے ہر ایک کی مخصوص مہر ضرور لگوالو۔ اور ان رقعوں کو ایک جگہ رکھ دو اور جب ضرورت ہو ان کو بلوالو مگر خیال رہے کہ عامل مضبوط ہو ورنہ جنات ہیبت ناک ہیں ان کے دیکھنے سے پتہ پھٹ جاتا ہے۔

تبصرہ: دیکھا آپ نے جنات سے دوستی کا طریقہ یعنی جو بادشاہت اللہ نے جناب سلیمان علیہ السلام کو دی وہ اب کوئی بھی چار روزے رکھ کر اور قرآن کی چند سورتیں اور ان لوگوں کی بنائی ہوئی دعائیں پڑھ کر حاصل کرسکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم جب سب جن وانس ایک اللہ کے بندے و غلام ہیں تو پھر یہ حق

کون سی شریعت نے دے دیا کہ یہ سب کچھ کرتے پھرو اس ذلیل دنیا کے لئے جس کی حقیقت اللہ کے نزدیک مکھی کے پر کے برابر بھی نہیں۔

لوحِ نور کا نقش اور معلوم کرنا اسم اعظم کا صفحہ نمبر ۸۳

مصنف نے ایک بزرگ کی خلوت اور چلہ کشی بتائی کہ ان کو اسم اعظم معلوم ہو سکے یہ خلوت اور اعتکاف بقول مصنف بہت سے بزرگوں نے بیت الخطابہ کے اندر جو جامع حلب میں ہے وہاں اعتکاف کیا ہے جو کہ ایسی کوٹھری تھی جیسے کہ قبر دروازہ بند ہونے کے بعد کوئی روشنی نہیں جاتی۔ جبکہ ہمارے نبی ﷺ نے اُمت کے لئے حج اور جہاد کو رہبانیت ٹھہرایا اور دیگر چلہ کشیاں شریعت محمدی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔ تو پھر یہ کون سی شریعت ہے جس نے ایسی چلہ کشی کی اجازت دی؟ جہاں تک ''اسم اعظم کا تعلق ہے قرآن اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں اسم اعظم درج ذیل ہیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے ایک تو آیت الکرسی سورۃ بقرۃ اور دوسری (الٓمّ اللہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم ۔سورۃ آل عمران) مسند احمد۔ دوسری حدیث ہے کہ جس اسم اعظم کی برکت سے جو دعا اللہ سے مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے وہ ان تینوں میں ہے۔ سورۃ بقرۃ، سورۃ آل عمران اور سورۃ طٰہٰ (وعنت الوجوہ للحی القیوم)۔ طبرانی کی حدیث ہے کہ آل عمران میں قل اللھم آیت نمبر ۲۶ تا ۲۷ میں اسم اعظم ہے جس سے دعا اللہ قبول کرتا ہے ۔ (تفسیر ابن کثیر جلد اول) مستدرک حاکم اور سنن ابن ماجہ میں سورۃ بقرۃ، سورۃ آل عمران و سورۃ طٰہٰ کے انہی مقامات میں اسم اعظم کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ اور سنن ابوداؤد میں کچھ دعائیں الفاظ کی ترتیب کے فرق کے ساتھ (سنن نسائی) میں بھی یہ ہے کہ ان کے ساتھ اللہ دعا رد نہیں کرتے۔

((اللھم انی اسئلك بان لك الحمد لاالہ الاانت وحدك لاشریك لك المنان یا

بدیع السموات والارض یا ذوالجلال والکرام یا حي یا قیوم﴾ (حصن المسلم)
اور﴿اللھم انی اسئلك بانی اشھد ان انت اللہ لاالہ الاانت الاھد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد﴾ (حصن المسلم)

جب نبی ﷺ نے دعائیں بتادیں تو پھر اس بزرگ کو خلوت اور چلہ کشی کی تو کوئی ضرورت نہیں ہونی چاہیے تھی۔ اور جو لوح ان بزرگ (اللہ ان کی مغفرت کرے) کو دکھائی دی اس میں حروف مقطعات (کھیعص) بھی ہے جس کا مطلب سوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔ پھر چلیں ہر بات مان لیں مگر نقش کے اندر جو اسم اعظم کا دائرہ بنا ہے وہ کیا ہے خالی اور اکیلے حروف تہجی کیوں ہیں؟ اور ایک انجان لفظ ''یا مرمدی'' کیوں ہے۔ اس کا مطلب از راہ کرم شریعت کی روشنی میں بتاتے جائیں۔ بزرگ تو کسی کو نہیں بتاتے مگر اب تو اسم اعظم جاننے کے لئے اب چلے اور خلوت کی ضرورت نہیں آپ اردو بازار جائیں اور 250/= کی کتاب لیں اور اس میں اسم اعظم جان جائیں۔ صفحہ نمبر ۸۶ پر ایک دوسرا نقش اور چند طریقے اور لکھے جاتے ہیں مگر ہزاروں روپے کی خوشبو آج کا غریب مسلمان کہاں سے لائے جہاں روٹیوں کے لالے پڑے ہوں یہ اچھا عمل ہے جو گلاب، عنبر، مشک، زعفران، کافور اور مصطگی وعود کی بیساکھیوں کے بغیر بالکل ناکارہ ہے۔ تو اب اللہ کی مدد اور دعا ان بیساکھیوں کی محتاج ہے؟ ہرن بھی جو کہ اب ناپید ہوتا جارہا ہے مگر یہ اچھی ''معرفت'' ہے کہ بغیر اس کی جھلی پر لکھے مل ہی نہیں سکتی۔

وہ اسماء جن سے عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کرتے تھے صفحہ نمبر ۸۹،۹۰

آیت الکرسی ودیگر قرآنی آیات اس دائرہ طمس میں لکھی ہیں مگر یہ بار بار ''بجق''، ''اصباڈث'' ''السدائی'' کے الفاظ کیاں ہیں۔ اور یہ اسماء جناب بونی کو کس حدیث سے معلوم ہوئے؟ چلیں مان لیتے ہیں کہ ''کشف'' سے پتہ چلے مگر دائرہ کو ساتھ رکھو کہ وضعی دعا ہے اس میں جو صاحبان ہیں بنام کسفائیل اور دردبائیل وہ کون ہیں۔ اور جب اللہ سے سوال کرلیا تو کیا جبرائیل علیہ السلام سے سوال کرنا لازم

تھا؟ اور پھر جب حاجت بیان کرنی تھی تو کیا اللہ حاجت پوری نہیں کرتا کہ اس سے آپ ان مانگ رہے ہیں کے توسل سے کہ جس کو آپ تسخیر کرلیں تو اصل مسئلہ ''معرفت'' کا نہیں بلکہ نفس کی خدمت اور جاہ پسندی ہے۔ یہ ہی نہیں دیگر نام یوں کہ سخیائیل، ودوبیائیل، وطہریائیل، وکرمائیل اور مقربین اور پاک روحوں تک کو پکار رہے ہیں۔ کیا اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارنا شرک نہیں ہے؟

توابع اربع، دنیا کا انتظام کرنے والے فرشتے، چاروں اسمات کے موکلوں کے نام اور ان کے تسخیر کے وظیفے مصنو کے خیال میں ہر کام کے لئے ان کی ضرورت ہے۔ مشرق کے ملوک کا نام دینائیل، مغرب کا دردیائیل، جنوب فرقیائیل اور شمال کا اسیائیل تسمۃ اعوان اقطار اربعہ۔ مشرق کے موکل اعوان۔ وجہائیل، حمرائیل، سمعائیل، مغرب کے موکل اعوان حبرقیل، مصمائیل، سرعائیل، شمال کے موکل اعوان فرعویائیل، طائیل اور جنوب کے سیائیل، حیائیل، حمرینکا کیائیل اور وظیفے میں خود ساختہ دعا میں ان کو پکارا گیا ہے تمام کام لینے کے لئے یعنی شمال وجنوب اور مشرق ومغرب کی بادشاہت خود ساختہ ملوک کے حوالے کردی ہے جبکہ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ کائنات کی بادشاہت اللہ کے پاس ہے۔ اچھا تزکیہ نفس اور اچھی معرفت ہے۔

محبت کے لیے صفحہ ۱۱۲ پر سورۃ فاتحہ کا نقش اور صفحہ ۱۱۳ پر طویل خود ساختہ دعا ہے

فجر کے بعد ۹ دن تک نقش کو سامنے رکھ کر دعا پڑھنی ہے مطلب ضرور پورا ہوگا یعنی کسی کی بیٹی یا بہن کو اپنے اوپر عاشق کرنا ہو تو عارف باللہ شیخ بونی کی کتاب جسے مفتیان پاکستان نے اس گارنٹی کے ساتھ شائع کیا ہے کہ اس میں غیر شرعی بات نہیں ہے اس کتاب میں عاشق کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اور مفتی صاح کی بات پر یقین کرلیں اور بے فکر ہو کر یہ شرعی کام کریں کسی کی بیٹی، بہن اور بہو کو خود پر یا کسی اور پر عاشق کریں یہ ان مفتیان کی شرع کے مطابق ہے۔ ایک پرندہ تمہارے سارے کام کرے گا مطلب اللہ نے جو قرآن اور شریعت میں نبی ﷺ نے ہم سے عہد و پیمان لئے اس کی مصنف کو پرواہ نہیں مگر

''پرندہ'' قابل احترام ہے۔اور اس قماش کے کافی وضائف درج ہیں جس میں نماز بھلے ہو نہ ہو مگر موکلین کی حاضری لازمی ہوتی ہے تاکہ آپ رعب اور جاہ حاصل کر سکیں۔ جو ہم ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں۔اللہ سے ہدایت مانگتے ہیں دیکھا آپ نے مصنف نے اس کا کیا حشر کیا ہے۔یعنی اس ام الکتاب کو علم الاعداد کے ذریعے توڑ کر خانوں میں ڈالا اور خانے بنا کر چاروں خانوں میں چار فرشتوں کے نام لکھ دیئے کسی کا منظور نظر بننے کے لئے پھر نقش مسبع بھی بنایا گیا ہے اور خودساختہ حجاب القفل نام کا وظیفہ بھی پڑھنا بتایا گیا ہے جس میں جن کو پکارا گیا ہمارے خیال میں تو ان کو دہرانا بھی کفر ہوگا (صفحہ نمبر ۱۱۹) جن یا شیاطین کے اسرائیلی ناموں کو سورۃ قمر کے ساتھ پڑھنا ہے اور اس سے ہوگا کیا آپ کی حشمت و جاہ لوگوں میں بیٹھ جائے گی۔صفحہ ۱۲۰ پر سورۃ فاتحہ کو ۵۹ خانوں میں الٹا سیدھا کر کے آیتوں کو ایک دوسرے سے کاٹ کر درمیان میں الفاظ بڑھا کر لکھا گیا ہے اس کو نقش مسبع کہا گیا ہے قرآن کو اس طرح لکھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت اور اجماع سلف کے خلاف ہے البتہ مفتیان پاکستان کے خیال میں شرع کے خلاف نہیں ہے۔

خودساختہ اسم اعظم اور اس کے مختلف استعمال صفحہ نمبر ۱۲۴، ۱۳۳

مصنف نے ان صفحات میں مختلف اعمال کچھ عجیب وغریب عبادتیں مختلف بخورات کے زیر اثر استعمال کرنے کو بتایا ہے۔اور یہاں حد کر دی ہے کہ کسی کو برباد کرنے والے عمل میں ''حمام کی گندگی'' تک کو استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(واضح رہے کہ کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے کہ اس کتاب کے تمام وظائف شرعی ہیں) نقش یا خاتم ہیں جو حروف بنے تو وہ کچھ یہ ہیں آم حا۹ شمخیال حال اسرافیل ملومائیل وغیرہ وغیرہ اور پھر ایک لمبی نظم دے دی جس میں شروع تو بسم اللہ ہے بعدازاں شر نطح، تملوخ، شمحثا، شمخیا حتی کہ یٰسین وطٰس بھی ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں اس میں کچھ تورات کے حروف (۶ ۱۱۱۱)، انجیل کے حروف ۱۱ اور قرآن کے حرف *۱۱۱۱ مصنف نے بتائے ہیں، اور پھرے خانوں کے مربع

میں ان حروف کو مختلف ترتیب سے لکھ کر اسی سے کام لینا بتایا گیا ہے جہاں تک مجھے یاد ہے احادیث میں قرآن کا مکمل طور پر اترنے کے بعد تورات وانجیل کی تلاوت منع ہے۔تو پھر اس کے اعداد نکالنا اور نقش بنانا کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے۔حد تو یہ ہے کہ قرآن کا جو نشان چھ کونوں والا ستارہ (David Star) بتایا گیا ہے جو کہ آج کل، اسرائیل کا جھنڈا ہے۔واہ صاحب کیا خوب اسم اعظم ہے یعنی تورات وانجیل، موکلین، شیاطین جنات تارے، حتی کہ حمام کی گندگی بھی لوگوں کو ''عارف باللہ'' بننے میں مدد دے رہی ہیں۔

نقش معشر اور حرم شریف صفحہ نمبر ۱۳۶، ۱۳۷

نقش میں اللہ کے نام کچھ آیات ہیں مگر اس کو عورت بال کھول کر اور بکھیر کر حرم میں دعا مانگ رہی تھی واہ صاحب نہ پردے اور حرم کے احترام کا خیال مگر آپ دیکھیں کے اس وقت پڑھنے سے آسمان سے خوان اتر پڑا بمعہ زر نقد، اچھی معرفت ہے جو ذلیل پیسے اور دنیا کے لئے حاصل کی جا رہی ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا عمل دیگر نقوش صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰

مصنف کوئی بھی وظیفہ، نقش یا عمل لکھنے سے کتاب میں بار بار اس بات کا خدشہ ظاہر کر رہے ہیں کہ کہیں جاہلوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

تبصرہ: تو آپ دیکھ لیں کے آج کل یہ چیز جہلاء سب سے زیادہ کر رہے ہیں اگرچہ ان میں پڑھے لکھے بھی موجود ہیں نقش میں چاروں طرف سورۃ اخلاص کے الفاظ و آیات کو کھینچ تان کر مربع بنایا گیا ہے اور اندر پیغمبروں کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔اور اس نقش کو علی رضی اللہ عنہ سے ثابت کر دیا گیا ہے۔جو صحابی وداماد رسول ﷺ تمام زندگی تلوار سے علم سے اسلام کی خدمت کرتا رہا ہو۔اور غربت کی زندگی گزار دی ہو اس جلیل القدر ہستی کو بھی علی بونی کے قلم نے نہیں بخشا۔

سورۃ فاتحہ کے سواقط، نقوش، حرف سواقط کی تحریر صفحہ نمبر ۱۴۴،۱۴۹

خود سے بنائے گئے یا شیطانی کشف سے آمد ہونے والے ف، ج، ش، ث ظ، خ، ز کو سواقط ٹھہرادیا گیا اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ساتھ حرف عذاب اور تکلیف دینے کے لئے ہیں (یہ حق ہم انسانوں کو کس نے دے دیا) اور پھر فرد اور اسکی ماں کے نام لکھنے کے بعد موکلوں سے مدد مانگ کر عبارت پڑھی جائے۔ اور جس کا بیڑہ غرق کرنا ہو اس پر لعنتیں بھیجی جائیں۔ علوی اور سفلی تمام عناصر کی مدد مانگ کر کام لیا جارہا ہے۔ نیز چھ نقوش بھی ان عذاب وتکلیف دینے والے حروف کے بعد دیے ہیں۔

تبصرہ: قرآن اور رسول ﷺ رحمت بن کر آئے ہیں انہیں لوگوں کے لئے عذاب بنایا جارہا ہے۔

چند نفع دینے والی اور دشمن کو برباد کرنے والی دعائیں صفحہ نمبر ۱۵۰،۱۵۵

عجب طریقہ دعا ہے کہیں سے اچانک قرآن شروع ہوجاتا ہے کہیں دعا کی حدیث آجاتی ہے اور کہیں خود ختہ ذکر آجاتا ہے مگر نہیں ختم ہوتا تو روحوں اور فرشتوں سے مدد مانگنے کا سلسلہ کہ بس کسی طرح زمانے پر دھاک بیٹھ جائے۔ فرشتوں سے محبت مانگی جارہی ہے۔

تبصرہ: اس حدیث کو یاد نہیں رکھا جارہا کہ اللہ جب کسی کو پیار کرتا ہے تو عالم ملائکہ کو کہہ دیا جاتا ہے کہ جاؤ اس سے محبت کرو۔ تو جب اللہ خود یہ کہہ رہا ہے تو ہم وہ کیوں کریں جس کا ہم کو نہیں کہا گیا مطلب یہ کہ قرآن شریف کی تلاوت کے درمیان رک کر ہدایت، مغفرت، رزق، عافیت، رحم مانگ سکتے ہیں کہ یہ سنت نبوی ﷺ ہے یہ کیوں نہ کریں۔ مگر مصنف تو صرف "تسخیر جنات وموکلین ملائک" ہی مانگ رہے ہیں۔ مصنف ہم ناقص، فاسق وفاجر بندوں کو دعوت پڑھ کر قدرت کے غیب کے کرشمے دیکھنے کی ترغیب دے رہا ہے جبکہ اللہ کا فرمان ہے کہ غیب اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور اللہ غیب پر کسی کو دسترس نہیں دیتا۔

نقش وفوائد آیت الکرسی صفحہ نمبر ۱۶۱،۱۶۳

آیت الکرسی کے فضائل کس مسلمان کو نہیں معلوم مگر مصنف نے ہم کو حکم دیا کہ خلوت اور طہارت میں آبادی سے دور جاکر عنبر وعود کو روشن کرنے کے بعد خالص چاندی پر وہ بھی صرف جمعرات کے طلوع آفتاب کے وقت جب سیارہ مشتری ایک خاص کیفیت میں ہو تو پھر کندہ کرے روزہ کی حالت میں آٹھ خانوں کے مربع میں۔

تبصرہ: جس طرح آیت الکرسی جس توہین آمیز طریقے سے لکھی گئی ہے اس کی ہمت صرف مصنف جیسے عارف باللہ ہی کرسکتے ہیں۔ کہ انہوں نے تمام احادیث اور احکام قرآن کو نہ جانے کہاں پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور اپنے نفس کی بات پر سر جھکا دیا ہے۔ صفحہ ۱۶۴ پر جس طریقہ سے یہ نقش کندہ کیا گیا ہے تو صرف "شیطان" کرسکتا ہے اور پھر اس کی دعا میں اللہ سے اس کا جلال وہیبت بھی مانگی جارہی ہے۔ یعنی جو چیز موسیٰ علیہ السلام اور کوہ طور برداشت نہ کرسکے کیا ہم برداشت کرلیں گے۔ معاذ اللہ۔ اور صفحہ نمبر ۱۷۰ تک آیت الکرسی کو بھی انہوں نے علم الاعداد وابجد سے توڑ کر کوئی نئی ترکیب نکالی ہے اور ہم کو ۳۱۳ دفعہ پڑھنے کا کہہ دیا ہے حاجات کو حاصل کرنے کے لئے۔

سورۃ جن کی ریاضت صفحہ نمبر ۱۷۳،۱۷۹

تین روزے رکھے منگل بدھ اور جمعرات اور کوئی حیوانی چیز نہ کھاؤ (یعنی اللہ نے ہم پر جو حلال کردیا مصنف نے عارفین پر وہ حرام کردیا حالانکہ یہود کی مذمت رسول ﷺ نے اس بنا پر کی ہے کہ یہود نے علماء کو حرام وحلال کا اختیار دیا تھا) اور پھر ان دنوں میں لوبان کی دھونی مستقل لینی ہے۔ اور ایک خاص تعداد میں سورۃ جن اور ایک خود ساختہ دعا کو پڑھیں اور ترجمہ میں جنات پر بادشاہت مانگی جارہی ہے۔ جب یہ ورد ختم ہوگا تو اس سورت کا موکل بہت ہیبت ناک کوتاہ قد لمبے ہاتھ بنام ابو یوسف جو بقول مصنف جنات کا بادشاہ ہے اور آنجناب ﷺ کے ہاتھوں ایمان لایا تھا اور اس کے ساتھ مزید تین

اشخاص ہوں گے اور آپ کو حکم دیں گے تو وہ پورا ہوگا۔ چلیں سورۃ جن کی تلاوت سمجھ میں آجاتی ہے مگر اس کو جگہ جگہ سے توڑ کر عجیب دعائیں شامل کرنا اور پھر ان اشخاص بنام روقیائیل، سمسائیل، صرفیائیل، عینائیل، ابوالنور الابیض، کسفیائیل، میحون، گروہ روحانیہ علویہ ارضیہ، وملیخ، شمھورش، ابانوح صفیائیل، اھیأ، شرھیأ، فرش، یکموش، عکش، کشلخ، سے مدد مانگنا کونسی معرفت ہے۔ قرآن وحدیث کا کوئی حوالہ دیں۔

ریاضت یا کریم تا رحیم صفحہ نمبر ۱۷۹، ۱۸۱

رحیم اور کریم اللہ کے نام ہیں دعاؤں کو ان سے مانگنا مسنون ہے مگر وہی منگل، بدھ، جمعرات کے روزے، جو کی روٹی، روغن، کشمش اور سرکہ سے افطار اور پھر آوازوں سے دور خلوت وظیفہ میں اپنی طرف سے متعین تعداد میں سورۃ الکافرون و درود شریف تاکہ موکل پیش ہوں اور آپ کو اشرفی دیدیں شرط موکل کی یہ ہے جمعہ کو قبرستان جانا (آپ ﷺ ہفتہ عشرہ میں باقاعدگی سے جاتے تھے تو پھر یہ نئی بات موکل نے کیا بتائی)۔ اور صدقہ (احادیث بکثرت موجود ہیں اور جب دولت کے لئے پڑھا جارہا ہے جو کہ پڑھنے والے کے پاس نہیں ہے تو یہ پھر صدقہ لینے کا مستحق ہوا نہ کہ دینے کا اور شرط بخور بھی ہے بتایا جائے کہ اگر دو اشرفیوں کے لئے کرنا ہے تو پہلے یہ عود (مہنگا ہوتا ہے ایک ماشہ ۵۰۰ تا ہزار روپے کا ہے) چوری کر کے لائے گا؟ اللہ کا نام پڑھنے کے لئے کیا اب عود جلانا پڑے گا) ہم کو نبی ﷺ نے احادیث میں عود ہندی کو بیماریوں میں استعمال کرنے کے لیے کہا تھا) مصنف کی شریعت وسنت میں اس عود سے موکلین کو بلایا جارہا ہے۔ گویا اللہ اب معاذ اللہ اس کام پر تعینات ہو کر رہ گیا ہے کہ ادھر ہم نے عود وعنبر مشک کافور ولوبان جلایا اور اذکار و دعوات شروع کیں اور ادھر موکلین، جنات وشیاطین، ارواح ملائکہ موج در موج پیش ہونا شروع ہوگئے۔ واقعی معرفت اگر ہو تو ایسی ہو کہ اللہ بزرگ وبرتر آپ کا معاذ اللہ نوکر بن کر رہ جائے۔ جب کہ حکم اس کے برعکس ہے۔ کہ ہمیں اللہ کا مطیع

وفرمانبردار بننا ہے۔ موکلین یہ ہیں شمخ شماخ العالی علیٰ کل براخ میمون اور بوقالیم وشونائیل بھی ہیں۔

دعوت سورۃ کہف اور ہزار اشرفی ماہانہ صفحہ نمبر ۱۸۲

احادیث سے ہم کو معلوم ہوا ہے نماز جمعہ سے قبل اگر صرف اور صرف ایک دفعہ سورۃ کہف پڑھے تو اگلے جمعہ تک مختلف فتنوں سے محفوظ رہے گا جس میں سب سے بڑے فتنے کا نام دجال ہے کہ اگر وہ اس دوران نکل آئے تو پڑھنے والے کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ بعض جگہ تو یہ بھی ہے کہ شروع یا آخری دس آیات یاد کرنی کافی ہیں۔ تسخیر ستارہ جات کے لیے کبریت احمر وعنبر اشہب وغیرہ روشن کرو اور ریاضت شروع کرنے کے لئے خلوت کرو بالکل تنہا حرام روزی سے پیٹ کو پاک کر کے (شریعت نے یہ حکم مسلم کو پیدا ہونے سے لے کر قبر میں جانے تک دیا ہے صرف سورۃ کہف کا موکل حاصل کرنے کے لئے نہیں) عمدہ کپڑے پہنو اور بخور درلوبان عود وعنبر وغیرہ خوب جلاؤ (عنبر کا بخور اب ناپید ہے اور اگر ہے تو چھوٹی ٹکیہ پانچ سو روپے کی ہے) پڑھنا ریت پر بیٹھ کر ہے حیوانی چیز نہ کھاؤ (دودھ بھی حیوانی ہے اور شب معراج میں آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ قبول کیا تھا اور گوشت اللہ نے حلال کیا ہے رسول ﷺ کو بھی بہت پسند تھا) چلہ چودہ روز کا ہے اور جمعہ جو ہو تو وہ پہلی کا ہو تو بعد نماز جمعہ (نماز جمعہ اگر جماعت کے ساتھ ہوگئی تو خلوت کہاں رہی اور ظاہر ہے نماز میں اس کے بعد سلام ودعا بھی ہوتی ہے) تو بعد از چلہ آپ کو اس دفعہ خوبصورت موکل ملے گا وہ آپ کو زیارت قبرستان ودیگر شرائط دے گا اور بولے گا کہ اگر ہر ماہ اس کو پڑھے گا تو ہزار اشرفیاں ملیں گی۔ واہ صاحب قبوری شریعت کا فیض آپ نے دیکھا ہزار اشرفیاں ہر ماہ۔ (جبکہ شریعت نے محنت وتجارت سے کمانے کا حکم دیا ہے چلوں سے نہیں)

دعوت سورۃ الواقعہ صفحہ نمبر ۱۸۲، ۱۸۳

احادیث میں ہے کہ سورۃ واقعہ کی تلاوت روزانہ ایک مرتبہ فقر وفاقہ سے بچاتی ہے۔ مگر صرف سورۃ

واقعہ کی تلاوت اور اللہ سے دعا نہ کہ بقول مصنف ایک خود ساختہ دعا جس میں کسی ''مہھوب'' کو پکارا ہے اور اس سورت کے خود ساختہ موکلین کو بھی اپنی خدمات وچاکری کے لئے پکارا گیا ہے اور اس دفعہ بخور لوبان وصندل سندرس وسیاہ دانہ بتایا گیا ہے اور لوگوں کو قابو کرنے کے لئے جو عمل ہے وہ اس سورت کی خود ساختہ دعا کا مخصوص طریقہ پر پڑھنا ہے۔اور خدام یہ ہیں اس دعا کے مہھوب، صمصعون، طمہوب، مہلھوب جو آپ کی مدد کریں گے۔(حالانکہ مددگار صرف اللہ کی ذات ہے)

ریاضت یا حافظ یا باسط یا ودود یا مبین صفحہ نمبر ۱۸۵

(پھر وہی خلوتیں بخور اور دنوں کی مخصوص تعداد میں مذکورہ ذکر کی تکمیل) اس کے بعد ۱۵ موکل سامنے آئیں گے جو بات کریں گے سلام کریں گے، حاجت پوچھیں گے مگر جواب نہیں دینا ورنہ جان کا خطرہ ہے پھر آپ خوشبو جلائیں معہ یابسا لوبان ذکر دعود قماری ذکر ترمیس بری پھر دوبارہ آئیں گے وہی اشخاص مگر آپ نے بات نہیں کرنی پھر ان کے جانے کے بعد ایک شخص آئے گا یہ اصل موکل ہے تم سے سوال کرے گا کہ کیا حاجت ہے تم کہنا کہ میں تم سے عہد لینا چاہتا ہوں کہ تم میری مدد کرو پھر تم کو وہ دینار دے کر چلا جائے گا اللہ کا شکر ادا کرو اور کسی شخص سے اپنا راز نہ کہنا۔

تبصرہ: کیا غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے؟ اور اگر ہے تو کس شریعت میں؟ اور پھر ایاک نستعین کا کیا معنی ہے؟

ریاضت اسم ذات اللہ اور دعوت لطیف صفحہ نمبر ۱۸۵، ۱۸۷

اللہ کو ہر وقت اور زیادہ سے زیادہ اللہ کرنا ہے چاہے خلوت ہو یا جلوت مگر موکل کو پیش کرنے کے لئے نہیں جیسا کہ مصنف نے لکھا ہے اور وہ بھی صرف خلوت کے لئے اور ایک خادم حاصل کرنے کے لئے ۔ بلکہ اس ذات کی خوشنودی کے لئے جس کی خوشنودی اس پوری کتاب میں مجھے نظر نہیں آئی۔ یا لطیف کے ورد کے لئے پہلے دو نفل پھر سورۃ الم نشرح کے بعد مخصوص تعداد میں یا لطیف پڑھیں عدد کے حساب

سے خود ساختہ دعا ہے پھر شعر ہیں مانا کہ مصنف کی شریعت کے لحاظ سے یہ سب صحیح ہے تو یہ شعر میں ''باشمیط'' کون ہیں اور دعا میں جو کھوپڑی پھاڑ ڈالنے کے لئے کلمات ہیں (کیا یہ شریعت میں دعا میں غلو نہیں) پھر اسم کو ایک مخصوص تعداد میں ایک ہی سانس میں پڑھنا ہے (اگر دمے کا مریض ہو تو وہ کیا کرتے؟) یہ خود کو تکلیف دینا اسلام میں کہاں جائز ہے۔ پھر اس پر بس نہیں۔ صفحہ نمبر ۱۸۷ ''اسم یا لطیف'' کا نقش بھی ہے: دعوت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ یہ کلمات تو حدیث میں موجود ہیں۔ اور ان کا نفل نماز صلوٰۃ تسبیح میں پڑھا جانا احادیث سے ثابت ہے۔ اور اللہ کے محبوب اور وزنی ترین کلمات ہیں۔ جنت کے خزانوں میں سے خزانہ ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ مگر علی بونی کا کہنا یہ ہے کہ اس کی دعوت کی ایک دعا بھی ہے (خود ساختہ) جس میں موکل عینائیل کو پکارا گیا ہے کہ وہ آکر عامل کو ایک خادم دے گا جس سے ان کے تمام کام ہو جائیں کیا اللہ سے دعا کافی نہیں تھی؟

دعوت سورۃ ملک، الم نشرح، عجیب وغریب نقش صفحہ نمبر ۱۹۱،۱۹۲

اس قسم کی خود ساختہ موکلوں سے بھرپور دعائیں درج ہیں جبکہ الم نشرح کا موکل دردپائیل ہے جو اگر مطیع ہو جائے تو فوراً حکم پر مکہ شریف پہنچا دے، حج وعمرہ کی رقم کی بچت ہوگی۔ نام کو نقش میں عددوں اور خانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور عجیب وغریب ناموں زرع، کاہ، بحلط، اور سیسے سے اس کو ڈھک دیا گیا ہے۔ صفحہ ۱۹۳ پر سورہ واقعہ کے تابع عجیب وغریب دعا کر دی گئی ہے۔ دنیاوی رزق وبرکت کے لئے ہے۔ (موکلات، بوارق، صواعق، عیج وھیج وغیرہ۔

تبصرہ: اگر دردپائیل بونی کو یا کسی بھی تابع کرنے والے کو مکہ پہنچا سکتا ہے تو نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خواہش کے باوجود حدیبیہ کے موقع پر واپس کیوں چلے گئے تھے کیا ان کو الم نشرح یاد نہیں تھی یا یہ شرعی طریقہ معلوم نہ تھا؟ اگر نبی ﷺ اور صحابی رضی اللہ عنہم کو معلوم نہ تھا تو پھر شرعی کیسے ہوا۔

دائرہ کریمہ اور اسرار صفحہ نمبر ۱۹۳، ۱۹۴

مصنف اسکو دائرۃ الانوار کہتے ہیں اور جس کسی کو طلب کرنا ہو اس دائرہ میں اس کی ماں کا نام لکھو ''مشرقی دیوار'' (حدیثوں میں شیطان مشرق میں ہے) پھر ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر ٹانگ پر اگلے صفحے پر دی ہوئی عزیمت پڑھو۔ اور مطلوب کے نہ آنے پر ادھر ادھر سوئیاں گاڑا کرو۔ جب آپ عزیمت پڑھیں تو مطلوب ضرور حاضر ہو جائے گا۔ مگر لوبان، زعفران، سیاہ دانہ سک، سک لبان جاوی جلانا ضروری ہے ورد یا ''یَا مَلِكُ یَا قُدِ تمُ'' ایک خاص تعداد میں پڑھیں مگر عزیمت جو پڑھنی ہے وہ موکلین سے بھرپور ہے مثلاً جن کو دعوت میں پکارا گیا ہے۔ شیشلخ، شلشعطا، بازخ پلهو طهطف هليشقطهو، هلشعطهور، طيعوب، لحشطف، طرفقش، اشلليموت، خوعطشوهش، شهفع شعوص اشطعطيخ،، لشمغلاينح، حيطهكله، احطمطيه، طوتيائيل، باعلهائيل، يا طغيائيل، عصمائيل،) شیاطین کے نام سے حلال کام تو ہونے سے رہا) دائرے کے اندر'' بلهطهطليهقنا'' کے ذریعے فلاں بن فلاں کو طلب کیا نیز ''هوزفيه عوة طهمشا طقسيشا طلحمعيا'' سے بھی مدد لی گئی ہے۔ ساتھ یہ بھی تاکید کر دی گی ہے عمل حرام کام کے لئے نہ کریں ورنہ اللہ کے سامنے جواب دار ہونا ہوگا۔

تبصرہ: شریعت کی کون سی کتاب میں ان ناموں کے ذریعے مدد مانگنے کا لکھا ہے۔ جائز کام کے لئے شرکیہ منتر پڑنے کی اجازت کب سے ہوگئی۔ کیا یہی معرفت باللہ ہے، یا معرفت شیطان کی ہے، اور کتاب کے شروع میں لکھا ہے۔ ان اعمال کی اجازت شریعت میں ہے تو کیا اللہ کی شریعت میں شیطان کا حکم چلتا ہے۔

ریاضت سورۃ الاخلاص مع فوائد صفحہ ۱۹۵، ۱۹۸

تبصرہ: ایک صحابی نماز میں سورۃ الاخلاص روزانہ تلاوت کیا کرتے تھے اور اس تواتر سے کرتے تھے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یہ صاحب کوئی اور سورۃ تلاوت ہی نہیں کرتے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا اس صحابی کہا کہ مجھے اس سورۃ سے خاص محبت ہے آپ ﷺ نے ان کو آخرت میں کامیابی کی بشارت دی۔ مگر شیخ علی بونی نے ایک واقعہ درج کرتے ہوئے یہ وظیفہ بتایا ہے کہ خلوت میں کسی سے بات نہ کرتے ہوئے صرف ایک خادم کی موجودگی میں نئی جمعرات سے شروع کرے پندرہ دن یہ عمل کرے، ہر دن روزہ رکھے۔

(**تبصرہ:** رمضان کے روزے بغیر ناغے رکھنے کا تو شریعت میں حکم ہے اس کے علاوہ یہ ایام بیض کے ۳ روزے لگاتار رکھے جا سکتے ہیں وہ بھی نفلی ہیں۔ اس کے علاوہ لگاتار روزے آپ ﷺ نے منع کئے ہیں ہاں جناب داؤد علیہ السلام کی طرح ایک روزہ ایک ناغہ اللہ کو پسند ہے مگر لگاتار روزے علاوہ رمضان کے صحیح نہیں یا قضا ہو تو الگ بات ہے مگر کتاب کے شروع میں لکھا ہے کہ اس کتاب کے تمام علوم شرعی ہیں۔ اور اس کے علاوہ دعوت سورۃ الاخلاص میں ہر ذی روح کے کھانے سے پرہیز کرے۔ جو کی روٹی، نمک اور زیتون سے روزہ افطار کرے۔

(**تبصرہ:** حالانکہ کھجور اور چھوہارے سے کھولنا یا پانی سے افطار کرنا سنت ہے) اور دوران چلہ خوشبو ضرور روشن رکھے اور پھر مخصوص تعداد بتائی ہے کہ اتنی دفعہ سورۃ اخلاص ہر نماز کے بعد پڑھنا ہے (نماز با جماعت کا کوئی ذکر نہیں)

تبصرہ: چلیں مان لیتے ہیں کہ ۱۵ روزے چلے یعنی ہزاروں دفعہ سورۃ الاخلاص پڑھئے مگر یہ جو خود ساختہ دعا ہے کہ آپ اللہ سے سورۃ اخلاص کے موکل کو تابع کرنے کی دعائیں مانگ رہے ہیں تاکہ جو چاہے کام لیا جائے۔ لکھتے ہیں۔ عمل کے بعد ۳ موکل پیش ہوں گے اور بعض شرائط پر ہر شرعی کام خدمت کرنے پر حامی بھر لیں گے (نوٹ: اوپر تمام جملے کی شرائط غیر شرعی ہیں) شرائط کوئی گناہ نہ کرنا (مشکل

ہے صرف پیغمبر ﷺ معصوم تھے) جھوٹ نہ بولنا اللہ نے قرآن میں ہمیشہ کے لئے جھوٹ سے منع کیا گیا ہے صرف چلے کے دوران ان انہیں اور وہ بہر حال زیادہ مستحق ہے کہ اس کا حکم مانا جائے ۔ اور جھوٹ آج کا انسان نہ بولے مشکل ہے) لہسن اور پیاز نہ کھانا۔

(تبصرہ: صرف نماز باجماعت کے لئے جب آئے تو منع ہے ۔ حرام نہیں ہے ۔ اگر کھائے تو مسواک اچھی طرح کرآئے بلکہ بیماری دور کرنے کے لئے لہسن اور پیاز کو زیادہ پکا کر کھانا سنت میں بھی بتایا گیا ہے) حرام تو اللہ کی حلال چیز کو کوئی موکل نہیں کرسکتا تو پھر یہ پابندی کیوں لگائی اس کا کیا شرعی جواز ہے؟ اور مچھلی نہ کھانا۔

تبصرہ: حالانکہ قرآن میں اللہ نے مچھلی کو اپنے احسان اور نعمت کے طور پر ذکر کیا ہے اور احادیث میں آتا ہے کہ ایک مہم کے موقع پر کچھ اصحاب کو قحط پیش آیا تو انہوں نے ''عنبر'' نامی مچھلی کا استعمال کیا تھا۔ احادیث میں اس قصہ کا ذکر ہے۔ بخور کریں عطر، عنبر اور عود)۔

تبصرہ: عنبر ایک وھیل مچھلی کی قے ہے۔ جس کو ایک خاص نظام سے گزار کر کو شبودار بنایا جاتا ہے۔ واہ صاحب اللہ تو تھوک اور قے میں عطر پیدا کرتا ہے۔ جو ان چلوں میں ہم جلاتے ہیں مگر موکلین ہم کو حلال سے منع کردیتے ہیں۔ جمعہ کو غسل کرنا (شریعت نے پہلے سے واجب کررکھا ہے) اور اس ہزار دفعہ سورۃ اخلاص پڑھ کر مسلمانوں کو بخشا ہر جمعہ ہر ہفتہ کو سورۃ اخلاص قبرستان میں جا کر ۱۱ دفعہ پڑھ کر روحوں کو بخشنا۔

(تبصرہ: قبرستان میں قرآن کی تلاوت متنازعہ ہے)۔ ہر جمعرات کو روزہ رکھنا (بھلے سخت بیمار ہو) موکلین کے نام عبدالواحد، عبدالصمد، اور عبدالرحمٰن ہیں اور سورۃ پڑھنے پر آجاتے ہیں اور آپ کو مکہ لے جاتے ہیں اور اس وظیفے کو جاہلوں سے پوشیدہ رکھنا۔ اگر ہم کو معرفت کے لئے شمس المعارف والا تزکیہ نفس اور مجاہدہ اور چلہ کرنا پڑے تو بہتر ہے کہ مرزا غالب کا یہ شعر پڑھ لیں تا کہ ہم کو اللہ سے

معافی ملنے کی امید تو رہے گی ایک بدترین موحد فاسق۔ بہر حال ایک مشرک زاہد سے بہتر ہے کم از کم فاسق متکبر عبادت گزار تو نہیں اور اس کو اپنے گناہوں پر شرمندگی تو ہے۔ ایسی معرفت کے بجائے اس شعر پر عمل کرلیں

جو حد تقویٰ ادا نہ ہووے، تو اپنا مذہب یہی ہے غالب
ہوس نہ رہ جائے کوئی باقی گناہ کیجئے تو خوب کیجئے
(۱۸۱۲ دیوان غالب، کالی داس گپتا رضا)

دعوت سورۃ الہمزہ مع خواص صفحہ نمبر ۱۹۷، ۱۹۸

خلوت وخالی مکان میں استغفار و درود شریف پڑھ کر (تعداد ۱۰۰) دو نفل کے اندر ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پانچ بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور لوبان جلانے کے بعد گھٹنو میں سر دے کر مخصوص تعداد میں سورۃ الہمزہ پڑھے۔ پھر جس شخص کو چاہے کسی بھی شکل میں بدل دے۔ اللہ کی مخلوق میں تغیر وتبدل صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ حالانکہ کتاب کے شروع میں یہ لکھا ہے کہ تمام اعمال شرعی ہیں۔ اور اگلے صفحے پر گیارہ خانوں پر مشتمل تعویذ ونقش بھی ہے سورۃ اخلاص کا خوب مذاق بنایا ہے۔ اور وظیفے وعزیمت میں پھر فرشتوں میں سے کوئی ایک فرشتہ اپنے سفلی کاموں کے لئے مانگ رہے ہیں۔

اسماء حسنیٰ اور ان کے نقوش صفحہ نمبر ۲۱۷، ۲۵۷

تبصرہ: قرآن وحدیث میں ہم کو اللہ کے اچھے اچھے ناموں سے پکارنے اور ان کے ذریعے دعا مانگنے کے لیے کہا گیا اور اللہ کے ۹۹ نام یاد کرنے والے کو جنت کی بشارت دی گئی مگر علی بونی نے ان ناموں کو توڑ کر ان کے اعداد بنائے۔ اور ان کو مستطیل، مربع مثلث خانوں میں لکھ دیا مختلف مقاصد کے لئے اور پڑھنے کا جو طریقہ بتایا ہے وہ بھی بس اپنی مثال آپ ہے اور یہ بھی بتایا کہ اہل کشف جن اللہ کے ناموں پر مطلع ہیں وہ بہت ہیں۔ معنی اس کے یہ ہوئے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جو آپ ﷺ نے

دین کے مکمل ہونے کی بات کہی تھی وہ (معاذ اللہ) غلط تھی یعنی جو اسمائے حسنیٰ قرآن اور احادیث میں وارد ہوئے ان کے خواص و ''عداد'' صرف اہل کشف کو پتہ ہیں؟ حصن المسلم (صفحہ نمبر ۱۵۱) پر مسند احمد کی ایک دعا ہے فکر مندی اور غم کی جس کو ناصر الدین البانی نے صحیح کہا ہے اس دعا کے ترجمہ میں اللہ کے تمام ناموں کے وسیلے سے دعا مانگی ہے اس میں اللہ سے دعا مانگنے والا یہ کہہ رہا ہے ہر اس نام سے بھی دعا مانگتا ہوں جو تو نے خاص کیا ہے اپنے غیب کے لئے یا مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہے۔ مگر اس دعا میں کشف کا ذکر نہیں اعداد و خواص کا ذکر نہیں اور مخلوق میں افضل ترین نبی ﷺ کے بعد کون ہو سکتا ہے جسے اللہ کے وہ نام معلوم ہیں جو اللہ کے رسول ﷺ کو معلوم نہ تھے۔ اور انہوں نے سب کچھ واضح کر دیا تھا تو پھر یہ کون سا کشف ہے جو ان عارفین کو قرآن کے اتنی بے حرمتی کرنے پر بھی ہو رہا ہے؟ اور پھر ان ناموں و نقوش و اعداد کے ذریعے روحانی اجسام کو مطیع و مسخر کرنے کے طریقے بھی بتائے جا رہے ہیں۔ نیز فوائد میں پوشیدہ امور کا ظاہر ہونا لکھا ہے۔ حالانکہ پیغمبران ﷺ کو اللہ نے ہم سے زیادہ حکمت دی اور وہ ہم سے افضل تھے مگر ان عارفوں نے اپنے آپ کو خود افضل بنانے کی ہمت کر دی ہے۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ نے ان پیغمبروں کو اپنی قدرت کے جلوے نشانی کے طور پر دکھائے تا کہ وہ ہم جیسوں کو تبلیغ کریں۔ اللہ کی نشانیاں بتائیں اور ہم جیسے گناہ گاروں اور یا نہ ماننے والوں کو اسلام میں داخل کریں۔ مگر عارفین از خود ہر چیز کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں وہ بھی خود ساختہ دعاؤں، بخور، چلوں، حلال چیزوں سے پرہیز اور موکلات کے ذریعے اچھی معرفت ہے جو اللہ کی مخلوق کو خوش کرنے کے بجائے اس چکر میں سرگرداں ہے کہ ''مشیت ایزدی'' کو سمجھے اور فرشتوں سے کام لے۔

بسم اللہ، سورۃ فاتحہ کے خواص، اور قرآن پاک سے امراض کے عجیب و غریب علاج صفحہ نمبر ۲۰۹، ۲۶۸

تبصرہ: اللہ کے نام سے شروع کئے گئے ہر حلال کام میں برکت ہے، سورۃ الفاتحہ کو سورۃ شفاء

اور بہترین دعاء کہا گیا ہے اور قرآن تمام نفسیاتی و جسمانی بیماریوں کے لیے شفاء ہے (اگر غور سے اس میں دی گئی نصیحتوں کو پڑھا جائے اور عمل کرنے کی کوشش کی جائے) مگر یہاں ان کے خواص بتا کر منع بھی کیا جا رہا ہے کہ جاہلوں کو نہ بتانا کہیں بد دعا نہ کریں اور قبول ہو جائے مطلب اب جب یہ کتاب مارکیٹ میں کھلی دستیاب ہے اور ہم جیسے ''جاہلوں'' کے دسترس میں ہے تو پھر کیا اللہ اتنا بے خبر ہے کہ ہم ان لطائف کو پڑھیں گے اور اللہ مجبور ہو کر لوگوں کو تکلیف دینا شروع کر دے گا (نعوذ باللہ من ذلک)۔ بسم اللہ کے ایسے وظیفے بتائے گئے ہیں اور ان کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے منسوب بھی کر دیا گیا ہے کہ اگر آپ وہ پڑھ لیں تو آپ کو عالم علوی و سفلی میں رعب و دبدبہ حاصل ہو جائے گا آپ دیکھیں ان عارفین کا تمام زور رعب و دبدبے پر ہے۔ اسلام ہم کو عاجزی و انکساری کا سبق دیتا ہے اور یہ رعب و دبدبہ بھی صرف اللہ کے دشمنوں کے لئے جہاد (آج کل کے جہاد نہیں) میں جائز ہے حالت یہ ہے، بسم اللہ کا جو عدد ۷۸۶ نکالا گیا ہے وہ شری ہری کرشن کا بھی نکلتا ہے۔ اور جادو توڑنے کے لئے ۷۸۶ دفعہ پڑھنا مجرب بتایا ہے۔ تو یہ بتایا جائے آپ ﷺ نے ہم کو معوذتین کی تعلیم دی اور عارفین ہم کو نمبروں میں توڑ کر بسم اللہ پڑھنے کو کہہ رہے ہیں۔ صفحہ نمبر ۲۶۰ پر جو نقش ہے وہ بھی عجب ہے یعنی بسم اللہ کو توڑ کر ضرب کے نشان (X) اور نمبروں اور خانوں میں ڈال کر خوب توہین کی گئی ہے۔ صفحہ نمبر (۲۶۱) پر سورۃ فاتحہ کو مشک کافور سے سونے کے قلم سے لکھے اور چینی کے گلاس پر لکھے خاص ساعت میں اور منہ پر مل کر حکام اور امیروں کے پاس جائے تو مقبول ہوگا۔

تبصرہ: واہ صاحب کیا ضرورت تھی امام مالک رحمہ اللہ کو طلاق کے مسئلے میں کوڑے کھانے، ہاتھ تڑوانے اور گدھے کی سواری بطور سزا کرنے کی، کیا ضرورت تھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ قبول نہ کرنے کی جس کی پاداش میں انہوں سر کے اوپر ۷۰ کوڑے کھا کر موت کی شکل جھیلی۔ ان دونوں حضرات کے پاس پیسے تھے سونے کا قلم اور مشک و کافور سے فاتحہ لکھتے اور منہ پر مل لیتے اور

حکومت کرتے۔غرضیکہ ان صفحات میں مقطعات وقرآن کے دیگر آیات کے وہ استعمال بتائے گئے ہیں کہ الامان الحفیظ۔مطلب یہ حد ہی ہوگئی ایک عمل کنواری لڑکی کے لئے بتایا ہے کہ کچھ الفاظ وآیات دھوکر پی لے تو بہت سے لوگ شادی کے خواہش مند ہوں۔یہ نہیں بتایا کہ لڑکی پینے کے بعد بے پردہ ہوکہ شہر میں فتنہ پھیل جائے،بازاروں میں نکل جائے شادی کے لئے کیونکہ عام جوان آدمی کو غیب کا علم تو ہے نہیں تو یہ کیسے پتہ چلے گا کہ خاتون نے پڑھا ہوا پانی پی لیا ہے اور نکاح کے لئے بالکل تیار ہے۔اور یہ حاکموں اور ظالم امیروں کو مسخر ومطیع کرنے کے لئے ان کو ہرانے کے لئے جلال الدین خوارزم نے چنگیز خان کے لئے کیوں نہ پڑھا،عباسی خلیفہ نے ہلاکو کے لئے نہ پڑھا،دیگر امراء نے تیموری فتنے کو فنا کرنے کے لئے نہ پڑھا کوئی نہ کوئی عارف تو اس وقت ضرور ہوگا کیونکہ یہ لوگ تو رجال الغیب پر یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کا کام ہر وقت چند رجال الغیب چلاتے ہیں اب امریکہ واسرائیل کے خلاف کیوں نہیں پڑھتے؟ تو کیا اس تمام ''فتنہ تاتار ومنگول'' کے زمانے میں رجال الغیب اپنی دم دبا کر چھپ گئے تھے کہیں سروں کے مینار میں ان کا سر بھی نہ ہو؟ مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ (غبار خاطر) میں لکھ گئے کہ دعا بھی باہمتوں کے کام آتی ہے۔جیسے نپولین نے مصر میں مہم کی تو علماء ومشائخ نے ذکر واذکار وصحیح بخاری کا ختم تجویز کیا۔باہر فوج کھڑی ہے آپ بخاری کا ختم کررہے ہیں (اس پر عمل نہیں) اور اس سے پہلے کہ بخاری ختم ہوتی مصر کی حکومت نپولین نے پلٹ کر رکھ دی۔اسی طرح کے ختم ایشائے کوچک وشاہی مسلمان حکمرانوں نے کیے۔مگر ان کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ہم آج خانہ کعبہ میں ہر سال یہود ونصرانی وہندو کے لئے باجماعت حج کے درمیان بددعا کرتے ہیں مگر الٹا خود ہی برباد ہوتے ہیں۔

۱۹۴۷ سے آج تک حکمرانوں اور آمروں کے ظلم کو برداشت کر کے (ظلم برداشت کرنا شرع کی رو سے ظلم ہے اور ظالم کی اطاعت ہے) پھر اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔مشرقی پاکستان کے لوگوں پر ظلم دیکھ کر خاموش رہتے ہیں اور پھر اللہ سے انصاف کی توقع کرتے ہیں۔ملک میں اسلامی آمر جنرل ضیاء کے دور میں عورتوں کے برہنہ جلوس (سانحہ نواب پور پنجاب) خاموشی سے دیکھتے ہیں اور اسی جنرل ضیاء کو

امیر المومنین کہتے ہیں۔یہ کتاب شمس المعارف ۸۰ کی دہائی میں ''نام نہاد اسلامی'' دہائی سے مارکیٹ میں عام ہے۔مگر پھر اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔مزاروں پر ڈنڈوت کرتے اور حکومت کی سربراہی میں پشت پناہی کرتے ہیں۔مزاروں کو دودھ سے غسل دیتے ہیں اور پھر اسلام کی بات کرتے ہیں۔عراق پر امریکی حملے کے درمیان ٹی وی چینل الاقراء پر بمباری کی رات ولی عہد شہزادہ عبداللہ کے ۲۰۰ امراء نے ٹی وی پر دف کی تال پر تلواریں ہاتھ میں لے کر کم از کم آدھے گھنٹے تک لوک رقص کیا شاید مسلمانوں پر بم گرنے کی خوشی میں کررہے تھے۔ہم پاکستان میں بیک وقت یعنی ریاست اور عوام،شیطان،اللہ، رجال الغیب،اولیاء،صاحب مزار سب کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ہندوستان پر غلبے کی بات کرتے ہیں ملک میں مزاروں پر قبے بنواتے ہیں اور عوام کو بھوکا مارتے ہیں ان پر ظلم کرتے ہیں اور مظلوموں کو ظلم سے نجات اور ظالم حکمرانوں کو رام کرنے کے لئے خود ساختہ وظائف اور جنتر منتر کی تعلیم دیتے ہیں حالانکہ اسلام نے ظالم کا ہاتھ روکنے کا حکم دیا تھا مگر ہمارا کام صرف بددعائیں دینا رہ گیا ہے۔

تالیف قلوب کے اعمال صفحہ نمبر ۲۶۹

یا اللہ اور یا رحمٰن قرآنی آیت وحدیث کی دعا ہے چند خود ساختہ کلمات کے ساتھ ملا کر سیسے پر زعفران اور سیاہ مرچ سے لکھ کر جس کا غلام،مطیع بنانا ہو اس کے سر پر پھیر دے یہ عمل جمعرات کے دن صبح کرنا ہے

تبصرہ: بتائیں ہم کو حکم ہے کہ لوگوں کے دل اخلاق سے جیتیں ان سے اچھا سلوک کریں اور دعا کریں مگر یہاں پھر اس شرع کی کوئی ضرورت نہیں بس آپ مذکورہ بالا عمل کرلیں اور لوگوں کو پریشان کریں۔

مطیع کرنے کا نقش خاتم صفحہ نمبر ۲۶۹

یہ عمل صرف بدھ کو ہوگا حق نہری،قرنفل اور زعفران کے ساتھ شوکل کے پتوں پر مطلوب نام لکھ کر لوبان کی دھونی دو اور ہوا میں لٹکا دو چلہ سات دن کا کاٹو،جو کی روٹی،روغن زیت،اور کشمش کھانا ہے اور

خلوت میں ہر نماز کے بعد ان اسماء کو پڑھو اور جو چاہے کام لو غائب کو حاضر اور حاضر کو غائب کر دو۔ اسماء یہ ہیں۔ بجلطیف، اسماطون، اطوان، ھکش، یوکش، ھیورش، بھلیورالا کیا، فاھیورش یا دوش الشق، اشقوم بھر اکش، بشلحط بعہ فتحوس بعلشا قوم علشا قش مھر اقش وغیرہ اور جو اس کا نقش یہ ہے چار خانوں میں ملائکہ کا نام لکھا ہے اور اندر مذکورہ بالا لفظوں میں مزید منتر ملا کر فلاں بن فلاں کو جلد طلب کیا گیا ہے۔

تبصرہ: کس فقہ یا شرع میں عمل شرعی ہے ذرا بتایا جائے۔

تالیف قلوب اور وصال صفحہ نمبر ۲۶۹، ۲۷۰

تبصرہ: حدیث ہم کو بتاتی ہے کہ حب اور نفرت کے ٹوٹکے شرک یعنی حرام ہیں مگر علی بونی اس عمل میں اور کسی کو نہیں مسجد کے امام کے لئے یہ عمل بتا رہے ہیں کہ نا اتفاقی ختم کرنے کے لئے۔ امام جمعہ کے دن منبر پر خطبہ پڑھنے بیٹھے اور پہلی اذان شروع ہو تو ان اسماء کو زعفران، گلاب اور لونگ سے لکھے اور تعویذ کو لپیٹ کر اس پر عطر ملا کر جس تکیہ پر میاں بیوی دونوں سوتے ہوں اس میں رکھ دو تو آپس میں محبت ہو گی اسماء یہ ہیں۔ طسوم، عیسوم، علوم، کلوم، جیوم، قیوم اور اس کے بعد فلاں بن فلاں کر کے عربی خود ساختہ عبارت اور ان میں معاذ اللہ پیغمبروں کی (خود ساختہ) محبتوں کا ذکر کیا گیا اور آخری نبی ﷺ وامہات المومنین کو بھی نہیں بخشا گیا (استغفر اللہ) واہ صاحب کیا "شرعی اعمال واذکار ہیں" اسی کتاب کے اس صفحے پر تالیف قلب کے لئے معاذ اللہ جناب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے نام تک کو منتروں، موکلین کے ناموں اور اللہ پاک کے ناموں ساتھ خلط ملط کر کے پوری شرکیہ عبارت محبت پیدا کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ ہیں معرفت حاصل کرنے کے اولیائی طریقے۔

خاتم سلیمان علیہ السلام کے بے شمار خواص صفحہ نمبر ۲۷۱، ۲۷۴

وہی مشک وزعفران، ہرن کی جھلیاں اور جنوں کا لرزنا، خوشبو کی دھونیاں اور قرآنی آیات اور دعائے

احادیث کے ساتھ ان ناموں کا خلط ملط جھلاس، واصلی، وبجسجا کسطسطی، اھط مطھیطھیط، ھیف، ھیطوط نیز ان اعمال میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کچھ ایسے اسماء ہیں جن سے جناب سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں جنات لرزتے تھے اور آپ ان وظیفوں کو مطیع بنانے کے بعد مرد وعورت میں محبت، قیدی کی رہائی، تجارت میں نفع وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں عبرانی زبان کے الفاظ ہیں۔ ان کو خود ساختہ عربی عبارت میں بسم اللہ پڑھ کر بلایا جاتا ہے اور پاک مکان میں "نیک ساعت" میں عمدہ خوشبو کی دھونی میں ستاروں کے سایہ میں اس نقش کو لکھے اور اس پر سورۃ یٰس اور سورۃ ملک کا دم کرے دن اتوار، منگل، بدھ اور ہفتہ، نام، مرباط العفریت، ہشطشاھکوش، کشکشلعوش، نجہلشطوش، شطلطلطشکوش اور کام آپ نے طمر باط، ہدلیاج اور شوغال جنات سے لینے ہیں۔ اور یہ تمام عبارت علی بونی نے کعب احبار سے بغیر سند کے روایت کی ہے اور پھر ان تمام خرافات کی جو دعوت عزیمت ہے اس کو پڑھیں جس میں کچھ آیات، بسم اللہ اور پھر جنوں کے نام ہیں۔ اسی صفحہ نمبر ۲۷۳ پر دریائی سفر میں ڈوبنے سے بچنے کے کے لئے بغیر سند کے حسن رضی اللہ عنہ کے نام سے رسول ﷺ کی طرف یہ عبارت منسوب کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے لیے غرق سے امان ہے جب وہ کشتی میں سوار ہوں بسم اللہ مجریھا اور وما قدروا اللہ حق قدرہ پوری آیت پڑھ لیں پھر کشتی کے آگے کی طرف منہ کر کے دائیں بائیں اشارہ کر کے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ اور آگے کی طرف اشارہ کر کے عثمان رضی اللہ عنہ اور یہ الفاظ کہے ستمنا بکھیعص کفینا بحمعسق حمینا...... نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اس طرح کے شرکیہ اعمال منسوب کیے گئے ہیں اور بقول مفتی صاحب کے غیر شرعی کوئی عمل نہیں ہے۔

زبان بندی کا مجرب عمل صفحہ نمبر ۲۸۰

اس میں "عارفین" سورۃ یٰس، سورۃ بقرۃ کو توڑ مروڑ کر اور حروف مقطعات کو استعمال کر کے کچھ ایسی عبارتوں اور نشانوں کو لکھ کر...... فلاں بن فلاں کی زبان بند کر رہے ہیں...... وغیرہ اور بعض قرآنی لفظ کی

۶ اور ۷ دفعہ تک بھی کی گئی ہے نیز دانیال علیہ السلام تک کو نہیں چھوڑا'' واقعی شمس العارفین شرعی کتاب ہے''۔

بڑے حاکم سے اپنی حاجت پوری کرانے کا عمل صفحہ نمبر ۲۸۲،۳۸۳

تبصرہ: آیت الکرسی پڑھنے کی تاکید احادیث میں بکثرت موجود ہے مگر روزہ رکھ کر مٹھائی سے کھولے جب کسی بڑے شخص سے مراد ہو تو مغرب کے بعد تعداد مخصوص میں پڑھے اور بعد اذان عشاء بھی پڑھے۔

تبصرہ: یہ جو خود ساختہ عربی دعوت میں ھیھو داھیا ھیوہ اور دیگر اجسام کو جو طلب کیا گیا ہے بمع ارواح و بزرگ فرشتوں اور پھر ان کو حکم دیا گیا ہے کہ فلاں بن فلاں کو مطیع و فرمانبردار بنا دے۔ اس کا شرعی ثبوت کیا ہے اور ططھوب اور لھوب کون ہیں۔ بعد ازاں نقش لکھنا بمع عود ہندی، جاوی زعفران، تخم خطمی، تقاح الجن، خشک دھنیا اور مصطگی اور دھونی کرنے کے بعد یہ کہتا ہوا کاغذ لپیٹ دے کہ لپیٹتا ہوں فلاں شخص کی زبان جس طرح یہ کاغذ لپیٹا اور تصور میں اس کے سر پر گھما دے اور عمامے میں اڑس لے تمام خلق کے لئے کرنا ہو تو روئی میں لپیٹ کر اڑس لے۔

تبصرہ: مگر ایسا عمل چنگیز خان، ہلاکو خان، تیمور لنگ کے خلاف ان عارفین نے کیوں نہ کیا جنہوں نے مسلمانوں کو ہی لپیٹ کر رکھ دیا تھا؟ اور اسی طریق کے عمل صفحہ نمبر ۲۵۸، ۲۸۶، ۲۸۷ تک موجود ہیں آپ بھی کریں اور ''عارف'' بنیں۔

لوگوں میں محبت و عداوت پیدا کرنے کے اعمال صفحہ نمبر ۲۹۸، ۲۹۹

تبصرہ: یہاں انہوں نے جو عمل بتایا ہے اس کو علی رضی اللہ عنہ اور جعفر صادق رحمہ اللہ سے منسوب کر دیا ہے یعنی حرفوں کو نورانی اور ظلمانی مزاج دیدیے ہیں۔ اور پھر تکلیف پہنچانے کے لئے ظلمانی حروف کو ایک طریقے بسط کر کے اس مخصوص آدمی کے نام کے ساتھ ملا کر ٹھیکری پر لکھے جب چاند ایک خاص منزل

پر ہو اور پھر اس کو پرانی قبر میں دفن کر دے۔ اس شخص کو بہت تکلیف ہوگی۔ مگر علی بونی یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور ناجائز کسی کو تکلیف نہ دو۔ اپنی طرف بلانے کے لئے ایک خاص طریقے سے اعداد میں جمع و تفریق کروا سکا اور اس کی ماں کا نام لکھ کر ''رک رفد'' کا اضافہ کر کے تمام چیز اس کے پانی یا کھانے میں ملا کر کھلا دو۔ اس کی طبیعت خود تیری طرف متوجہ ہوگی۔

تبصرہ: دلوں کے بھید صرف اللہ جانتا ہے مگر یہاں ان عارفین نے چند آیات و نقوش سے جو کہ گنتی نمبروں خانوں اور حرف تہجی کو کھینچ کے لکھنے سے بنایا ہے۔ آپ ان چیزوں سے کسی کے بھی دل کے راز اس کے سینے پر یہ رکھ کر اگلوا سکتے ہیں۔ یہ جب کافی نہیں تھا تو ایک آیت کو ''الو'' کی ہڈی پر لکھ کر جس ظالم کے گھر میں ڈالو وہ برباد ہو جائے گا۔ نقش بھی مبہم سا ساتھ ہی ہے۔ واہ صاحب بے حرمتی وہ بھی قرآن کی قرآن کتاب ہدایت اور اللہ کی رحمت۔ لوگوں کو یکجا کرنے اور ہر قسم کے عذاب اور تفرقوں سے بچانے والی ہے اسے اللہ کی رسی کہا گیا ہے جو لوگوں کو بھائی بھائی بناتی ہے مگر علی بونی اس کی آیات کے عدد نکال کر لوگوں میں عداوت پیدا کرتے ہیں اگر کسی سے اتنی ہی پریشانی ہے تو جا اٹھا ہتھیار اور مار ڈال۔ مگر نہیں پولیس کے چھتروں سے ڈر لگتا ہے مگر اللہ کا ڈر نہیں ہے۔ قرآن ناپاک چیز پر لکھ رہے ہیں اور علوم کو شریعت سے ثابت شدہ کہہ رہے ہیں۔

بیماریوں کا علاج یا قتل، لوگوں میں پھوٹ صفحہ نمبر ۳۰۱، ۳۰۲

قرآنی آیت بمع سورۃ واقعہ اور انشقت کو لکھا جائے سیسے کی تختی پر جب قمر ایک خاص منزل میں ہو اس شخص کی ماں کا نام ساتھ لکھے جس پر عمل کرنا ہو اور زنجفر رومی سے لکھتے اور پھر اس کی تعویذ کو کسی نہر کے بہاؤ پر جو مشرق کی طرف بہتی ہو (حدیث شیطان مشرق کی طرف ہے) یہ آیت خون بہانے کے لئے ہے کم سے کم ایک ہفتہ کریں۔ تعویذ سرخ دھاگے سے باندھیں اور اگر بہہ گیا تو جس پر عمل ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور اللہ کے حضور عامل کی پرستش ہوگی۔

تبصرہ: جب پرستش کا اتنا خوف ہے تو یہ کام کریں کیوں۔ اچھی قسم کی معرفت الٰہی ہے۔ جب جدائی کرنی ہو لوگوں یا میاں بیوی میں تو قرآنی آیت لکھی ہے اس کو قطران کو سیاہی سے ملا کر اس آیت کو لکھے جن پر کرنا ہو ان کے نام ان کی ماؤں کے نام بھی لکھ کر نالی کے گندے پانی سے دھوئے اور جس گھر میں وہ جمع ہوتے ہوں وہاں چھڑک دے تو ان میں باہم دشمنی پیدا ہوگی۔ یہ عمل بابل کے شہر میں یہودی کرتے تھے اور اللہ نے ان کو شیاطین کہا ہے اور ان کی شدید مذمت کی ہے۔ نقش ملاحظہ فرمائیں کتاب میں دیکھا آپ نے کیسی شریعت سے بھرپور کتاب ہے۔ ہم سادہ مسلمان جوشؔ، فیضؔ، غالبؔ، جالبؔ کو دہریہ بولتے ہیں۔ ان عارفین سے بہر حال یہ دہریے ہزار بار اچھے نہیں ہیں جو قرآن کی بے حرمتی اور میاں بیوی میں جدائی جیسے کام تو نہیں کرتے پیغمبر علیہ السلام کے توہین آمیز خاکے بنانے والے غیر مسلموں کے خلاف ہم جلوس نکالتے ہیں ان کے ملکوں کے پرچم جلاتے ہیں، سلمان رشدی ملعون کو توہین قرآن پر واجب القتل قرار دیتے ہیں اور علی بونی جو قرآنی آیت کو (نعوذ باللہ) گندے نالے کے پانی سے دھوتا ہے اسے ہم عارف باللہ قرار دیتے ہیں کیا یہ مرتد، واجب القتل اور گستاخ نہیں ہے؟ جبکہ اس کا عمل سلمان رشدی ملعون سے زیادہ قبیح ہے۔

طلسم عجیب محبت میں مسخر کرنے کا عمل دشمن اور پڑوسی کے نکالنے کا عمل، پیشاب بند کرنے کا عمل، صلح کرانے کا عمل، دشمن پر دیوار گرانے کا عمل۔ صفحہ نمبر ۳۰۵۔۳۰۷

(۱) محبت: مرد اور عورت ہر کوئی کر سکتا ہے اس تعویذ کو مشک و زعفران سے لکھنا ہے گلاب بھی استعمال کریں اور خوشبو کی دھونی دیں اور جس کو مسخر کرنا ہو اس کے سامنے اپنی مٹھی جس میں تعویذ ہو کھول دیں۔ بدھ کے دن لکھنا ہے۔ لکھنے کے بعد بسم اللہ اور اللہ کے نام پڑھنے ہیں۔ تعویذ کسی نہایت ہی پرانی، عبرانی یا سنسکرت میں لکھنا ہے۔ تصویروں یا نشانات کی زبان لکھنی ہے مثلاً......

(۲) دشمن اور پڑوسی: کچھ آیات و باقی وہی لکیریں، موکلات منتر سیسے پر لکھ کر مطلوب کے گھر کے دروازے کے نیچے دفن کر دو۔ خود بھاگ جائے گا۔

(۳) پیشاب بند کرانے کا عمل: جو قرآن شفا ہے عارفین نے اس کو وبا کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے منحوس وقت میں انڈے کی پوست پر جس کا پیشاب بند کرانا ہو اس کا اور اس کی ماں کا نام لکھ کر آگ کے قریب سرخ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو اگر سات دن نہ کھولا جائے تو مر جائے گا وہ شخص۔ اس کی دھونی نوشادر اور جوز اور سیاہ مرچ ہے۔

تبصرہ: علی بونی بہت بڑے عارف ہیں انہوں نے اس شرمناک عمل کے لئے سورۃ الکوثر تجویز کی ہے۔ (استغفر اللہ)

(۴) صلح کرانے کا عمل: یہ طلسم امام جب جمعہ کے خطبے کے لئے منبر پر بیٹھے اس وقت لکھے عود، مصطگی، گوگل اور چرائتہ کی دھونی دے کر۔ اس میں عبارت عربی ہے نام ایوش، اھیا، شراھیا کا استعمال ہے۔ مطلب کوئی اچھا آدمی صلح نہ کرائے بلکہ عین جمعہ کو خطبے کے وقت جب اللہ کے حکم کے بموجب سب مومنوں مسلمانوں کو مسجد میں ہونا ہے اور خطیب نے اللہ و رسول ﷺ کے احکام سنانا ہیں جن میں باہمی اخوت و مودت کا درس ہے تب لکھا جائے۔

(۵) دشمن پر دیوار گرانے کا عمل: دو لمبی متوازی لکیریں کھینچ کر ایک بیضہ نما دائرہ ایک طرف بنا دیا گیا بیچ میں نمبر لکھ دئے گئے ہیں۔ اور ایک موکلات سے بھری عبارت دے دی ہے پڑھنے کے لئے تعویذ اس بیچارے کی گھر کی دیوار پر رکھنی ہے اور دعوت جس میں حندش، روش، مھلکیوش، ھلکموھیش، صارش، صلصارش، سموحل، رعبطو رھارھا۔ سلیمور، ھشکورھا، دھیطو ردیرۃ سے مدد مانگی ہے۔

تبصرہ: چلیں مان لیا سب صحیح مگر اس کے ساتھ گھر والوں کو تکلیف کیوں ہو یہ سمجھ سے باہر ہے۔ بڑی ظالم اور سنگدل معرفت ہے (نوٹ: حدیث کی رو سے ہد ہد کو مارنا حرام ہے) جو ظالم کے ساتھ اس کے

گھر والوں کو نہیں چھوڑتی ۔ اور جو دوسرا تعویذ ہے وہ آپ کو ہرن کی جھلی پر زعفران اور ہدہد کے پتے سے گدھ کے پر کے قلم سے لکھو نیک ساعت میں (نقش کتاب میں دیکھ لیں) اور ان تعویذوں کو جن سے روشنی ہوا ان کے دروازے پر گاڑنا ہے۔ تا کہ گھر کے گھر ویران ہو جائیں۔ اور مصنف دیباچہ میں لکھ رہے ہیں کہ اس کتاب کو بغیر وضو ہاتھ نہ لگاؤ یہ خدا کے مقربین کی کتاب ہے۔ اور مقربین اس کی آیات کتاب کے اندر گٹر کے گندے پانی سے دھوکر معرفت کی ترویج کر رہے ہیں۔

پائدار محبت کا عمل وقافلوں کو روکنے کا عمل صفحہ نمبر ۳۰۸

اگر تم چاہو کہ کوئی ہمیشہ تم سے ایسی محبت کرے جو قائم رہے تو ان اسماء کو سفید کاغذ کے سات پرچوں پر اپنی ماں اور مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے ساتھ لکھو اور یہ مشک اور قلم اس کے لئے نازبو کی لکڑی کا ہوا اور روزانہ ایک پرچہ جلائے۔ اس میں کچھ نمبر ہیں...... سلط محوکاس، عیل حلمل ھھلیل، عصلعیا ئیل ھطیل ھطیلا ورفلاں بن فلاں کافی تعداد میں جگہ جگہ لکھا ہے۔

قافلوں کو علی بونی نے روکنے کا طریقہ بتایا ہے کہ ایک قرآنی آیت سے پہلے رق ق ق واو پھرق کو لکھا ہے سیسے کی تختی یا تعویذ کی شکل میں اور بخور اس کا انہوں تجویز کیا ہے چڑیا کی زبان اور وطواط جانور کا سر اور اس کو منحوس ساعت میں لکھنا ہے۔

تبصرہ: ناشرین ومترجمین کتاب کا کہنا ہے کہ آج کل بازاروں میں جو تعویذت وعملیات کی کتابیں مل رہی ہیں وہ سب خرافات ہیں اور لوگ ان سے دین ودنیا میں خوار ہو رہے ہیں۔ ان ناشرین کا شمس المعارف کے بارے میں کیا خیال ہے اور اگر یہ کاروبار ہے تو اس سے بہتر ہے کہ آدمی شراب بیچ لے کیونکہ اس میں قرآن کی حکم عدولی ہے بے حرمتی نہیں اور پینے والے کو پتہ ہے کہ میں مروں گا اور جہنم میں جلوں گا۔ مگر علی بونی کی معرفت وعلوم لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے ہیں اس لئے ان کی کتابوں اور نسخوں کو نذر آتش کر دینا چاہیے۔ آگے اسی صفحہ پر ہی مطلوب کو ہمیشہ پاس رکھنے کے لئے پھر ایک قرآنی آیات

کے ساتھ ایک شخص کے نام کے ساتھ لکھ کر رکھو گے وہ ساتھ رہے گا۔ چلیں اس میں موکل نہیں مگر قرآن سیدھے ہاتھ سے الٹی طرف لکھتے ہیں نا کہ اوپر سے نیچے کی طرف وہ بھی نقش مربع اتصال کی شکل میں۔

بھاگے ہوئے کی واپسی صفحہ نمبر ۳۰۹

موکلین کے نام وتراکیب لکھنے ودہرانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ اولیاء قسم کے عامل کس طرح سے معرفت حاصل کرتے ہیں۔ یہ جو عمل ہے اس میں قرآنی آیات کو نقش کی شکل میں لکھا ہے اور چاروں طرف ملائکہ و نامعلوم نام لکھے ہیں بیچ میں فلاں بن فلاں لکھ دیا پھر گوبر کا کیڑا گبریلا خفسا (مرد کے لئے نر اور عورت کے لئے مادہ) کو تعویذ کے دائرہ میں سوئی گاڑ کر دھاگے سے باندھ دو اور اپنے مطلوب شخص کو طلب کرو حاضر ہو جائے گا۔ گوبر کا کیڑا اور قرآنی استعمال کیا خوب شرعی اعمال ہیں۔ یہ سلوک تو قرآن کے ساتھ یہود، نصاریٰ اور کفار قریش نے بھی نہیں کیا تھا جو معرفت کے نام پر علی بونی جیسے لوگ کر رہے ہیں اور مفتیان پاکستان اسے شرعی ہونے کی سند عطا کر رہے ہیں۔

شخص غائب کو بلانا صفحہ نمبر ۳۱۰

نازبو قلم وزعفران وگلاب کی روشنائی سے تانبے کی تختی پر (ستارہ زہرہ) کی خاص ساعت میں مطلوب کو طلب کرنے کے لئے ان اسماء کے موکلین کو مقرر کرو...... سحه هیا اور پھر عربی زبان کی خوساختہ عبارت بشمول فلاں بن فلاں۔

وہ اسماء جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے عصاء، سیدنا یوسف علیہ السلام کے حِلّہ، سیدنا دانیال علیہ السلام کی تلوار اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس آگ سے بچنے کے لئے، اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بیماروں کو شفاء دینے کے لئے تھے صفحہ نمبر ۳۱۰، ۳۱۳

قرآنی آیات واحادیث کے دعائیہ کلمات کو جوتے سے مشابہ شکل کے نقش کی شکل میں ستاروں شمس

ومشتری کی منزلوں میں عرق مرسین، عرق حسن نہری، عرق کنز برہ چاہی، عرق گلاب وزعفران سے ہرن کی جھلی پر لکھے۔ لکھتے وقت خوشبو ضرور جل رہی ہو اور پھر یہ لکھنے کے بعد اس کو ایک عصا میں خالی کر کے رکھ دے اور عصا کا منہ موم سے بند کر دے اور اپنے پاس رکھ لے اور وہ تمام کام ہو جائیں گے جیسا کہ پیغمبروں کے ہوا کرتے تھے۔

تبصرہ: معجزہ اللہ کی مدد سے ہوتا ہے پیغمبروں کی بات کو نا سمجھوں کو سمجھانے کے لئے کرامت بھی اللہ ہی سرزد کرواتے ہیں اپنے نیک بندوں کی عزت بڑھانے کے لئے مگر نیک بندوں کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ مگر ڈنڈے میں نقش رکھ کر آپ نے دیکھا ''عارفین'' صاحب کرامت ومعجزہ دونوں بن گئے۔ ہوا میں اڑنے اور پانی پر چلنے کے وہ اسماء جو اللہ نے آدم علیہ السلام کو بتائے تھے اور علی بونی کو اس کے مرشد موت کے بعد بتا گئے۔ بمع ایک عربی خود ساختہ دعا پر جس کو قرآنی و دعائیہ کلمات کے ساتھ ملا دیا گیا بمع ھوھوھویاہٗ سے اور نقش میں نمبر اور یہ نشانات ہیں...... اور بہت کچھ اور بھی ہے۔ کیا ضرورت تھی جہاز اور ہوائی جہاز بنانے کی یہ لکیریں، منتر وغیرہ کافی تھے۔ اس قسم کی حرکتیں عزت وجاہ قبولیت ومحبت کے لئے عظیم نقش بنا کر سیدنا یوسف علیہ السلام سے منسوب کر دیئے گئے ہیں جس میں اللہ، ملائکہ اور کوئی حاش حلدھا سارائینہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ (استغفر اللہ)

دعائے مقبول حاجات صفحہ نمبر ۳۱۳، ۳۱۴، **شیخ عبداللہ سبتی:**

تبصرہ: اصحاب سبت یہود تھے ان کی طرف نسبت تو نہیں ہے؟ شیخ نے مجھے کہا کہ کوئی حاجت ہو تو بیان کرو میں نے کہا ایسی دعا بتائیں جو فوراً قبول ہوتی ہو شیخ نے مجھے ایک پرچہ دیا جس میں یہ اسماء لکھے تھے اور شیخ نے کہا کہ انہیں از بر کر لو جب بھی مشکل میں پڑھو گے دعا قبول ہو گی۔ اسماء یہ ہیں صحہ صحیح ملمہ معہ حلصہ صح صح......

تبصرہ: اس طرح کے مزید اسماء ہیں مفتیان پاکستان کی شرع کے عین مطابق یہ اسماء ہیں اب یہ ان

کا کام ہے بتانا کہ یہ کون سی زبان ہے کس کے نام ہیں انہیں کس طرح یاد کیا جائے اور انبیاء کرام کو جب دعاؤں کی ضرورت پڑی تو انہوں نے یہ اسماء کیوں نہ پڑھے؟ ان کا ذکر قرآن میں احادیث میں کیوں نہیں ہے؟ یہ کون سی شریعت میں ہے؟

سورۃ یٰسین کے خواص اور اعمال ودعوت کبریت احمد صفحہ نمبر ۳۱۴، ۳۲۹

ان صفحات میں یٰس کو مختلف جگہ توڑ کر سورۃ فاتحہ پڑھی گئی ہے، درود شریف پڑھے گئے ہیں۔ اور صرف چار آیتوں میں تمام یٰس کی برکت واسرار بتادیئے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ بیچ میں حروف مقطعات تک لکھ دیئے گئے ہیں۔ اور دشمن کو ہلاکت کے لئے ایک خاص طریقہ سے پڑھے زمین پر دشمن کی تصویر بنا کر اپنے ہاتھ میں فولاد کی چھری بغیر دستہ آیت پڑھتے ہوئے تصویر میں گاڑ دیں صفحہ نمبر (۳۲۳) عجیب منظر دیکھے گا۔

تبصرہ: اس یٰس کو محبت کے لئے بھی پڑھا جارہا ہے اور پھر وہی رٹ اللہ سے ملک اور ملائکہ کی تسخیر مانگی جارہی ہے۔ جبکہ اس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں مگر ناشرین کتاب کا کہنا یہ ہے کہ ''عین'' شرعی اعمال ہیں کتاب میں جنات تک کو طلب کیا جارہا ہے۔ قرآنی آیات سے غیر مرد و عورت میں محبت پیدا کی جارہی ہے دشمنوں کو ہلاک کیا جارہا ہے مگر ان آیت پر عمل کی توفیق نہیں ہے۔

سلام قولاً من رب الرحیم کی ریاضت اور موکل کی تسخیر صفحہ نمبر ۳۲۹

اتوار تبصرہ: (اتوار عیسائیوں کا مقدس دن ہے مسلمانوں کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے جمعہ مقرر کیا ہے) کے دن سے روزے شروع کر کے ۴۰ روزے رکھے پوری شرائط کے ساتھ اور ایک خاص تعداد میں مذکورہ بالا آیت پڑھے۔ رات کو کم سوئے۔ خلوت ایسی ہو کہ آواز تک نہ آئے۔

(**تبصرہ:** بلاناغہ صرف رمضان کے روزے رکھے جاسکتے ہیں باقی شرعاً منع ہیں۔) شب و روز لوبان

جلائے (عود کی لکڑی و بخور ہزاروں روپے تولہ ہے لوبان بہر حال ستا ہے) اور خوشبو لگائے اس قسم کو صبح، چاشت اور مغرب کے بعد ایک ایک بار پڑھے (خلوت کا کیا کرے، آواز کا کیا کرے، نماز کے لئے آذان کی آواز تو سنی ہی ہوگی اور جماعت کا کیا کرے، کیا جنوں کی اذان پر نماز پڑھے گا اور ان کی اقتداء میں جماعت ادا کرے گا حالت ''کشف'' میں) جب ۲۰ دن گزر جائیں تو ایک موکل تجھ سے کہے گا تو آرام کر تھک گیا مگر جواب نہ دے عمل جاری رکھے چالیسویں دن پورا خلوت خانہ ''نور'' ہو جائے گا اور در و دیوار پر مذکورہ بالا آیت لکھی نظر آئے گی۔ اچھے اچھے خواب نظر آئیں گے۔ اور ایک بادشاہ آکر سلام کہے گا تجھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔

تبصرہ: رسول ﷺ نے تعظیماً کھڑا ہونے سے منع کیا ہے۔ اور وہ شرائط دے کر تم کو ایک نشانی دے گا تا کہ تم اس سے کام لے سکو یہ جو ہے وہ خود ساختہ عربی عبارت ہے۔

تبصرہ: اس قسم کے ''نور'' و خواب شیخ عبدالقادر جیلانی کو نظر آئے تھے۔ مگر انہوں نے کبھی توجہ نہیں دی اور لاحول پڑھ کر جھٹک دیا (کیونکہ ان کو یقین تھا کہ یہ شیطان ہے جو مجھے بہکانا چاہتا ہے۔ (تلبیس ابلیس، امام جوزی رحمہ اللہ و شریعت و طریقت، کیلانی صاحب)۔

سورۃ یٰس کی دعوت اتوار تا سنیچر تک صفحہ ۳۳۰، ۳۳۴ روزانہ پڑھنا:

تبصرہ: ایک دفعہ تو حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ پڑھ لے مگر توڑ مروڑ کر دنوں میں اور وہ بھی ان موکلین کو پکارنا ہمیں تو کسی حدیث میں نظر نہیں آیا جب کہ عارف باللہ نے ان موکلین کو اللہ کے ساتھ دعا میں پکارا ہے مثلاً یاحي یاقیوم یالطیف یاروقیائیل وغیرہ۔

لہططیل، روقیائیل، رویائیل، شمس، قمر، نجوم، روقیائیل، ھطیائیل، اوقیائیل، عطوف، مھطیل، ھطیائیل، سمیائیل، شمھورش، جھلططیل وغیرہ یعنی عامل نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کی قدر کرو اور نا اہل کو نہ دکھانا، عامل اللہ سے وہ بادشاہتیں مانگ رہا ہے جو اس نے پیغمبروں کو دی تھیں یعنی جن، ہوا، اور انس، و

شیطان پر واہ صاحب معرفت ہو تو ایسی جس میں کل مخلوق آپ کے اشارے پر ناچے اور آپ فتنہ پھیلائیں۔ اور مولوی اس کتاب کو شرعی علوم کی کتاب بولے اور چھاپ کر خوب بیچے۔

اسمائے حسنیٰ، ان کے موکلین اور دعوت کے طریقے صفحہ نمبر ۳۳۵، ۳۷۹

مختلف طریقے کے کاموں کے مختلف اسماء اور ان کی خود ساختہ دعوتیں ہیں جو چیز ہم کو سنت نبوی ﷺ، احادیث، صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال، ائمہ اربعہ کے مسالک اور سب سے اول قرآن سے نہ ملتی ہو تو وہ بلاشبہ مردود و بدعت ہے جو کہ گمراہی اور جہنم کی طرف لے جاتی ہے احادیث اور قرآن کے ساتھ میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اس لئے لکھ دیا ہے کہ یہ لوگ قرآن و حدیث سے زیادہ ان اماموں کو ترجیح دیتے ہیں اگر اماموں سے بھی کوئی ثبوت ہے ان کے پاس تو لائیں اور پیش کریں۔

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ ان عارفین نے اللہ کے ہر نام کو کتنے موکلین تفویض کئے ہیں:

اللہ۔ کہیائیل، رحمٰن۔ زدیال، رحیم، غرمیائیل، ملک۔ فصیل، قدوس۔ انیائیل، سلام۔ درعیائیل، مومن۔ ھقیائیل، مہیمن۔ قطیائیل۔ عزیز۔ منجائیل، جبار۔ صدقیائیل، متکبر۔ خطیائیل، خالق۔ ھقیائیل، باری۔ سلسائیل مصور۔ ھرقال، غفار۔ جرعیائیل۔ قہار۔ دھیائیل، وھاب۔ ھطیائیل، باسط۔ بطیائیل، خافض۔ عکیائیل، رافع۔ موقیائیل، معز۔ اعطیائیل، مذل۔ اجحافیل، سمیع۔ قطیائیل، بصیر۔ حرطیائیل، حکم۔ حطیائیل، عدل۔ جمیائیل، (صمد کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر جب تک کوئی عورت پڑھے گی حمل نہ ٹھہرے گا۔ مطلب سورۃ اخلاص پڑھنے سے روکا جا رہا ہے۔ حاملہ مسلمان عورت کو جس سورۃ کو نماز میں پڑھنے پر رسول اللہ ﷺ جنت کی بشارت دے گئے۔ اس بشارت کو عارفین نے مٹی میں ملا دیا) لطیف۔ عطفیائیل، خبیر۔ عسعیائیل۔ حلیم۔ جھطائیل، عظیم۔ حرفطیائیل، غفور۔ ھمیائیل، مقیت۔ قطیائیل، مجیب۔ ھطیائیل، شکور۔ عطفیائیل، علیؐ۔ عطیائیل، کبیر۔ اتھائیل، حفیظ۔ مریائیل، جلیل۔ جھطیائیل، کریم۔ مرکیائیل، مجیب۔ ھطیائیل، واسع۔

طلحائیل، حکیم۔ دردیائیل، ودود۔ هیمائیل، مجید۔ وطیائیل، باعث۔ ینخطائیل، شهید۔ نوریائیل، حق۔ صرفیائیل، وکیل۔ کھیائیل، قوی۔ موطیائیل، متین۔ قصریائیل، ولی۔ گریائیل، حمید۔ بطائیل، محص۔ قحطیائیل، مبدی۔ کھیائیل، معید۔ خصیائیل، المحی۔ کریائیل، ممیت۔ فرعطیائیل، الحی۔ جھطیائیل، قیوم۔ مھطیائیل، واجد۔ عطیائیل، ماجد۔ رقیائیل، واحد۔ لطیائیل، احد۔ حنیائیل، الفرد۔ جھطیائیل، الصمد۔ نویائیل، قادر۔ ھھطیائیل، اسطرح کافی ہیں اور ایک دعوت ان ناموں کے دہرانے سے یہ بھی کہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوجاتی ہے۔

(تبصرہ: خضر زندہ نہیں ہے تو معلوقات کیسی؟)

عربی حروف اور ان کے خواص واثرات صفحہ نمبر ۳۷۹، ۳۹۲

ئ ئ حروف کے موکلین شروع میں بتا چکا ہوں یہاں پر ''عارفین'' نے ان کی گرمی وسردی بتائی ہے۔ حرف بھی مخلوق ہے اور خالق صرف اللہ ہے تو مخلوق کی تاثیر پر ایمان رکھنا کیا ہوا۔ کیونکہ خالق جو چاہے گا وہی مخلوق کرے گا۔ اور اگر انسان کو اختیار دیا ہے تو پھر عبادت بھی بتادی گئی ہے۔ یہ ہی وہ علم ہے۔ جس سے لوگوں کے ناموں کو نحس اور سعد بتایا جاتا ہے بھلے وہ نام کسی پیغمبر کے نام پر رکھا ہوا اعمال کی کوشش نظر نہیں آتی۔ حروتجی کے اوپر یقین ہے۔

عرش کی معنویات کا کشف صفحہ نمبر ۳۹۲، ۴۰۰

ہر عرش کی تاثیر بتائی گئی ہے اور مزاج اور ڈیوٹیاں بھی تفویض کر دی گئی ہیں۔ نیز بارہ برج کو ملوک وعلویات وسفلیات اور برزخ پر حروف کو سفلی وعلوی تقسیم دی گئی ہے۔ اگر یہ ستارہ پرستی نہیں تو کیا ہے۔ کیا خوب شرعی کتاب ہے۔ اور انہی حروف کی تاثیر وظیفوں سے ہوا اور بارش پر کنٹرول بھی کیا جارہا ہے نہ صرف یہ بلکہ آخرت میں کامیابی کی نوید بھی ہے۔

پوشیدہ رازوں کی پہچان اور روشن علم صفحہ نمبر ۴۰۰، ۴۲۲

ان صفحات میں اللہ کے پاک ناموں کے ساتھ موکلین کو جوڑ کر اعداد کو ملا کر وظائف بنائے گئے ہیں یہاں تک کہ ایک وظیفہ ایسا ہے جس میں اللہ کے نام کو پاؤں کی مٹی پر لکھنا ہے سلمان رشدی نے کیا کیا تھا؟؟؟ اور پھر طلب کرلیں جس کو چاہیں رسول اللہ ﷺ اور علی ودیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے وہ جھوٹ باندھے ہیں کہ الامان الحفیظ۔ قیامت کی نشانیاں کم وبیش احادیث کی ہی ہیں مگر اس میں کافی ڈنڈی ماری گئی ہے سمجھ سے قاصر ہے ہم فتنہ پرور انسان کے نفس کی ریشہ دوانیاں کے ہم حروف مقطعات کی ہر تعویز میں پیغمبروں کے نام کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جعفر صادق رحمہ اللہ جیسے صالحین کو بھی نہیں بخشا ان عارف باللہ نے۔ اللہ اگر جس کو راز رکھنا چاہے تو پھر خود ہی چاہے تو بتادے مگر یہ کہ چلوں وظیفوں سے معلوم کرلیں ناممکنات میں سے ہے۔

علم جفر ودیگر باطنی علوم صفحہ نمبر ۴۲۲، ۲۴۲

تبصرہ: مستند ومعتبر ترین مورخ علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے ان باطنی علوم وجفر پر سیر حاصل اور بڑی واضح گفتگو کی ہے یہ اقتباس ان کی شاہکار تصنیف مقدمہ ابن خلدون سے لئے گئے ہیں جس کا جواب غیر مسلم آج تک نہ دے سکے۔ اور وہ جو مسلمانوں پر بم برسا رہے ہیں انہوں نے امریکہ میں اس عظیم اسلامی مدبر ومورخ کے نام پر اپنی جامعات میں اعزازی چیئر قائم کررکھی ہے مگر افسوس مسلمانوں میں ایسے جوہر پیدا ہونا ختم ہوگئے ہیں۔ ''کھانت'' کھانت بھی انسانی نفس کے خصائص میں سے ہے کیونکہ انسانی نفس میں بشریت سے روحانیت کی طرف منتقل ہونے کی صلاحیت موجود ہے (نیک کام کریں روحانی خود ہوجائیں گے) اور یہ سعادت انبیاء علیہم السلام کو خاص وقت میں آتی ہے۔ کیونکہ یہ ان کی ایک پیدائشی چیز ہے اور بلا کسی کسب وصنعت کے اور کسی چیز سے مدد لئے بغیر انہیں حاصل ہوجاتی ہے (اللہ کے حکم سے) اس سلسلے میں نہ وہ تصورات سے مدد لیتے ہیں نہ کسی خاصہ سے نہ بدنی افعال سے

(کہ زبان سے کچھ پڑھیں یا حرکت کریں) اور نہ کسی اور چیز سے بلکہ یہ صلاحیت ان کی گھٹی میں ہے۔ کہ جامہ بشریت اتار کر جامہ روحانیت پہن لیتے ہیں اور یہ سب کچھ چشم زدن میں ہوجاتا ہے بہر حال اللہ کا حکم تو اولین ہے۔ تو دیگر انسان انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلے سے گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور یہ بالضد ہوتا ہے یعنی انبیائے کرام علیہم السلام جس قدر کامل ہوتے ہیں یہ کاہن ان کے برعکس اسی قدر ناقص ہوتے ہیں۔ اور یہ بشریت سے روحانیت میں منتقل ہونے کے لئے شفاف اجسام سے ،حیوانات کی ہڈیوں سے، محسوسات سے۔ مسجع کلام سے، پرندوں یا حیوانات کی آوازوں سے یعنی وہ اس سلسلے میں شیاطین سے مدد لیتے ہیں۔ اس لئے کہانت نبوت سے بہت دور ہے۔ صفحہ نمبر ۳۰۳، ۳۰۵ مقدمہ ابن خلدون حصہ اول نجوم رمل، اعراف وغیرہ اور حتیٰ کہ صوفیاء اکثر اسی قسم کی چیزوں سے مدد لیتے ہیں۔

علم جفر اور جعفر صادق رحمہ اللہ

آنے والے واقعات خاص طور سے کتاب الجفر کی طرف بھی منسوب کر کے جفر سے استدلال کرتے ہیں۔ ان کا کمال ہے کہ کتاب الجفر میں ان تمام واقعات کی آثار و نجوم کی راہ سے معلومات موجود ہیں بس اتنا ہی کہتے ہیں۔ اور اس کی حقیقت سے بے خبر اس کی سند سے ناآشنا ہیں۔ کتاب الجفر کی حقیقت یہ ہے کہ ہارون بن سعید عجلی کی جو شیعہ زیدیہ کا سرغنہ تھا ایک کتاب ہے جس میں وہ جعفر صادق رحمہ اللہ سے روایت کرتا ہے اس میں عام طور پر اہل بیت کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کا ذکر ہے اور خاص طور پر کچھ مخصوص اشخاص کے ساتھ پیش آنے والے حوادث کا بھی جو جعفر صادق رحمہ اللہ اور ان جیسے حضرات کے ساتھ پیش آئے تھے۔ یہ واقعات براہ راست کشف و کرامات سے انہوں نے درج کئے تھے جیسا کہ عموماً اولیاء کو کرامت کے ذریعے کچھ باتیں معلوم ہوجاتی ہیں۔ تمام واقعات جعفر صادق رحمہ اللہ کے پاس بیل کے چھوٹے سے چمڑے پر لکھے ہوئے تھے یہی واقعات ہارون عجلی نے اس سے اپنی

کتاب میں نقل کر لئے۔ اور اس کتاب کا نام چمڑے کے نام پر جفر رکھا۔ کیونکہ جفر لغت میں چھوٹے چمڑے کو کہتے ہیں۔ پھر یہ جفر شیعہ حضرات میں اسی کتاب کا نام ہوگیا۔ اس میں قرآن کی تفسیر و نکات بھی درج ہیں جو جعفر صادق رحمہ اللہ سے منقول ہیں۔ اس کتاب کی نہ تو روایت ہی متصل ہے اور نہ ہی یہ کتاب کہیں پائی جاتی ہے۔ بلکہ اس کے شاذ و نادر چند کلمے پائے جاتے ہیں جن کے بارے میں یہ ثبوت بھی نہیں ملتا کہ یہ اسی کتاب کے ہیں یا کسی اور کتاب کے۔ (صفحہ نمبر ۱۸۸، ۱۸۹ مقدمہ ابن خلدون حصہ دوئم نفیس اکیڈمی کراچی)

سحر جادو و طلسمات

جو آج کل پھیلا ہوا ہے بابل، سریانی، کلدانی قبطیوں کا چھوڑا ہوا ترکہ ہے (کتاب الفلاحۃ النبطیہ) لوگوں نے اس کتاب سے جادو لیا ہے اور کتابیں ترتیب دیں مثلاً مصاحف کواکب سبعہ، کتاب طمطم ھندی، اندلس کے مسلمہ بن احمد مجریطی نے اندلس میں جادو کی تمام کتابوں کو چھان پھٹک کر ایک کتاب میں رکھ دیا جس کا نام ''غایۃ الحکیم'' اور دوسری کتاب اسرار المکتوم ہے جو رازی سے منسوب کی جاتی ہے (حقیقت میں یہ کتاب رازی ہی نے لکھی ہے اور اسی کتاب کی بنیاد پر رازی کی تکفیر کی گئی ہے)۔ یہ کتاب مشرق میں ملتی ہے (مقدمہ ابن خلدون کے مترجم نے یہ کتاب پڑھی ہے اس میں کواکب سبعہ کو مسخر کرنے کے دعوات و عزائم ہیں۔ اور یہ سب شرک سے بھرپور ہیں۔ حق تعالیٰ ہم مسلمانوں کو ایسے مشرکانہ لٹریچر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (صفحہ نمبر ۴۰۱، ۴۰۲ مقدمہ ابن خلدون حصہ دوم اس کتاب کا تفسیر ابن کثیر اور ابن خلکان میں بھی ذکر ہے) پروفیسر ابوزہرہ مصری نے ائمہ اربعہ، اور امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم و جعفر صادق رحمہم اللہ پر ۱۹۵۰ کی دہائی میں کتابیں لکھیں ان کی کتاب ''جعفر صادق'' سے اقتباس ملاحظہ کریں لکھتے ہیں۔ جعفر صادق رحمہ اللہ کی طرف جفر کی نسبت ہم تسلیم نہیں کرتے اس لئے کہ یہ علم غیب ہے اور غیب صرف اللہ کو معلوم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان سے فرماتا ہے

"اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو بہت منافع حاصل کرلیا کرتا اور کوئی مضرت بھی مجھ پر واقع نہ ہوتا" (القرآن)۔ جعفر صادق رحمہ اللہ سے علم جفر کی نفی ان کی جلالت شان اور مرتبہ علمی پر ذرا بھی اثر انداز نہیں ہوسکتی نہ ان کے شرف ونسب پر اس سے کچھ اثر پڑسکتا ہے علم دین میں ان کی حیثیت امام حجت کی ہے جن سے کبار فقہاء ابوحنیفہ، امام مالک، نیز کبار علمائے محدثین جیسے سفیان ثوری اور دوسرے ائمہ حدیث رحمہم اللہ نے تحصیل علم کی، جن کبار علمائے شیعہ نے جعفر صادق رحمہ اللہ پر جو تازہ تحریری مواد مرتب کیا ہے اس میں انہوں نے جفر کا ذکر تو کیا ہے لیکن اس کی تائید نہیں کی۔ کتاب "جعفر الصادق معتقد الاستاذ احمد نعیة صفحہ ۲۰۸ میں یہ عبارت ہماری نظر سے گزرتی ہے۔" باقی رہا علم جفر اور اس کی حقیقت تو گو اس بارے میں بکثرت مرویات ہیں اور احادیث بھی بیان کی جاتی ہیں۔ پھر بھی یہ ایک امر غامض ہے اور علمائے اقدمین بھی اس کی کیفیت وحقیقت کے بارے میں مطمئن نظر نہیں آتے صفحہ نمبر ۷۴، ۷۵ جعفر صادق رحمہ اللہ، ابوزہرہ مصری، شیخ غلام علی اینڈ سنز)

تبصرہ: اتنے مستند اور شواہد ملنے کے بعد اس بحث کو یہیں ختم کرتے ہیں۔ معارف علی بونی علم جفر سے کیا فائدہ بتا رہے ہیں۔ جس کو شوق ہو وہ علی بونی کی یہ شرک بھری کتاب پڑھے اور "معرفت شیطان" حاصل کرلے۔

حروف کے خواص صفحہ نمبر ۴۵۶، ۴۵۸

تبصرہ: یہ دوبارہ دہرایا گیا ہے اس میں ابھی اللہ کے ناموں کے موکلین نقش حروف کی تاثیر سے "اچھے اور خراب" عملیات کر کے معرفت حاصل کرنا بتایا گیا ہے۔

تبصرہ: ہم نے اپنی اس کتاب میں موقع بموقع آیات، احادیث اور ائمہ وعلماء کے اقوال پیش کئے گئے ہیں ان کے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں۔ قرآن شریف، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، ابن ماجہ، امام مالک، تقویۃ الایمان، تلبیس ابلیس، شریعت وطریقت، دیوانِ

غالب، تفسیر ابن کثیر، جادو کا علاج (الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار) وحید عبدالسلام بالی، طب نبوی امام ابن قیم، کتاب الوسیلہ، مقدمہ ابن خلدون، ابوزہرہ مصری، امام جعفر صادق رحمہ اللہ کتاب کے آخر میں میری دعا ہے کہ تمام مسلمانان جو اب ہم میں نہیں اللہ ان سب کو بخش دے اور ان کے درجات بلند کرے اور جو مسلمان زندہ ہیں ان سب کو ایمان کی حالت میں موت نصیب فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حصہ دوم

اشرف علی تھانوی کی بہشتی زیور اور اعمال قرآنی کے مندرجات

بہشتی زیور، اعمال قرآنی اور القول الجمیل قرآن وحدیث کی روشنی میں

(بالخصوص تعویذات، چلہ منتر نقش)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی ان خدمات سے کون انکار کرسکتا ہے جو انہوں نے اور ان کے خانوادوں نے برصغیر میں مسلمانوں کو سدھارنے کے لئے کیں خصوصاً شاہ صاحب رحمہ اللہ کا ترجمہ قرآن اور تھانوی صاحب کی وہ خدمات جو انہوں نے عورتوں کی اصلاح کے لئے کیں اس دور میں جب کافی مسلم خاندانوں میں گمراہی پھیل چکی تھی کوئی شبہ نہیں کہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ وتھانوی صاحب برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کے لئے ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ اور اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کا درجہ بلند کرے (آمین) اور ہم سب مسلمان جو زندہ ہیں ان کا خاتمہ ایمان پر کرے (آمین)

مگر ان دو حضرات کی طرف منسوب دو کتابوں پر تبصرہ خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ دونوں بہر حال انسان تھے ان سے خطا کا صدور ممکن ہے۔

یہاں ہم سب سے پہلے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی کتاب بہشتی زیور کی تمام ان باتوں کو سراہتے ہوئے جو انہوں نے ایک ہندو معاشرے میں مسلمانوں کے اندر پیدا ہونے والی بری رسموں پر سے نقاب اٹھاتے ہوئے اور عورتوں کے مسائل کو پہلی دفع اردو زبان میں ایک اصلاحی خدمت کے طور پر کی ہیں۔ ہم دیگر ان متنازعہ مسائل کو ابھی نہیں چھیڑتے جو کہ فقہی اختلاف کی وجہ سے متنازع ہیں نہ ہم ائمہ اربعہ میں سے کسی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں جن کو احادیث نہیں پہنچ سکیں کیونکہ ہمارا مقام نہیں اس لیے کہ ائمہ اربعہ نے جو بھی اجتہاد کیا اور اُس میں اگر ان سے غلطی ہوئی (وہ تمام پیغمبر نہ تھے کہ غلطی سے معصوم ہوں) غلطی کا بھی ان کو ثواب ہے اگر صحیح لکھا تو پھر دوگنا اجر ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ خود بھی تحقیق کریں اور صحیح تک پہنچنے کی کوشش کریں اور اپنے عمل وقول وفعل کو درست کریں نہ کہ ائمہ اربعہ کو تنقید کا

نشانہ بنائیں اور تار تار امت مسلمہ کو مزید ٹکڑوں میں تقسیم کردیں۔

بہشتی زیور جلد دوم عنوان جھاڑ پھونک وتعویذات ٹوٹکے صفحہ ۱۱۰ تا ۱۲۴

تبصرہ: احادیث میں وارد ہوا کہ وہ جھاڑ پھونک جس میں کوئی شرک، غیر اللہ، منتر جنتر، چھلے تانت، ڈوراہڈی، دانت نہ ہو جائز ہے اور سب سے اچھا دم وہ ہے۔ جو جناب محمد ﷺ نے بذریعہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، ابن ماجہ، موطا امام مالک امت تک پہنچائیں۔ اور اس سے افضل قرآن شریف میں سورۃ الفاتحہ، سورۃ بقرۃ میں آیت الکرسی وآخری دو سورۃ بقرۃ کی آیات، اور آخری تین قل یعنی سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس سے زیادہ طاقتور کوئی چیز نہیں۔

سر کا درد دانت کا درد اور ریاح

تبصرہ: سورۃ فاتحہ کے ذریعے دم تک تو صحیح ہے مگر یہ کیا کہ ایک پاک تختی پر پاک ریتی بچھا کہ ایک میخ سے اس پر آپ لکھنے کو کہہ رہے ہیں ابجد، ہوز، حطی واضح رہے کہ یہ کلمات علم اعداد وجفر سے تعلق رکھتے ہیں جس کو ہم پہلے ہی شمس المعارف کے ضمن میں سند کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں کہ یہ جناب جعفر صادق رحمہ اللہ سے ثابت ہی نہیں تو شرعی کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ جس علم میں غیب کی پوشیدہ چیزوں کو معلوم کرنے کا طریقہ بتایا جارہا ہو وہ علم شرک ہے کیونکہ غیب کی کنجیاں صرف اللہ کے پاس ہیں۔

ہر قسم کے درد کے لئے

تبصرہ: قرآن پڑھ کر دم کرنا افضل ہے احادیث میں ہے کہ کوئی توریت یا انجیل سے پڑھ کر دم کررہا تھا تو آپ ﷺ نے کہا کہ اس کو قرآن سے پڑھ کر آرام دو۔ جہاں تک بسم اللہ پڑھ کر آیت پڑھنی ہے ٹھیک ہے مگر یہ تیل پڑھ کر پھونکنا، مالش کرنا یا پھر لکھوا کر باندھنا اس کو کیسے شریعت سے ثابت کریں گے۔ احادیث میں کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور پھر ہاتھ

پر باندھنا تو اور بے ادبی ہے کیونکہ اگر عورت ہے تو پھر ''ایام'' میں کیا کرے؟ مرد ہے تو اگر پہنا ہوا ہے اور جنبی ہو جائے تو کیا کرے۔

زبان میں ہکلا پن یا دماغ میں کم ہونا

تبصرہ: فجر کی نماز پڑھنا (بالکل ٹھیک ہے فرض ہے) سورۃ طٰہٰ کی آیت مبارکہ پڑھ لینا بالکل مناسب ہے بلکہ بہت اچھا ہے مگر یہ منہ میں کنکری رکھ لینا (کیا آیت قرآنی کا نہیں شفا دینے کے لئے کہ کنکری بھی شرک کے طور پر منہ میں رکھی جائے)۔ اور پھر بسکٹ پر الحمد للہ لکھوا کر تعویذ کی شکل میں دل کے اوپر رکھ لینا کس حدیث کی کتاب سے ثابت ہے۔ ''الحمد للہ'' زبان سے پڑھیں تو افضل ہے۔ پھر وہی بات ہے کہ ناپاکی کی حالت، عورتوں کو دیدے پھاڑ کر دیکھیں، غیبت سے باز نہ آئیں مگر اللہ کا نام گلے میں لٹکا کر رکھیں۔ یہ بسکٹ کا شرک کرنا ضروری ہے اللہ پر توکل کہاں گیا؟

پیٹ کا درد

تبصرہ: آیت کا پڑھنا بالکل ٹھیک مگر اس کا پانی پر پڑھ کر پینا اور اسے بھی پیٹ پر باندھنا کہاں سے ثابت ہے؟ اور اگر کوئی شدید درد ہو اور بیمار عورت ہو اور اس کو حیض یا نفاس ہو تو پھر قرآن کی بے حرمتی کا کیا کریں گے۔ آدمی بدترین فاسق و فاجر ہو اور تکلیف میں بھی ہو تو پھر؟

سانپ کا گھر میں نکلنا یا گھر کا آسیب زدہ ہونا

تبصرہ: قرآنی آیات کا پڑھا جانا ٹھیک ہے جیسے کہ انہوں نے سورۃ طارق کی آیات بتائی ہیں مگر جن و آسیب کے لئے اس سے بھی زیادہ موثر آیت الکرسی، معوذتین، سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات موثر تر ہیں، اور اگر باقاعدہ سورۃ بقرۃ یا اس کی دو آیات آخر کی تین دن لگاتار کسی بھی گھر میں پڑھی جائیں تو وہاں شیطان نہیں آتا بلکہ گدھے کی آواز لگا کر بھاگ جاتا ہے (الحدیث)۔ مگر یہاں انہوں نے سورۃ

الطارق کی آیتوں کو ۲۵،۲۵ دفعہ چار لوہے کی کیلوں پر پڑھ کر گھر کے چار کونوں گاڑنے کا کہا ہے۔ یہ کیلوں پر گاڑنا کیا جادو کی مشابہت نہیں ہے جو یہود کیا کرتے تھے؟

باؤلے کتے کا کاٹ لینا

تبصرہ: سورۃ طارق کی آخری آیات روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روز کھلا دیں۔ جنون کے ایک مریض کا رسول اللہ ﷺ نے ابن ماجہ کی کتاب الطب میں دی گئی آیات حرز یا منزل کی تلاوت کے ذریعے علاج کیا تھا جو کہ مسنون ہے۔ یہ لکھ کر روٹی یا بسکٹ پر دینا کہاں سے ثابت ہے شفا دینا اللہ کا کام ہے۔ ہم سنت کا یہ طریقہ کچھ بھول گئے ہیں کہ پہلے صدقہ، پھر دعا اور پھر دوا۔

بانجھ ہونا

تبصرہ: لونگ کھانا بہرحال اچھا ہے حلال ہے۔ آیت بسم اللہ پڑھ کر کھانے سے اللہ شفاء دے سکتا ہے اس کی مرضی پر ہے مگر یہ ۴۰ لونگیں لے ایک ایک پر سات سات دفعہ ایک آیت پڑھ کر روز ایک ایک کھانا کہاں سے ثابت ہے۔ اولاد کے لئے قرآن میں جو اکثر مقامات پر پیغمبروں نے دعا کی تھی وہ کیوں نہ کریں۔ اور علاج جو مسنون و مجرب ہے وہ کیوں نہ کریں؟

حمل گر جانا

تبصرہ: قرآن شریف کی آیات کی تلاوت کہیں سے بھی کی جائے اور یہ شفا بھی ہے، دعا بھی ہے او رہدایت بھی۔ مگر یہ کیا کہ دھاگہ لے کر وہ بھی کسم کا رنگا ہوا عورت مذکورہ کے قد کے برابر بھی اور اس میں گرہ لگا دے گن کے ۹ اور ہر گرہ پر یہ مذکورہ آیت پڑھ کر پھونکیں۔ اور اگر دھاگہ نہ ملے تو کاغذ پر لپیٹ کر پیٹ پر باندھ لیں۔ چلیں مان لیتے ہیں کہ دھاگہ ڈال دیا مگر احادیث میں دھاگہ کو گرہ دینا رسول اللہ ﷺ نے جادو اور جنتر منتر سے تشبیہ دی ہے تو کیا ہم اب قرآن سے شفا حاصل کرنے کے لئے

اس شرکیہ طریق کی پیروی کریں گے جو یہود کیا کرتے تھے یعنی تانت، چھلوں اور دھاگوں پر پھونکا کرتے تھے۔ کاغذ پر جو لکھ کر باندھنے کا حکم صادر کیا گیا ہے۔ اگر تکلیف کی وجہ سے مذکورہ عورت کا پیشاب خطا ہو جائے یا بیت الخلاء چلی جائے تو اس کی بے حرمتی کا ذمہ دار کون ہوگا۔ (کالے جادو کے ماہر اور عاملین وغیرہ کی ایک مشق یہ بھی ہوتی ہے کہ قرآن کی بے حرمتی کی جائے حتیٰ کہ اس کو بیت الخلاء میں لے جایا جائے، غلاظت سے لکھا جائے تاکہ شیاطین خوش ہوں اور ان کی خدمت کریں۔ (نعوذ باللہ)

دردزہ یعنی بچہ پیدا ہونے کا درد

سورۃ انشقت کی آیت کو پرچے میں لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھے یا شیرینی پر پڑھ کے کھلا دے آسانی ہوگی۔

تبصرہ: پڑھنے سے کوئی انکار نہیں مگر پھر ران پر کیوں سر پر کیوں نہیں۔ اگر دوران پیدائش غلاظت کے چھینٹے ران پر لگے قرآنی آیت پر پڑے تو اس وبال کا ذمہ دار کون ہوگا اگر چھینٹا نہ بھی پڑے مگر بچے کی ولادت کے ساتھ نفاس کی وجہ سے عورت ناپاک ہو جاتی ہے کیا اس کی ران پر قرآن کا باندھنا اس کی بے حرمتی نہیں ہے۔ جبکہ مشکل وقت میں مسجد جا کر مختلف جگہوں پر حدیث وسنت کے مطابق بار بار نوافل کیوں نہ ادا کئے جائیں۔ بیمار کے سرہانے سورۃ بقرۃ۔ سورۃ فاتحہ، معوذتین یا احادیث میں وارد مختلف دعائیں کیوں نہ پڑھی جائیں جن کو اگر مجنون پر پڑھ دیا جائے تو وہ اچھا ہو جائے، تو کیا اللہ دعا کو اس طرح نہیں سنے گا جب تک ران پر باندھکر اس کی بے حرمتی نہ کر لیں؟

بچہ زندہ نہ ہونا

اجوائن اور کالی مرچ آدھا آدھا پاؤ لے کر پیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورۃ الشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس بار ہو جائے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کر دے اور شرع حمل سے سے یا جب سے خیال ہوا ہو دودھ

چھڑانے تک روزمرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھالیا کرے۔ اولاد زندہ رہے گی۔

تبصرہ: اب تلاوت سے انکار نہیں ہے اور اجوائن اور کالی مرچ کی طبی خواص سے انکار نہیں کہ اللہ کا نام لے کر صرف کھالیں تو وہ شفاء بھی دے دے (جیسے اس کی رضا)۔ مگر دوپہر کو ہی کیوں چالیس دفعہ ہی کیوں، اس سے کون انکار کرے گا کہ درود شریف کو کسی بھی دعا کے اول وآخر میں پڑھنا دعا کو مقبول کر دیتا ہے۔ مگر اس کو چلوں کی طرح کیوں پڑھا جائے۔ قرآن میں اولاد کے لئے درج ذیل آیات ہیں جو پیغمبروں نے مانگی تھی، اور اللہ نے ان کو دی تھی، اب اس کی مرضی کو ہم نہیں للکار سکتے اس کی مرضی ہے دے یا نہ دے یا دعا کو آخرت کے لئے رکھ دے۔ اولاد کے لئے وہ دعائیں جو پاکی اور وضو کی حالت میں کسی بھی وقت کسی تعویذ، گنڈے، چھلے، نجور، عطر، دن، وقت، پہر، ستارے کی منزل ودیگر خرافات کے بغیر مانگی جاسکتی ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

① اے رب مجھے اپنی بارگاہ سے صالح اولاد عطا فرما، یقیناً آپ دعا سننے والے ہیں۔
(سورۃ آل عمران آیت ۳۸)

② اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ آپ سب سے بہتر وارث ہیں
(سورۃ انبیاء آیت ۸۹)

③ اے رب ہمیں نیک اولاد عطا فرما۔ (سورۃ الصفت آیت ۱۰۰)

(ماخوذ از الدعا المسنون مفتی محمد ارشاد صاحب القاسمی استاد حدیث مدرسہ ریاض العلوم گورینی جونپور)

تو جناب ان مذکورہ بالا آیات کے بارے میں کیا خیال ہے جس میں کسی قسم کی شرط نہیں صرف ایمان چاہیے اور صبر بھی کیونکہ بعض دفعہ دعا کا فوری نتیجہ سامنے نہیں آتا۔

ہمیشہ لڑکی ہونا

عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اس کے پیٹ پر انگل سے کنڈل یعنی دائرہ بنائے ستر بار ہر دفعہ یا

متین کہے لڑکا پیدا ہوگا۔

تبصرہ: اللہ کے تمام نام اچھے ہیں مگر ان تمام کو پڑھنے کا ایک ادب ہے ۹۹ ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے والے کے لئے جنت ہے۔ پڑھنے کا طریقہ اللہ ھو الذی لا الہ الا ھو سے شروع کر کے ۹۹ نام پڑھے ابن ماجہ کی کتاب الدعاو ذکر میں تو دیکھا مگر صرف یا متین عورت کے پیٹ پر ۷۰ بار دائرے بناتا ہوا کس جگہ ہے۔ اور پھر لڑکی یا لڑکا اوپر کی دعائیہ آیات میں ''اولاد صالح'' مانگی گئی ہے۔ لڑکے یا لڑکی نہیں مانگی گئی یہ اب اللہ کی مرضی کہ جو وہ دے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ''لڑکی'' نہایت ہی کوئی حقیر چیز ہے جب کہ صحیحین میں تین لڑکیوں کو صحیح حلال و جائز طریق پر پالنے اور تربیت کرنے پر اس کے ماں باپ کو جہنم کی آگ کے نہ چھونے کا وعدہ ہے اس حدیث میں تو لڑکیوں کی وجہ سے جہنم سے نجات کا ذکر ہے جبکہ آپ چاہتے ہیں کہ لڑکی پیدا ہونے ہی نہ دی جائے بیٹیوں سے اتنی نفرت ہندووانہ ذہنیت نہیں ہے؟

نظر بد اور بچے کا ڈرنا یا سوتے میں ڈر جانا

تبصرہ: تھانوی نے معوذتین کا دم بتایا ہے مگر یہ جو لکھ کر (اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وھامۃ وعین لامۃ) بچے کے گلے میں ڈالنا ہے یہ کہاں سے ثابت ہے سنت نبوی ﷺ سے تو صرف پڑھنا ثابت ہے اس پر آپ کو اعتبار نہیں ہے۔

چیچک اور سورۃ الرحمٰن

ابن ماجہ کی کتاب الرقیہ وطب میں علامہ وحید الزماں نے چیچک کے لئے اس تعویذ کو جناب شاہ ولی اللہ ؒ سے منسوب کیا ہے کہ ۳۱ گرہیں ایک دھاگے میں لگائیں اور ہر گرہ فبای آلاء...... پر ختم کریں اور دم کریں۔ تھانوی نے یہاں یہی بتایا ہے۔ اور سات تار کے نیلے گنڈے کو بچے کے گلے میں ڈال دیں

چیچک ختم ہو جائے گی۔

تبصرہ: سورۃ الرحمٰن کی تلاوت ٹھیک ہے، چلیں چیچک کے لئے پڑھ لیں مگر گنڈہ کو حدیث نبوی ﷺ میں شرک کہا گیا ہے۔

ہر طرح کی بیماری

تبصرہ: مختلف قرآنی آیات و سورۃ فاتحہ ہیں مگر چینی کی تشتری میں لکھ کر روز بیمار کو پلانا تا کہ شفایاب ہو جائے شریعت نبوی ﷺ سے چینی کی تشتری کا ثبوت لایا جائے۔ فاتحہ و آیات شفاء اور جو سورۃ فاتحہ کے خواص سمجھ میں آ گیا جیسا کہ امام ابن قیم ؒ نے زاد المعاد کے طب نبوی ﷺ اور احادیث و تفاسیر میں بیان ہیں تو اس سے سب کچھ مل گیا۔ شفاء ہدایت و قبولیت دعا مگر پڑھنے اور عمل کرنے سے نا کہ عملیات و چینی کی تشتری پر لکھ کر گھول کر پلانے سے قرآن کی تلاوت سن کر جناب عمر ؓ فوراً ایمان لے آئے تھے اسے ہم تعویذ بنا رہے ہیں۔ یعنی جو کتاب کفار کو مومن بناتی تھی اب اس سے مومنوں کو مشرک بنانے کا کام لیا جا رہا ہے۔

محتاج اور غریب ہونا

فقر و فاقہ سے بچنے کے لئے احادیث نبوی ﷺ نے ہم کو اور ہماری گھر کی عورتوں کو ایک صرف ایک دفعہ روزانہ رات کو سورۃ واقعہ پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ مگر یہ مخصوص تعداد اول و آخر درود شریف پھر بیچ میں مخصوص تعداد میں ''یا معز'' اور آخر میں درود شریف دعا کو مقبول بناتا ہے مگر تعداد مخصوص کیوں؟ اور خاص تعداد میں اسماء الٰہی کا ورد کیوں اس بحث کا ثبوت کیا ہے؟

کسی کام کا اٹکنا

تبصرہ: کثرت سے استغفار، یاحی یا قیوم برحمتك استغيث، یا پھر کثرت سے لا الہ

الا انت سبحنك انی کنت من الظالمین ، روزانہ رات کو سونے سے پہلے سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات ، یا نماز حاجات (ابن ماجہ ، ترمذی) تو ثابت ہیں ۔مگر بارہ روز تک روزانہ ہزار دفعہ ''یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع'' کا ورد آپ سنت نبوی ﷺ سے ثابت کریں ۔ورنہ مسنون دعاؤں کو چھوڑ کر خود ساختہ وظائف کیوں بتا رہے ہیں ۔

آسیب جنات جادو وغیرہ

قرآنی آیات کی تلاوت اور اذان وتکبیر کی حد تک تو بہت مسنون ہے بلکہ سریع الاثر ہے مگر گھول کر پلانا کہاں سنت نبوی ﷺ ہے ؟

خاوند کا ناراض یا بے پرواہ رہنا

بیوی سلیقہ مند ، وفا شعار ، صابر اور عقلمند ہو تو شوہر کہیں نہیں جانے کا چاہے کتنا بھی آوارہ ہوگا گھر واپس آئے گا ۔دعا کا دروازہ کھلا ہے ۔صلح وصفائی کا راستہ بھی ہے اور اگر خاوند پھر بھی زیادتی کرے تو خلع کا راستہ کھلا ہے مگر یہ کیا کہ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ دانہ سیاہ مرچ لے کر اول وآخر تعداد مخصوصہ درود شریف پھر ''یا لطیف یا ودود'' کی گیارہ تسبیح پڑھیں اور دماغ میں شوہر کے مہربان ہونے کا خیال کریں جب سب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دم کر کے تیز آنچ میں ڈال دیں ۔اور اللہ سے دعا کریں شوہر مہربان ہوگا ۔تو پھر صرف دعا کیوں نہ کریں کیا اللہ کو جلی ہوئی کالی مرچ کے بھیٹ کی ضرورت ہے شوہر کو تیر کی طرح سیدھا کرنے کی اور پھر یہ ۱۱، ۴۱، ۷ کی مخصوص تعداد کیوں اور یہ پھر آگ پر مرچوں وغیرہ کو جلانا کیا یہ جادوگروں سفلی ، عاملوں کی جو کافر ہیں واجب القتل ہیں ان کی مشابہت نہیں ؟

نقش برائے آسیب زدگان

ایک نمبروں سے بھرا مستطیل نقش تشکیل دیا گیا ہے جس کو ۳ دفعہ بنانا ہے اور پھر اس کو کورے چراغ میں کڑوے تیل میں ڈال کر مریض کے پاس روشن کریں اور تین دن تک فلیتہ کی شکل میں جلائیں ۔نقش

کے لئے فرعون قارون ہامان شداد نمرود اور ابلیس پر لعنت کی گئی ہے بمع ایک فارسی شعر واہ صاحب کیا طریقہ ہے آسیب بھگانے کا ۔یعنی پھٹکارے ہوؤں کی روحیں لوٹ پوٹ ہو رہی ہوں گی ہماری ''ایمانی طاقت'' پر جب سنن ابن ماجہ کی دی ہوئی آیات حرز المعروف منزل میں موجود ہیں ۔قرآن شریف بھی صفحات سے محو نہیں ہوا ہے اور اس میں سورۃ بقرۃ ومعوذتین موجود ہیں ۔سورۃ بقرۃ کے فضائل (مسلم بخاری) میں جو ہیں وہ تو یہ گارنٹی دیتے ہیں کہ تین رات متواتر جہاں پڑھی جائیں شیطان بھاگ جاتا ہے ۔اور سورۃ کو باطل والے یعنی جادوگر حاصل نہ کر سکے ۔اور اس سورۃ کو پڑھنے والے پر جادو یا اس جیسی کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی ۔اذان دینے سے اچھے اچھے شیاطین راستہ چھوڑ دیتے ہیں ۔مگر حکیم نادر شاہی یہ ہے کہ فلیتہ جلاؤ اور جن بھگاؤ ۔(استغفر اللہ)

محبت کے لئے عمل بالخصوص زوجین کے لئے

ایک قرآنی آیت کو لے کر اس میں ''فلانہ یعنی محبت کرنے والی کا نام لکھنا ہے اور فلاں محبوب کا نام لکھنا ہے'' کی عبارت یا لفظ ڈال دیا ہے اور اس کو نمک یا مٹھائی پر دم کر کے مطلوب کو کھلا دینا ہے ۔تبصرہ : کیا اس طریقے میں سفلی عاملوں کالے علم کے جادوگروں ونوری علم کے منافقین کی مشابہت نہیں ۔اس حدیث کا کیا کریں گے جس میں کھانے پینے کی چیزوں پر پھونکنا منع کیا گیا ہے ۔اور اس تمام عمل کو سنت نبوی ﷺ سے ثابت کریں نیز محبت کے لئے اچھے اخلاق ، حسن سلوک ، رحم اور دعا وغیرہ کے لئے جو حکم ہے وہ کس دیوار پر دے مارا ۔صحیح بخاری والا دب المفرد میں حاکم وقت کے ظلم کے خوف کی دعا میں فلاں بن فلاں کا ذکر ہے مگر نمک اور مٹھائی کا ذکر نہیں البتہ دعا پڑھنے کا ذکر ہے ۔

برائے گمشدگان ولا پتہ

اگر کسی کا کوئی لڑکا یا کوئی اور لا پتہ ہو گیا ہے تو ایک آیت بتائی ہے اس کو تعویذ میں لکھ کر کالے یا نیلے کپڑے (پھر وہی مخلوق کی تاثیر وخاص رنگ) میں لپیٹ کر گھر میں کوٹھری زیادہ تاریک ہو اس میں

دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جائے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے پتھر نہ ہوں تو چکی کے دو پاٹوں کے درمیان رکھ دیں اور آیات میں جو "فلاں" کا لفظ داخل کیا ہے وہاں گمشدہ کا نام لکھ دیں۔

تبصرہ: قرآن پڑھ کر دعا کرنا افضل ہے۔ مگر یہ پتھر، فلاں بن فلاں، نیلے کپڑے، چکی کے دو پاٹ سنت نبوی ﷺ سے ثابت نہیں۔

پیشاب رک جانا یا پتھری ہو جانا

سورۃ فاتحہ ومعوذتین جو ہر بیماری کے لئے کافی ہے اس کے بجائے ہم کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ کچھ دعائیہ کلمات جن میں اللہ کا نام ہے اس کو ناف پر باندھ دیا جائے۔ کس سنت سے ثابت ہے؟

انجاح حاجت

حاجت کے لئے ہم کو احادیث سے سورہ واقعہ کی روزانہ ایک دفعہ تلاوت اور نماز حاجات کا ثبوت اور حکم ملتا ہے مگر "یا وہاب" کو اول وآخر گیارہ درود شریف کے ساتھ ایک تعداد مخصوصہ میں پڑھنا اور پھر دعا بھی دی گئی ہے پڑھنے کے لئے اللہ کے نام، درود شریف افضل ترین ہیں مگر ان پڑھنے کا ایک طریقہ جناب محمد ﷺ نے بتایا اور ایک طریقہ ہم کو تھانوی بتا رہے ہیں۔ آپ بتائیں کہ مسلمان کس کی سنت پر عمل کریں؟

برائے دفع تپ ولرزہ ہر قسم

تبصرہ: ایک مستطیل نقش بنایا گیا ہے اس میں جس طرح "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو لکھا گیا ہے میں اس کو دہرانا بھی قرآن اور بسم اللہ کی بے حرمتی سمجھتا ہوں احادیث میں سورۃ فاتحہ اور "طب" کے بابوں میں اتنی دعائیں ہیں کہ بہت کافی ہیں وہ پڑھیں۔

ایام ماہواری میں کمی

قرآنی آیات کو تعویذ میں لکھ کر عورت مذکورہ کے گلے میں اس طرح ڈالنا ہے کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔

تبصرہ: سوال یہ ہے کہ اگر حیض ونفاس اچانک شروع ہو جاتا ہے تو پھر اس بے حرمتی کا ذمہ دار کون ہوگا۔ اور یہ کس سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ اور اللہ نے ہر مرض کے لئے جو دوائیں پیدا کی ہیں اللہ کی ان نعمتوں سے فائدہ کیوں نہ اٹھائیں ضروری ہے کہ اپنا دین ایمان خراب کریں؟

تعویذ طحال

اس میں علم جفر اور علم الاعداد کے ذریعے بسم اللہ کا عدد نکالا گیا ہے۔ ایک طرف آپ شیعوں اور بریلویوں کی بدعات بتا رہے ہیں اور ان کو غلط قرار دے رہے ہیں اور پھر آپ ان ہی شیعہ حضرات کی طرف سے غلط منسوب علم الجفر یا علم الاعداد (پروفیسر ابوزہرہ مصری اور مقدمہ ابن خلدون میں علم الجفر اور علم الاعداد وغیرہ کو نہایت بے سند علم ثابت کر دیا گیا ہے مستند تاریخی شواہد سے۔ اور یہ علم امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرنا بہت بڑا بہتان عظیم ہے۔ جناب جعفر صادق رحمہ اللہ جیسے جلیل القدر بزرگ پر جن کے شاگردوں میں کئی محدثین وفقہاء رہے ہوں) بسم اللہ کا جو بدنام زمانہ عدد نکالا گیا ہے "۷۸۶" یہ تو آ خود دیکھ لیں کہ شری ہری کرشن کا بھی ہے۔ اس سے ایک حساب کے مطابق امام علیہ السلام بھی بنتا ہے۔ پھر اللہ (معاذ اللہ) کو کیا ضرورت تھی عربی میں قرآن اتارنے کی سو (۱۰۰) تک گنتی اتار دیتا اور ہم قرآن کو گنتی کی شکل میں پڑھتے اور منکر نکیر کے سوالوں کا جواب بھی "پہاڑے" پڑھ کر دیدیتے۔ پوری ترکیب میں جو کلمات ہیں تعویذ ونقش کے وہ غیر اللہ کے ہیں اور ہندی زبان میں ہیں کچھ فارسی بھی ہے۔ "زماپ تلی بوڈ گولہ بہروٹ ہر چہ درشکم باشد" "الملت پیتاپ تلی رت کچھوی" بتائیں کہ نبی ﷺ کی یہ کون سی حدیث یا سنت ہے۔

برائے افزائش شیر زن وشیر جانوراں یعنی (دودھ میں اضافہ) کے لئے

عورت نمک پر دم کر کے کھانے میں ڈال کر کھالے چند آیات اور جانور کو دوسری آیت آٹے کے پیڑے میں رکھ کر کھلا دے۔

تبصرہ: واہ صاحب دعا اور تلاوت قرآن کے بعد دعا مسنون اذکار کے بجائے، یہ کھانے پینے کی چیزوں پر پھونک مارے اور لکھے پھر کھلا دے، پھر بس دودھ ہی دودھ۔ پھونکیں مارنے اور کھانے کے لئے انہیں بہت سی آیات ہیں مگر عمل کے لئے ایک بھی نہیں ہے، اس کتاب بہشتی زیور میں ہی دیگر **علمائے دین کی طرف منسوب کچھ مزید تعویذ گنڈے حاضر خدمت ہیں۔**

برائے آسیب زدہ (از قطب عالم مولانا گنگوہی)

سورۃ کہف کے واقع کو زیادہ کریدنا اس سورۃ مبارکہ میں منع کیا گیا ہے کہ ایک حد سے زیادہ بحث نہ کریں مگر یہاں لکھا ہے کہ اصحاب کہف کے نام آسیب زدہ مکان میں جگہ جگہ دیواروں پر لگا دیئے جائیں اور آسیب زدہ کے گلے میں تعویذ و نقش بنا کر ڈال دیئے جائیں۔

تبصرہ: یہ بتایا جائیکہ کس حدیث کی کتاب یا قرآنی آیت سے یہ نام ثابت ہیں نام درج ذیل ہیں۔ یملیخا، مکسکمینا، تشفد، طططلبیونش، کشافطیونس، ازرفطیونس، یوانس بوس، قطمیر، اللہ سے حفاظت مانگنے کے لئے ان کے کتے قطمیر تک کا واسطہ توسل دیا جا رہا ہے۔ تو پھر اس قرآنی آیت کا کیا کریں۔ ''فادعونی استجب لکم'' کہ وہ ذات خود کہہ رہی ہے کہ مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔ آیات حرز (ابن ماجہ)، آیت الکرسی (صحیحین)، معوذتین وسورۃ بقرۃ (صحیحین) ان ناموں سے زیادہ سریع الاثر ہیں ان کا کیا کیا جائے۔ سرکش شیاطین کے لئے ایک دعا مسند احمد ۳/ ۴۱۹ بسند صحیح، ابن السنی حدیث نمبر ۶۳۷ اور مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۲۷ اور طحاویہ کی تخریج للارناؤط ۱۳۳ میں ہے وہی کافی ہے۔ یہ

آپ ﷺ نے جب پڑھی تھی جب دوران نماز ایک شیطان نے آپ پر آگ کے شعلے سے حملہ کیا تھا اور دعا سے وہ شیطان ڈھیر ہو گیا تھا۔ مگر یہاں وہی نمبر اور نقش ہیں حدیث کی طرف کوئی توجہ نہیں۔

گنڈہ برائے مسان (جناب مولانا خلیل احمد صاحب)

نیلے دھاگے کے اکتالیس تار ڈیڑھ ڈیڑھ گز لمبے لے کر اس پر سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ ۴۱ دفعہ پڑھے۔ ہر بار ایک گرہ دے اور حمل کے زمانے میں ماں کے پیٹ پر باندھ دے اور پیدائش کے بعد بچے کے گلے میں ڈال دے۔

تبصرہ: پھونکیں مارنے والوں سے پناہ مانگنے کا حکم قرآن کے سورۃ فلق میں ہے گذشتہ صفحات میں اولاد کے لئے تین آیات قرآنی (دعا) جو پیغمبروں علیہم السلام نے کیں وہ کیوں نہ کی جائیں اس گنڈے کا ثبوت سنت نبوی ﷺ سے ہے؟

گنڈہ جات برائے آسیب زدہ، سہولت دندان برائے حمل و دیگر۔

تبصرہ: یہ قرآنی آیات تو پڑھنا صحیح ہے مگر کیا یہ دھاگے گرہیں، مخصوص رنگ و لمبائی کے دھاگوں میں قرآن کی آیات پڑھ کر گرہیں دینا کیا یہ طاغوت (جادو) سے مشابہت نہیں جبکہ صرف جہراً پڑھا جانا بہت کافی تھا۔ کیا اللہ کی مدد مانگنے کے لئے دھاگے کا شرک ضروری ہے؟ بچے کے مرض سے پریشان ہو کر دم جھاڑنا فطری بات ہے۔ کس کو بچوں سے محبت نہیں ہوتی مگر کیا یہ طریقہ ہے کہ چاقو سے پاک زمین پر سات لکیریں کھینچے اس طرح ''۱۱۱۱۱۱'' اور بچے کا پیٹ اپنی طرف کر کے کپڑا اٹھا کر دائیں ہاتھ میں چاقو لے کر بچے کے پیٹ کی طرف کر کے ان لکیروں پر لاتا رہے اور آیت پڑھنے کو بتائی سات بار مع بسم اللہ (آیت پڑھنے پر کوئی اعتراض نہیں) دم کر کے بچے پر مگر چاقو اور لکیروں کو کاٹنے کا عمل کس سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ اور پھر دوسری جگہ ہے کہ ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے قرآنی

آیت لکھ کر عورت کے گلے میں باندھ دیں (اور اگر عورت حائضہ ہو تو پھر کیا کریں؟ منہ پھٹ ہو، بدتمیز ہو۔ٹی وی پر خرافات دیکھتی ہو تو پھر یعنی عین اللہ کی آیت کے سائے تلے سارے کام ہوں۔) پھر لونگ پڑھ کر خود ساختہ دعا قرآنی آیت ملا کر پڑھنے کی بھی ترغیب ہے۔اس کے بعد ''کامیاب جماع'' کی گارنٹی ہے۔یعنی یہ مذہب اس لئے بھیجا گیا تھا کہ خوب گنڈے تعویذ کریں، نقش کریں غیر اللہ کو پکاریں ،فرقہ بازی کریں، شریعت سازی کریں اور دعویٰ کریں مسلمانیت کا اور علمیت کا۔کیا پیغمبر ﷺ اللہ کی طرف سے یہی اسلام لائے تھے؟ اگر یہ علماء کہلانے والے اسی کو اسلام کہتے ہیں تو پھر قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت کیوں نہیں دیتے؟ یا کم از کم اپنے ائمہ اربعہ سے ہی دلیل دے دیں؟

نوٹ: بہشتی زیور اکمل و مکمل و مدلل مع ضمائم جدید وقدیمہ مفیدہ و تصحیح وغیرہ کو مولانا ابوسعید محمد حیات سنبھلی صاحب سنبھلی مدرسہ امداد عربیہ مراد آباد نے معائنہ کرنے کے بعد ناشر ایچ ایم سعید کمپنی نے پاکستان چوک کراچی سے مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی سے ۶۰ کی دہائی میں شائع کیا تھا) میرے پاس یہ ہی نسخہ ہے۔اب موجودہ اعمال قرآنی کی تخریج کی ایک کوشش درج ذیل ہے۔اس کا حوالہ تھانوی نے اپنی بہشتی زیور میں بھی دے دیا ہے اسی تعویذ گنڈے کے باب میں۔

حصہ اول — اعمال قرآنی از اشرف علی تھانوی حکیم الامت

تبصرہ: افضل ترین عبادتوں میں دعا کا اعلیٰ مقام ہے اور خالص اللہ کی عبادت یعنی نماز اور تلاوت قرآن کے بعد دعا کرنا مسنون ہے اور مقبول بھی ہے مگر ان کے جو فوائد حدیث نبوی ﷺ کے ذریعے معلوم ہیں وہ تو شک وشبے سے بالاتر ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے جو کچھ کہا اللہ کے حکم سے کہا قرآن تو بے شک بالاتر ہے اور احادیث صحیح کو جانچنے کا طریقہ بھی محدثین نے واضح کر دیا و دیگر علماء نے وضاحت کردی تو پھر اب یہ کون سے علوم ہیں جو نبی ﷺ کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ سے رہ گئے کہ اس پر وہ کچھ لکھ نہ سکے۔اور کس کو اولیائے کرام رحمہم اللہ کے ملفوظات سے انکار ہے مگر کوئی تو پیمانہ ہوگا ان اعمال کے شرعی ہونے کا جہاں تک تھانوی نے مختلف فوائد قرآن کی مختلف آیات کی تلاوت کے بتائے ہیں۔ان سے کوئی دعا مانگیں تو اگر اللہ کی مرضی ہوئی تو وہی چیز مل جائے گی یا پھر کوئی بھی چیز سود مند ضرور ہوگی۔اللہ اپنے مخلص بندوں کی التجا خالی نہیں جانے دیتا۔مگر قرآنی آیت کو شوہر کی ناراضگی ختم کرنے کے لئے مٹھائی پر پڑھ کر دینا کس شرعی حساب سے جائز ہے (صفحہ نمبر ۱۷) یا حاکم کو مہربان کرنے کے لئے بازو پر باندھ لینا (صفحہ ۱۷) یہ بتائیں کے بغداد کے عباسی خلیفہ نے ہلاکو خان سے بچنے کے لئے کیوں نہیں باندھ لیا۔پھر قرآن پڑھنے کی چیز ہے باندھنے کی چیز نہیں۔(صفحہ ۱۸) پر لکھا ہے مؤطا امام مالک پر ہاتھ رکھنے سے درد زہ میں آرام آجاتا ہے۔مؤطا پر عمل کرنے سے جنت مل جاتی ہے۔اس کے لئے کوئی تیار نہیں مگر زچگی میں عورت اس پر ہاتھ رکھ لے۔کیا اس کی اجازت مؤطا امام مالک میں امام مالک رحمہ اللہ نے دی ہے طلاق کے مسئلے پر امام مالک رحمہ اللہ نے کوڑے کھائے، مصیبتیں برداشت کیں۔مگر سچ بولا۔اور ہم اس امام کی بہادری اور راست بازی نہیں دیکھ رہے۔بس زچگی میں اس کی گرانقدر کتاب کو استعمال کر رہے ہیں۔(صفحہ ۱۹) پر فراخی رزق کے لئے آپ قرآن کی ایک آیت کو لکھ کر کنوئیں میں ڈالنے کو کہہ رہے ہیں کہ فراخی ہو جائے گی۔جبکہ حدیث میں سورۃ واقعہ

ایک دفعہ پڑھنے کو بتایا گیا ہے وہ نہیں بتا رہے۔ (صفحہ ۲۰) پر قرآنی آیت بتا رہے ہیں کہ اس کو آپ دو آمیوں میں عداوت و تفریق ڈالنے کے لئے بھوج پتھر پر لکھ کر اس کے نیچے نقش لکھیں اور اس نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں فلاں فلاں کا فلاں تفریق واقع ہووے فلاں کا جگہ نام لکھ دیں اور تعویذ بنا کر پرانی دو قبروں کے درمیان دفن کر دیں۔ یہ بھی فرمان ہے کہ ناحق نہ کریں ورنہ صرف گنہاہگار ہوگا۔ اور (سورۃ مائدہ) کو استعمال کر رہے ہیں۔ واہ صاحب دل اللہ کے ہاتھوں میں ہے اور حکم اس کا چلتا ہے جسے چاہے پھیر دے۔ مگر آپ کیا کام کر رہے ہیں یعنی شیطان کو خوش کیا۔ آپ نے قرآن کو دو پرانی قبروں کے درمیان گاڑ کے (آپ نے قبرستان میں کتے دیکھے ہوں گے وہ اکثر قبروں پر عادت سے مجبور پیشاب کر دیتے ہیں کون ذمہ دار ہوگا بے حرمتی کا۔ قبروں کے پاس قرآن لے جانا بدعت میں سے ہے جبکہ آپ دفن کر رہے ہیں۔ شیعوں اور بریلیوں کی بدعات سے ہم نام نہاد موحدین کے رسائل اور کتابیں بھری پڑی ہیں۔ یہ جو بدعت بلکہ قرآن کی بے حرمتی سے جس جادو کو جنم دیا گیا ہے۔ اس کو آپ کس سنت نبوی ﷺ یا ائمہ کے قول سے ثابت کریں گے۔ حتی کہ صوفیاء بھی کانوں کو ہاتھ لگالیں گے۔ جن کو شریعت سے بڑا واضح اختلاف ہے اور کسی کا کسی کو دشمن بنا دینا شریعت محمدی ﷺ نے کب جائز قرار دیا۔ (صفحہ ۲۱) پر دل کے ہول کے لئے تعویذ کر رہے ہیں سورۃ انفال کا جبکہ اللہ کا ذکر کرنا ہی کافی ہوتا ہے۔ اگر قرآنی آیات گلے میں لٹکی ہوں آپ کو احتلام ہو جائے ٹی وی دیکھیں، غیر عورتوں کا جائزہ لیں، جھوٹ بولیں، غیبت کریں، دشنام طرازی، گالی گفتار کریں، تو پھر؟ قرآن عمل کے لئے آیا تھا عملیات اور گلے میں لٹکانے کے لیے نہیں۔ (صفحہ ۲۲) قرآنی آیات کو مال تجارت میں رکھنے کو ترقی کا ذریعہ بتا رہے ہیں (سورۃ توبہ:۱۱۱)۔ کیا دعا، صدقہ، ایمانداری کافی نہیں؟۔ (صفحہ ۲۳-۲۲) سحر و جادو کے خاتمہ کے لئے اول معوذتین، سورۃ بقرۃ بہت کافی ہیں۔ اور قرآن میں جہاں جادو کی ناکامی کا ذکر ہے اللہ کے کلام کے سامنے تو ان آیات کی جن میں سورۃ طٰہٰ، سورۃ یونس، اعراف ہیں تو ان کے سریع الاثر ہونے کا کون انکار کرتا ہے بلکہ مفید ہے ان کا بار بار پڑھ کر دعا مانگنا مگر گلے میں

ڈال لینا یا گھول کر تشتری پر پلانا کہیں ثابت نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے تو صرف معوذتین کو مضبوطی سے تھام لیا اور پھر ابن ماجہ کی احادیث میں آیات حرز یا المعروف "منزل" موجود ہیں علاج کے لئے پڑھنے کی توفیق اللہ دیتا ہے پڑھیں اور علاج کر دیں۔ خود کریں یا کسی صالح آدمی سے کروائیں۔ خود کرنا بہت ہی بہتر ہے اس لیے اس میں عاجزی اور خلوص ہوتا ہے۔

(صفحہ ۲۴ تا ۲۵) **تبصرہ:** آپ سورۃ رعد کی آیات دوران حمل تعویذ کی شکل میں عورت کے رحم پر باندھنے کو کہہ رہے ہیں ان کے لئے جن کا حمل نہ ٹھہرتا ہو۔ قرآنی آیات باندھنے سے ان کی بے حرمتی نہیں ہوگی؟ کس سنت سے ثابت کریں گے۔ جبکہ تلاوت سے انکار قطعاً نہیں ہے۔ اور پھر ہمزاد، شیطان، جنات وغیرہ کو دفن کرنے کے لئے جو طریقہ بتا رہے ہیں کہ سورۃ طٰہٰ کی آیات ۳ بار پڑھ کر مٹی دیں یعنی مرنے والے کی میت کے ساتھ اس کا ہمزاد بھی دفن ہو جائے (عجب بات ہے کہ جب ایک شخص مر ہی گیا تو اس کی روح بھی اللہ کے پاس چلی گئی اس کا کوئی تعلق یہاں سے نہیں رہ گیا اب قیامت پر ملاقات ہوگی۔ یہ ایمان ہونا چاہیے۔ ہمزاد کی شرعی تعریف کیا ہے؟ کس آیت حدیث یا امام سے اس کا ثبوت ملتا ہے؟ یہ تو فرضی چیزیں ہیں افسوس ہے کہ انہیں آپ جیسے علماء بھی بیان کر رہے ہیں؟ پھر آپ مخفی اسم اعظم دے رہے ہیں سورۃ انبیاء میں بھی آیت کریمہ کے اندر جو جناب یونس علیہ السلام نے پڑھی تھی۔ اسم اعظم کا حدیثوں میں مفصل ذکر ہے کہ سورۃ بقرۃ، آل عمران، سورۃ طٰہٰ اور اللہ کے صفاتی ناموں کے کچھ دعائیہ کلمات ہیں اس میں ہے (حوالہ: مسند احمد) ابن مردویہ، مستدرک حاکم، ابن ماجہ سنن ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، تفسیر ابن کثیر میں تفصیل سے جلد اول و سوم میں ذکر ہے) تو پھر مخفی کیسے ہو گیا؟ اسلام میں کوئی چیز مخفی نہیں سوائے ان چیزوں کے جن کو اللہ نے مخفی کر دیا جیسے کہ قیامت کا علم یا دیگر علم غیب مگر اسماء الٰہی مخفی نہیں ہیں اور مشکل وقت میں آیت کریمہ کو پڑھنا سود مند بتایا گیا ہے مگر الٰہی کے بیجوں پر نہیں بلکہ انفرادی طور پر۔ (صفحہ ۲۷) پر چیونٹیاں بھگانے کے لئے سورۃ نحل کی آیت لکھ

کر بل کے پاس رکھنے کی تاکید ہے۔اور زمین پر جہاں چیونٹیوں کے بل ہوتے ہیں وہاں آیات رکھنے سے ہی آیت کی بے حرمتی ہوتی ہے قرآن دنیا کے انسانوں کی دنیاوی واخروی رہنمائی و بھلائی کے لئے آیا ہے یا چیونٹیاں بھگانے کے لئے۔اللہ کا کچھ خوف کریں۔بھاگے ہوئے کی واپسی کے لئے آپ کا حکم ہے کہ سورۃ قصص کی آیت لکھ کر چرخے میں باندھ کر الٹا گھمادیں روزانہ ساٹھ مرتبہ چالیس دن تک (صفحہ ۲۷) مگر پڑھنے کے لئے کیوں نہیں کہا۔اسی طرح سورۃ لقمان کا بھی عمل بتایا گیا ہے۔(صفحہ ۲۸) قبولیت نماز کے لئے سورہ فاطر کی آیت اور ہر نماز کے بعد کلمہ توحید تین مرتبہ پڑھنے کو قبولیت نماز کی گارنٹی بتایا ہے۔حدیث میں کلمہ توحید روزانہ صبح سو (۱۰۰) دفعہ پڑھنے سے شیطان کا بھاگنا، گناہوں کا مٹنا، نیکیوں کا لکھا جانا، غلام آزاد کرنے کا ثواب بالکل ثابت ہے مگر قبولیت نماز کا صرف اللہ کو ہی پتہ ہے۔یہ کون سے مشائخ ہیں جو اس طرح رسول اللہ ﷺ کی بات پر اپنا جھوٹا حاشیہ بڑھاتے ہیں۔بلکہ رسول اللہ ﷺ سے بھی زیادہ علم کے دعویدار بنتے ہیں۔(صفحہ ۲۹) ظالم کو شہر سے نکالنے کے لئے سورۃ ص کی آیت کو پڑھنا بتایا ہے۔ہر روز سات سرخ گھونگچی کنویں میں ڈالتا جائے۔ظالم چلا جائے گا مگر ناجائز عمل نہ کریں ورنہ نقصان ہوگا۔بہت خوب علماء و زعماء زندہ تھے یہ کتاب بھی تھی کسی نے انگریز بہادر کے لئے نہ پڑھی اس نے خوب ملا ملا کر مسلمانوں کو برصغیر میں جوتے لگائے۔اور یہ ہی نہیں مسلمان تو ان لوگوں کو فوج میں بھرتی بھی کر کے دیتے رہے۔جنہوں نے حرمین میں گولیاں چلائیں۔ پھر جب انگریزوں کو ہٹلر نے جوتے مارے تب ان مسلمان اور ہندوؤں کو مادر پدر آزادی ملی اور جو گل ہم نے کھلائے وہ سامنے ہیں۔اس وظیفے کے لئے شرط ہے ”ترک حیوانات“ جس کا مطلب ہے جو حلال اللہ نے کر دیا یعنی گوشت، دودھ مکھن وہ آپ نہیں کھا سکتے۔اس وظیفے کو سنت سے ثابت کر دیں۔اللہ کا حلال کیا ہوا کوئی حرام نہیں کر سکتا۔رسول ﷺ بھی نہیں آپ کیوں منع کرتے ہیں کس اختیار کے تحت۔اس صفحہ پر حاکم کو مہربان کرنے کے لئے حروف مقطعات کو ”کھیعص، حم، عسق“ کو ایک خاص طریقے سے بسم اللہ پڑھ کر انگلی کو بند کرتا جائے اتنی سی بات تو پھر یہ کتاب کے عمل کر کے ماؤنٹ بیٹن

کے سامنے کھول لیتے یہ علماء اور مطلب کی تقسیم ہند کرا لیتے بلکہ سلطنت مغلیہ بحال کرا لیتے۔کتنا بڑا ظلم ہے کہ جس کا مطلب اللہ نے ہم کو نہ بتایا ہو ہم اس کو خلاف سنت کیسے استعمال کر رہے ہیں۔ (صفحہ ۳۱) پر اولاد کی پیدائش کے لئے بجائے دعا کہ بتایا ہے کہ انڈوں کو ابال کر پھر اس میں قرآنی آیت لکھ لیں اور میاں بیوی الگ الگ کھالیں اور چالیس روز تک یہ عمل کرنا ہے۔انبیاء کرام تو اللہ سے اولاد کے لئے دعائیں کرتے تھے انہیں یہ شرعی عمل معلوم نہ ہوا۔(صفحہ ۳۲) پر بتایا گیا ہے کہ ”ن“ (سورۃ القلم) اور جتنے مفرد مقطعات حروف ہیں ان سب کو انگشتری پر نقش کر کے اپنے پاس رکھے گا تو سب حاجتیں پوری ہوں گی، سنت میں یہ فعل کہاں ہے۔حاجتیں پوری کرنے کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے صلوٰۃ حاجت اور دعائیں بتائی ہیں مسلمانوں کے لئے وہی عمل کافی ہے جو نبی ﷺ نے بتایا خود ساختہ اعمال سے ایمان برباد ہوتا ہے۔(صفحہ ۳۳) آپ قرآن پڑھیں فائدے آپ کے سامنے آئیں گے مگر سورۃ کو بازو پر باندھنا کہاں لکھا ہے۔پھر سورۃ مزمل کی تلاوت چلہ تک بتایا ہے وہی گیارہ مرتبہ درود شریف، اور گیارہ سو گیارہ دفعہ یا مغنی پڑھنا کس سنت سے ثابت ہے۔سورۃ عبس کی تلاوت بتائی جارہی ہے ہدایت کے لئے نہیں بلکہ اگر آپ عملیات کر رہے ہیں تو اس عمل کے پلٹ جانے سے بچنے کے لئے۔کیا کوئی طریقہ ایسا بھی ہے جو ہم کو آخرت میں ان بدعتوں اور خود ساختہ عبادتوں کے غلو کے وبال سے بچائے گا؟ (صفحہ ۳۳) پر:

تبصرہ: سورۃ: اذا السماء انشقت میں اللہ نے قیامت کی ہولنا کی ذکر کی ہے تاکہ انسان ڈر کر برے اعمال چھوڑ دیں اور قرآن و حدیث پر عمل کر کے قیامت کی ہولنا کیوں سے محفوظ رہیں مگر حکیم الامت نے اس سورت سے نصیحت و عبرت لینے کے بجائے اس کی بے حرمتی کا بڑا حکیمانہ طریقہ ایجاد کر لیا کیا یہی حکمت اور علمیت ہے؟ پھر بابل کے یہود کو ایسے عملیات پر شیطان کیوں کہا گیا تھا؟ حکیم الامت یہ بھی بتا دیتے تو الجھن نہ ہوتی۔

حصہ دوم تعویذات مفید عام (اعمال قرآنی)

ان میں بعض تعویذات حافظ محمد بن عبداللہ امام مسجد کانپور، حاجی حافظ سید شاہ محمد عبدالحق، جناب شاہ غلام رسول کے دیئے گئے ہیں۔ چیچک (صفحہ نمبر ۳۵) یا حافظ یا حفیظ اللہ شافی اللہ کافی۔ ان کے بیچ میں دائرے کی طرح ۹ دفعہ ''محمد'' لکھا ہے دوسرا تعویذ ہیضہ کے لئے ہے جس میں حرمت بتائی جارہی ہے شیخ محمد صادق، شیخ احمد سرہندی، تعویذ اس طرح ہے الٰہی بحرمت جناب شیخ محمد صادق اکابر اولیاء ولد جناب شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہما از شر بلائے وبا نگہدار اللہ شافی اللہ کافی، تعویذ لینے والا پانچ کوڑی خیرات کردے۔ عزت بزرگوں کا حق ہے مگر تعویذ میں غیر اللہ کا نام تو شرک ہے۔ اور اللہ کو کسی کی حرمت کا واسطہ دینا جائز نہیں ہے ابن تیمیہ رحمہ اللہ و محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی کتب میں اس کے ناجائز ہونے کی تفصیل مذکور ہے۔

(صفحہ ۳۷) میں ولادت میں سہولت ولڑکی کی پیدائش کے لئے دو نقش بتائے ہیں۔ ج ح خ ط ظ ع غ ق ی ک ل م اور اشثم ۵۵۵ اسوک ل دان کو صرف دیکھنے سے لڑکا جلد پیدا ہوگا۔ یہ مبہم عبارت کس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے بچہ تو اللہ اپنے بدترین نہ ماننے والوں کو بھی دیتا ہے تو پھر ہم جنت کے ٹھیکیدار ودعویدار ہیں کیا ہم کو یہ زیبا ہے کہ شرک کریں۔ ہر کسی کا اللہ کے ساتھ جو رابطہ ہے اس کی منزل اس کی پرہیزگاری کے مطابق تقویٰ کے مطابق ہے۔ اب یہ چیزیں تو نہ ہونے کے برابر ہیں اور یہ عملیات کی کتابیں عام ہیں عوام پریشان ہیں گوناگوں مسائل ہیں حرص، ہوس، حسد، دشمنی، رقابت ان مسائل نے نفس کو پریشان کرکے رکھ دیا ہے اور اس نفس کے ساتھ ہم جب یہ سب کچھ کرتے ہیں تو پھر معاشرے میں بدعات، بدعقیدگی شرک، مذہب سے بیزاری جنم لیتی ہے کیونکہ ہوتا وہی ہے جو اللہ کی مرضی ہے تو پھر وہی ورداذ کار کیئے جائیں جو مسنون ہوں۔

(صفحہ ۳۷) ہی پر غیر مسلم کے لئے تعویذ یہ ہے ''اسلام حق والکفر باطل الاسلام نور والکفر

ظلمة''

تبصرہ: کاش کہ حکیم الامت غیر مسلموں کو عربی عبارت کی خود ساختہ تعویذات دینے کے بجائے انبیاء، صحابہ ائمہ اور محدثین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے انہیں اسلام کی تبلیغ کرتے تو حقیقی حکیم الامت کہلانے کے مستحق ہوتے۔

(صفحہ ۳۹) میں بسم اللہ کو ۶۲۵ بار لکھنے سے لوگوں میں ہیبت پیدا کردے گا۔ مگر ثبوت اور سند کہاں ہے اور صرف ۶۲۵ دفعہ لکھ کر کیوں ۷۰۰ دفعہ کیوں نہیں پھر پڑھیں کیوں نہیں ہر کام سے پہلے اور کیا بسم اللہ میں اللہ کے رحمان ورحیم۔ رحم کرنے کی صفات ہیں یا ڈرانے کی اور کسی پر ہیبت طاری کرنے کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت کی ہے فرمایا جس نے کسی کو دہشت زدہ کیا اللہ قیامت میں اس کو دہشت زدہ کرے گا۔

حروف مقطعات سے علاج ووظائف

تبصرہ: احادیث میں حروف مقطعات سے شروع ہونے والی سورتوں کی تلاوت کا تو ذکر ہے مگر جس طرح یہاں اس کا استعمال بتایا گیا ہے وہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں مطلب ہرن کی جھلی پر صرف چودھویں کی شب کسی بھی مہینے میں عشاء کے بعد گلاب وزعفران سے یہ لکھنے کے بعد اپنے پاس بازو پر باندھنے سے جو فوائد وطاقتیں لکھی ہیں وہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے ثابت کریں گے۔ قرآن کے جو احکام، آیات، الفاظ اور سورتیں سمجھ میں آتی ہیں انہیں پڑھتے نہیں نہ ان پر عمل کرتے ہیں اور جن الفاظ کے معنی ہی معلوم نہیں انہیں بازو پر باندھتے ہیں قرآن عمل کے لئے آیا ہے اسرار ومناقب وفوائد ان بزرگوں کو کیسے پتہ چل گئے۔ اگر کسی صحابی رضی اللہ عنہم کا ہی قول یا روایت لادیتے تو بات بنتی اور تو اور حروف کا نورانی ہونا بھی بتایا کیا ایسی چیز میں خاموشی اختیار کرنا بہتر نہیں جس پر اللہ نے ہم کو کچھ نہ بتایا ہو یعنی بذریعہ قرآن وحدیث بذریعہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(صفحہ ۴۵) پر دشمن کی تباہی کے لئے جو عمل بتایا گیا ہے اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ دشمن کے بدن کا ایک

کپڑا لے کر اس پر اس کی ماں کا نام سات مرتبہ لکھا جائے اس کے گرد ایک دائرہ کھینچ دیا جائے اسی طرح تین دائرے بنا دیئے جائیں پھر اس کپڑے کو لپیٹ کر مٹی کے کسی کورے برتن میں رکھ کر ہفتہ کے روز اس کے گھر میں ایسی جگہ دفن کیا جائے کہ اس جگہ کسی کا پاؤں نہ آئے افسوس کی بات یہ ہے کہ سورۃ بقرۃ کی آیت استعمال کی گئی ہے۔اب آپ بتائیں صحیحین میں فضائل سورۃ بقرۃ میں ہے کہ اس کو باطل والے یعنی جادوگر حاصل نہیں کرسکتے اور اس کے پڑھنے والے پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔مگر جادوگر جو کہ کافر ہوتا ہے تو وہ حاصل نہیں کرسکتا ان مسلمانوں کا کیا کیجئے جو تلاوت قرآن جانتے ہیں اور وہ اس کو جادو جیسی مشابہ چیز میں استعمال کرلیں۔اور آیات کو زمین میں دفن کرتے یں توہین قرآن اور کیا ہوگی؟۔شروع میں لکھا ہے کہ جس دشمن کو شرعاً ایذا پہنچانا جائز ہو تو اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ شریعت میں وہ کون دشمن ہے۔جس کو شرعاً تکلیف پہنچانا وہ ایسے کہ قرآن کے غلط استعمال بلکہ بے حرمتی کے ذریعے جائز ہو۔کیونکہ شریعت تو پاک وہند میں ان علماء مشائخ وصوفیاء کے گھر کی لونڈی ہے کہ جس طرف چاہا کان پکڑ کر مروڑ دیا۔چلیں مانا کہ تھانوی کو شریعت کا پتہ تھا اور اس زمانے کے لوگ فطرتاً شریف النفس اور رحم دل ہوتے تھے تو نہ کرتے ہوں مگر اب فتنوں کا دور دورہ ہے اور یہ کتاب عام دستیاب ہے۔لوگوں کی نفرت اور حسد کا چلتا پھرتا مجموعہ ہیں۔اب جو چاہے کرتا پھرے واضح رہے کہ میں نے یہ کتاب اپنے عزیزوں میں جہاں بھی دیکھی وہاں کے گھر والوں کو پریشان بلکہ ایک دو افراد کو بری طرح مفلوج ومعذور بھی دیکھا (اللہ ہم پر رحم کرے۔آمین)

(صفحہ ۴۵) کھیتی اور باغ کی حفاظت کے لئے کچھ نوافل یا روزے کے بعد قرآنی آیت وسورت کو زیتون کے قلم سے زعفران سے لکھنا ہے اسی کھیت کے کسی پتے پر اور عود کی دھونی دے کر لکھے ہوؤں کو چار اطراف میں گاڑ دے ایک دفن کردے ایک درخت پر ٹانگ دے۔روزے اور نفل سے کوئی اعتراض نہیں یہ زعفران، عود اور پتوں پر لکھا جانا ثابت کریں۔اور قرآنی آیات کو کھیت میں دفن کرتے ہیں جہاں گوبر کی کھاد ڈالی جاتی ہے اور لوگ قضائے حاجت کے لئے ان کھیتوں میں جاتے ہیں۔کیا

حکیم الامت کے پاس قرآن کی توہین کے علاوہ کوئی عمل نہیں ہے؟۔

درختوں میں پھل میں برکت صفحہ نمبر (۴۶)

کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے برکت کے لئے کہا تو آپ ﷺ نے ایک چھوٹی سی دعا بتائی (بخاری شریف) اور بتایا رحم کرو اور استغفار کرو اور اس کا کافی فائدہ ان صحابی رضی اللہ عنہ کو پہنچا۔یہاں ہم آیت قرآنی تلاوت کرنے سے منع نہیں کرتے نہ اعتراض ہے بلکہ جمعرات کے روزے پر بھی اعتراض نہیں (حدیث میں پیر اور جمعرات کے روزوں کا ذکر ہے) بلکہ صرف اعتراض اس روزے کا صرف "کدو" سے افطار کرنے اور آیتیں کاغذ سے لکھنے پر ہمیں شرع سے ثبوت چاہیے۔کیا صحابی رضی اللہ عنہ کو رسول ﷺ کا بتایا ہوا عمل تھانوی کو پسند نہ آیا کہ خود ایک عمل ایجاد کرلیا؟ بدعت کس کو کہتے ہیں؟۔

کشف علوم اور تسخیر جن وانس (صفحہ نمبر ۴۶)

سورۃ بقرۃ سے عمل کرنا بتایا گیا ہے وہ بھی جس مہینے کی پہلی تاریخ پنج شنبہ پر ہو تب شروع کرنا ہے اس دن روزہ رکھے شام کو جو کی روٹی اور شکر اور کسی ساگ سے افطار کرے (پھر وہی جلالی جمالی پرہیز) اور نصف شب ہو اٹھ کر باوضو یہ آیتیں ۳۳ بار پڑھے اور کانچ کے برتن پر مشک، زعفران وگلاب سے ان آیتوں کو لکھ کر آب ژالہ سے دھو کر پیئے (اگر رہنے والا تھر پارکر، جیکب آباد کا ہو تو ژالہ کا پانی کہاں سے لائے؟ اور مشک وزعفران چوبیس ہزار روپے تولہ ہے کی مہنگی بیساکھیاں اللہ کے نام کے لئے موجود نہ ہوں تو بیچارا محروم رہ گیا کائنات کی تسخیر سے) سات روز تک یہ پڑھے۔آخری دن ستر بار پڑھے مگر مکان تنہائی کا ہو اور عود کی دھونی (۴ تا ۱۰ ہزاروں روپے تولہ ہے عود کی اصلی لکڑی) مقصد حاصل ہونے کی نوید ہے۔

تبصرہ: مگر جو بادشاہت اللہ نے جناب سلیمان علیہ السلام کو دی ہو تو وہ ہمیں کیوں دے گا۔اور پھر کس سنت سے یہ تسخیر جائز ہے۔کون سا ایسا علم ہے جس کا کشف درکار ہے قرآن وحدیث تو ہمارے

درمیان ہے۔ان میں تو ایسے اعمال کا ذکر نہیں ہے؟

سوئے ہوؤں سے راز معلوم کرنا۔(صفحہ نمبر ۴۶، ۴۷)

پولیس کو چاہیئے کہ چھتر اور ڈنڈے پھینک دیں اور مدرسوں کے قاریوں کو تھانوں میں SHO لگالیں۔
کیا ضرورت ہے بلا ضرورت معصوم لوگوں کو جوتے مار کر گناہ گار ہونے لڑکی ملزم ہو تو شب دوشنبہ میں
اس کے سینے پر سورۃ بقرۃ کی یہ آیات رکھ دے سب بتلا دے گی اور اگر مرد ہو تو اسی سورۃ بقرۃ کے
دوسرے حصے سے کچھ اور آیات سینے پر رکھ کر معلوم کرلیں۔اور اگر عام حالات میں مرد وزن نے کوئی
ایسی چیز دیکھی ہے جس کو دیکھنے کے بعد شرعاً منع ہو کہ اس کا ذکر کیا جائے تو پھر کیا حکم ہے رسول
ﷺ نے گواہ اور قسم کا طریقہ رکھا ہے کیا ان کو یہ طریقہ معلوم نہیں تھا؟ تھانوی کو کہاں سے ہاتھ لگ گیا؟

دفینہ معلوم کرنے کا عمل (صفحہ ۴۷، ۴۸)

عارفین سے منقول کرتے ہوئے کہتے ہیں سورۃ شعراء مکمل کاغذ پر لکھ کر ایک سفید مرغ کی گردن جس کا
تاج شاخ ہو باندھ کر جس جگہ دفینہ کا شبہ ہو وہاں چھوڑ دیا جائے وہ مرغ وہاں جا کھڑا ہو جائے گا اور
اگلے روز مرجائے گا۔

تبصرہ: یہاں اللہ اللہ کر کے کفر ٹوٹا اور تھانوی فرمارہے ہیں کہ مجھے شبہ ہے (یعنی اب بھی شبہ
ہے) کہ جانور کو عمل سے ہلاک کرنا جائز ہے یا نہیں کس قدر شقی القلب اور پرلے درجے کے منافقین
ہیں یہ عارفین جو کہ معرفت اور لوحِ محفوظ کی تختیوں کو دیکھنے کا دعویٰ رکھتے ہیں، دنیا تیاگ دیتے ہیں
،بھوک سے مرتے ہیں، کنوں میں الٹا لٹکتے ہیں، نکاح نہیں کرتے، پیسے سے نفرت کا ڈھونگ رچاتے
ہیں وغیرہ وہی ہم کو خزانے نکالنے کے لئے معصوم جانوروں کا قتل بتاتے ہیں اللہ نے اور اس کے رسول
ﷺ نے محنت زراعت اور تجارت کے ذریعے کمانے کا حکم دیا ہے مگر عارفین نے نیا طریقہ ایجاد کرلیا
شریعت نے ہم کو اجازت دی ہے کہ مرغ یا مرغی ذبح کر کے کھالو اللہ کے نام پر اس معصوم مرغ کی

اذان پر شریعت ہم کو "اللھم انی اسئلک فمنلک" پڑھنے کو کہتی ہے مگر ہم اس کو قرآن کے
صفحات کے ساتھ عمل کر کے ہلاک کرنے کا طریقہ سکھاتے ہیں۔صرف دو گھڑی سوچیں کہ عمل کے
دوران اگر مرغ کی نسل کی افزائش کا سیزن آجائے تو پھر مرغ کی گردن پر قرآن بندھا ہوگا اور وہ
مصروف عمل ہوگا مرغی کے ساتھ وہ صاحب کیا اچھا مذاق ہے۔(استغفر اللہ) اور تھانوی کو اگر شبہ تھا
تو شک میں ڈالنے والی چیز ہم کو چھوڑنی چاہیے شرع کا حکم یہی ہے۔مگر انہوں نے آگے بڑھادی کہ ہم
سب کی باجماعت اپنی قیامت خراب کریں۔
(صفحہ ۴۸) سورۃ بقرۃ کی ایک آیت شخص جو دل کا سخت ہو اور لوگوں کو تنگ کرے گھر سے بگڑ جائے تو
ایک کوری پاک ٹھیکری لے کر چوب آس سے اس شخص کا نام اس ٹھیکری پر لکھے اور قدرے شہد اور انگوری
سرکہ لے کر اس آیت کو اس کے نام کے گرد لکھے اور اس کو کنویں یا نہر میں ڈال دے جہاں سے وہ پانی
پیتا ہو۔اس آیت کو بادشاہ کے مزاج درست کرنے کے لئے بھی لکھا ہے کہ اس کی ماں کے نام کے
ساتھ پہاڑ پر رکھ دے۔

تبصرہ: ہمارے مذہب میں ظالم کی اطاعت ظلم ہے۔اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم مہمات کی تھیں جہاد
کیا تھا۔(آج کل والا جہاد نہیں) اور فتنوں کو اکھاڑ کر رکھ دیا تھا گنڈے نہیں چڑھائے تھے فارس، عراق
شام اور بیت المقدس کی فتح نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ جہاد پر ہوئی تھی۔گنڈوں سے نہیں۔صفحہ
۴۹ پر سحر کا علاج سورۃ بقرۃ سے بتایا ہے کوئی انکار نہیں مگر مٹھائی، کورے تانبے پر لکھ کر پلانا اور لبان یا
کندر کی دھونی دینا کس سنت سے ثابت کریں گے۔(صفحہ ۵۲) پر قمطراز ہیں۔کہ ظالم دشمن کی بربادی
کے لئے (یہ کون فیصلہ کرے گا کہ ظالم کون ہے)۔سورۃ بقرۃ کی ایک آیت ہفتہ کے دن ایک ٹھیکری
کچی تیار کرو اور کسی پرانے قبرستان کی تھوڑی مٹی ہفتہ کے دن لو، تھوڑی مٹی کسی ویران گھر کی۔تھوڑی مٹی
کسی خالی گھر کی لو جس کے تمام رہنے والے مرگئے ہوں اور ان تینوں کو اس ٹھیکری پر لکھو اور خوب

باریک پیس کر دوسری مٹیوں کے ساتھ ملاؤ اور پھر ان سب کو ملا کر دشمن کے گھر میں ہفتہ کے دن پہلی ساعت میں بکھیر دو۔

تبصرہ: تھوڑی ہی مٹی کیوں نہ ایسے مدرسوں اور جامعات جن کو اسلامی ہونے کا بھی زعم ہے وہاں کیوں نہ پھینک دی جائے جہاں قرآن کی بے حرمتی پر مبنی اس قسم کا گھناؤنا عمل کرنے والی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان کے کچھ علماء ایسی کتب لکھتے ہیں جن میں قرآن کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ (استغفر اللہ) کس حدیث سے یہ عمل ثابت ہے۔ اگر کوئی صحیح صوفی بھی ہوتا' کہ ابن العربی، حلاج اور حکیم سرمد دہلوی کی بھی روح کانپ گئی ہوگی ایسی جسارتوں پر جن کو یہ کافر کہتے ہیں۔

خفیہ علوم، کیمیا، خزینہ، دفینہ معلوم کر لینا۔ (صفحہ ۵۳،۵۴)

کیمیا کے لئے چالیس روزے متواتر رکھے (شریعت سے متصادم ہے) سوتے وقت سورۃ الشمس، واللیل، والضحیٰ، الم نشرح سات بار پڑھے پھر درود شریف پڑھے، یا تو کوئی بیداری میں بتا جائے گا یا خواب میں کشف ہوگا۔ دفینہ اور خزانوں کے لئے ان آیتوں کو تانبے کے برتن پر مشک وزعفران سے لکھے پھر ہلیلہ زرد آب طوب خشت پختہ و آب میوہ سبز سے اس کے حروف کو دھو کر سیاہ مرغی کا پتہ یا سیاہ بطخ کا پتہ اور پانچ مثقال سرمہ اصفہانی لے کر اس پانی میں ملا کر خوب باریک پیسے حتیٰ کہ وہ باریک سرمہ بن جائے۔ تو دھوپ نہ پڑے اس پر شیشہ رکھے اور ابنوس کی لکڑی سے لگائے تین دفعہ دونوں آنکھوں میں سات دن اور رات۔ روزہ بھی رکھے۔ پھر آپ کو اشخاص روحانیہ نظر آئیں گی۔ آپ کے سوالوں کا جواب دیں گی۔

تبصرہ: واہ صاحب CIA، KBG، موساد وغیرہ کو اتنے پیسے خرچ کرنے کی کیا ضرورت تھی چند مسلمان ملازمین (اکثر ویسے ہی ان کا کام کر رہے ہیں کر رہے تھے اور کرتے رہیں گے) قرآن خوان رکھ لیتے تمام چیزیں فراہم کر دیتے اور ان علوم کے ذریعے بلاشرکت غیرے ہم پر حکمرانی کرتے۔ کیا

پتہ یہ ہی کیا ہو جو ہم پر لعنت برس رہی ہے۔ مگر اس پورے عمل کو سنت نبوی ﷺ سے ثابت کر دیں۔ نبی ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ میں غیب نہیں جانتا تو کیا یہ روحانی اشخاص علم غیب جانتے ہیں۔ (صفحہ ۵۴) پر حمل کی حفاظت آل عمران کی آیات کو گلاب اور زعفران سے لکھ کر حاملہ عورت کی داہنی کوکھ سے باندھ دیں۔

تبصرہ: اور اگر عورت غلطی سے ناپاک ہو جائے اور وضو نہ رہے تو؟۔ (صفحہ ۵۶) دشمن کے مقابلہ پر فتح کے لئے آل عمران کی آیات ایک مخصوص دن کی مخصوص ساعت میں ڈھال، نیزہ یا کسی ہتھیار (آج کل یہ گولیوں، بموں وغیرہ پر کندہ کروائے جائیں؟) پر کندہ کروا دیں۔

تبصرہ: غزوہ بدر میں صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ فتح ایمان اور بہادری پر ہوئی تھی۔ یا انہوں نے کچھ نقش کروایا تھا۔ یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور رسول اللہ ﷺ کو یہ خالص شرعی قرآنی عمل معلوم نہ تھا۔ (صفحہ ۵۷) پر نکسیر روکنے کے لئے آل عمران کی آیات کو لکھ کر باندھنا بتایا جا رہا ہے۔ عورت کا اگر خون جاری ہو تو ایک پرچہ اگلے دامن میں، ایک پچھلے دامن میں اور ایک زیر ناف۔

تبصرہ: (استغفر اللہ زیر ناف ستر میں آتا ہے وہاں قرآن) کند ذہنی اور ظالم سے نجات کے لئے آپ (صفحہ ۵۸) پر رقمطراز ہیں کہ سورۃ مائدہ کی آیات کو جمعرات کا روزہ رکھنے کے بعد نماز عشاء پڑھ کر ان آیتوں کو کسی خالی گھر کی ایک مشت مٹی پر تین بار پڑھ کر اس دشمن کے گھر میں وہ مٹی چھوڑ دو پھر اس کی جان و مال کا تماشہ دیکھو۔

تبصرہ: اسلام جان و مال کے تحفظ کے لئے آیا تھا اسے اب حکیم الامت قسم کے لوگوں نے انسانی جانوں اور مالوں کی بربادی کا ذریعہ بنا لیا بہت اچھی حکمت ہے کہ اللہ علیم و حکیم کی کتاب کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے جو کسی اسلام دشمن نے بھی نہ کیا ہوگا۔ بددعا کا جائز طریقہ بھی سنت میں ہے۔ جس میں قرآن کی بے حرمتی نہیں ہوتی اور پھر احادیث میں ہے کہ جس نے بددعا دے دی اس نے اپنا بدلہ

لے لیا۔اور اس پر بھی اگر صبر نہ ہوا تو اٹھائے بندوق اور گولی مار دے۔اس صفحہ پر لکھا ہے ناجائز اجتماع میں تفریق ڈالنے کے لئے اس مجمع کے سب سے بڑی عمر کے آدمی اور سب سے چھوٹی عمر کے آدمی کے بال تھوڑے سے لے کر آگ میں جلاؤ۔پھر سورۃ مائدہ کی آیتیں کسی بڑے پاک برتن میں لکھ کر اس کو برگ حرمل کے عرق سے دھوکر وہ پانی اور وہ راکھ اس مقام میں ڈال دو۔وہ اجتماع دوبارہ نہ ہوگا۔(صفحہ ۶۰) پر ظالم کی بربادی کے لئے آپ سورۃ انعام کی آیات کو کسی مذبوح جانور کی پرانی ہڈی پر لکھنا بتا رہے ہیں پر لکھ کر اس کو کوٹنا ہے اور پھر دشمن کے گھر میں ڈالنا ہیں۔

تبصرہ: اسلام نے ہمیں ظالم سے لڑ کر ظلم کے خاتمے کا طریقہ بتایا ہے اگر حکیم الامت کا یہ نسخہ اتنا تیر بہلافنا تو رسول ﷺ نے ابوجہل اور کفار کے خلاف کیوں استعمال نہ کیا؟ اس صفحہ پر مشتبہ راز معلوم کرنے کے لئے سورۃ انعام کی آیات پر کتان کے کپڑے میں لکھ کر اور بازو پر باندھنے کی بات بتائی جارہی ہے کہ معلوم ہوجائے اور دوسرے دن کوئی شخص عجیب بتائے۔

تبصرہ: سوال یہ ہے کہ بلاضرورت کرید کرنا، تجسس کرنا تو قرآن نے منع کیا ہے۔آپ اس کو جائز قرار دے رہے ہیں علم غیب معلوم کرنا تو نبی ﷺ کے اختیار میں نہ تھا ورنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے افک کی حقیقت معلوم نہ کر لیتے۔(صفحہ ۶۱) پر بھاگے ہوئے چور کی واپسی کے لئے پرانی مشک یا خشک کدو کے پوست لے کر پرکار سے دائرہ نکال کر اس میں آیت مع چور یا گریختہ کا نام مع والدہ لکھ کر وہاں دفن کریں گے۔

تبصرہ: قرآن کی آیت کو زمین میں دفن کرنا جائز ہے؟ جہاں کوئی چلے نہیں (صفحہ ۶۱) پر ہی دشمن کی بربادی کا عمل سورۃ انعام کی آیات سے اس طرح ہے کہ اتوار کے روز تین پتے بید کے درخت سے لے کر طلوع آفتاب سے پہلے اس طرح لے کہ کوئی اس کو نہ دیکھے ہر پتے کے ایک رخ پر آیات اور دوسرے رخ پر دشمنوں کے نام، مگر لکھتے وقت بھی کوئی نہ دیکھے پھر ہر روز ایک پتہ ان کے پینے کے پانی

میں ڈال دے یا ان کے گھر جس جگہ موقع ہو رکھ دے۔

تبصرہ: یعنی ان لوگوں کو چھوڑ ھنے کے بجائے منافقت سے جلتا رہے اور گنڈہ کرے۔میرے پاس اس سے بھی اچھی ترکیب ہے چونکہ انسانی نفس بدلے کے لئے اس کی جان سے کم کسی چیز پر راضی نہیں ہوتا تو پھر مشورہ ہے کہ خاموشی سے پورے دشمن گھر کو زہر دیدے (مگر ایک پریشانی ہے اللہ یہ بھی دیکھ لے گا) کوئی عمل یہ ''علمائے دیوبند'' ایسا بتائیں کہ ہم اللہ کی نظروں سے چھپ جائیں تو بات ہے۔(صفحہ ۶۳) راز معلوم کرنے کے لئے سورۃ انعام کی مخصوص آیات کے حروف تہجی۔ا ث ج خ ز ش ف ظ سے انہوں نے مخصوص دنوں کے ساتھ نتھی کر دیا ہے کہ یہ حرف اس کا خاص ہے پھر کچھ اسم بھی مخصوص کر دیئے ہیں جیسے شاکر، ذکی، ظاہر، ثابت، جبار اور فاتحہ۔اب آپ سات روزے رکھیں اور آخر میں یٰس، طٰہ، ملک، سورۃ نون کی تلاوت کریں درود شریف مخصوص دن کے حساب سے جو اسم بنتا ہو وہ پڑھ کر وہ ''اسرار خفیہ'' معلوم کر لیں۔

تبصرہ: واہ صاحب کیا عمل بتایا ہے۔کس حدیث یا تابعی کے اقوال میں ہے یا چلیں کسی ائمہ کا اجتہاد ہی بتا دیں۔حکومتیں اس پر عمل کیوں نہیں کر لیں فضول میں ایجنسیوں پر پیسہ برباد کر رہی ہیں؟ صفحہ ۶۵ پر توبہ کی توفیق اور اطاعت کے لئے سورۃ اعراف کی آیات، جمعرات کے روز بڑھتے چاند میں نیا کرتہ پہنے پھر کانچ کے برتن پر روغن چنبیلی سے لکھ کر گلاب سے دھو کر تیل اپنے چہرے پر مل لے۔ہمیشہ کی توبہ کی توفیق اور اطاعت رہے گی۔

احادیث میں ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہونے تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔مرنے سے پہلے سکرات تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔اور یہ کہ اللہ کی مغفرت بڑی وسیع ہے کسی بھی نیک عمل پر (چاہے کتنا معمولی ہو) وہ توفیق دے دیتا ہے توبہ کی اور ہدایت دے دیتا ہے۔مگر آپ عمل بتا رہے ہیں اور یہ کرنے کے بعد کھلی چھٹی ہے فسق و فجور کی کیونکہ تیل تو مل ہی لیا ہے آپ کی توبہ تیار ہے۔(صفحہ

۶۵) ظالم کی قید بڑھانے کے لئے سورۃ اعراف کی آیات پھر حاضر خدمت ہیں یعنی جس کا ظالم دشمن قید میں ہو تو ان آیات کو مع اس شخص کا نام مع والدہ کے نام کے سرخ رنگ کے بزغالہ کی جھلی پر لکھے اور قید خانے کے دروازے پر گاڑ دے۔ قید بڑھ جائے گی۔

تبصرہ: (نام کے ساتھ ماں کا نام دنیا بھر کے جتنے بھی بینک ہیں خصوصاً یہودیوں کی ملکیت میں اس کے لئے کریڈٹ کارڈ اور اکاؤنٹ کھلوانے کے لئے ماں کا نام پوچھا جاتا ہے ان کے ہاں چونکہ باپ کا اکثر پتہ نہیں ہوتا اس لیے ماں کا نام لکھتے ہیں جبکہ قرآن کا حکم ہے کہ "**ادعوھم لآبائھم**" ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا کرو۔ مگر عہد قدیم کے یہودی کاہنوں کے جادوئی و کفریہ علوم بھی جادو کرنے کے لئے ماں کا نام لکھنا از حد ضروری ہے) ہمیں اب یہ پتہ چلا کہ ہندوستانی و پاکستانی اسلامی شریعت کے اندر بھی ایسی ہی کہانت ہے آیات قرآنی سستے داموں پر بیچنے پر۔ (صفحہ ۶۶ تا ۶۷) اسمائے حسنیٰ کو پڑھنے کے لئے شرعی طریقہ ابن ماجہ و دیگر کتب احادیث میں "**ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو**" سے شروع کر کے ۹۹ نام پڑھتے جائیں۔ یاد کر لیں ایک دفع کس نام کو کہہ کر دعا کر لیں تو سمجھ میں آتا ہے مگر تسبیح (اس سے مشابہ چیز میں نے انگریزی فلموں میں نصرانی و یہودی راہبوں اور ہندو سادھوؤں کے ہاتھ میں دیکھی ہے۔ نبی ﷺ اپنے داہنے ہاتھ پر گنتے تھے احادیث کی رو سے اور کلمہ توحید "**سبحان اللہ، والحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ**" اور "**استغفر اللہ**" کے علاوہ کون سا ایسا ذکر ہے جس کو پڑھنے کے لئے مالاؤں کی ضرورت ہے سو دفعہ یہ تمام تسبیحات تو ہاتھ کی انگلیوں پر با آسانی پڑھی جا سکتی ہیں، تو پھر وہ کام کیوں کریں جس میں غیر مسلم کی مشابہت ہو) پر ہزاروں دفعہ ایک ہی نام کو دہرانا، تو بے ادبی ہی کہا جائے گا۔ جب ایک دفعہ یا کریم کوئی اور صفاتی نام پر اللہ آپ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہو تو پھر آپ کی اس گردان کا مقصد؟ آپ اللہ کو اس کے کسی بھی صفاتی نام سے پکاریں اور اپنا مدعا (جائز) بیان کریں اگر اس کی مرضی ہوگی تو وہ ہی دیدے گا یا پھر جیسا چاہے گا کرے گا۔ مگر یہاں نقش، تعویذ گھول کر پینا

کس شرعی لحاظ سے ثابت ہے بتایا جائے۔ (صفحہ ۷۲) پر لکھتے ہیں کہ سورۃ انفال کی آیات حریر کے تین رنگ سبز، زرد، و سرخ (بھارت کے جھنڈے والا رنگ) پر لکھ کر ٹوپی میں رکھ لے اور جب ضرورت پیش آئے تو پہن کر جائے لوگ عزت و ہیبت و محبت سے پیش آویں۔ اللہ فرماتا ہے عزت اللہ کی ہے اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کی ہے جبکہ حکیم الامت سبز ٹوپی میں بتا رہے ہیں۔ (صفحہ ۷۶) پر دشمنوں پر غلبے کے لئے سورۃ ہود کی آیت لکھ کر رکھنا کافی بتایا جا رہا ہے سو کی تعداد ہی کیوں نہ ہو مانا قرآن تاثیر سے پُر ہے اگر عمل کیا جائے تو آدمی کے قریب ویسے ہی کوئی غلط چیز نہیں آئے گی مگر ساتھ رکھنے میں اکثر بلکہ ہر وقت بے حرمتی کا احتمال ہے۔ (صفحہ ۷۹) پر ظالم حاکم کی معزولی کے لئے سورۃ رعد کی آیات کو بار و باراں و رعد والی رات میں کسی رکابی پر لکھ کر پانی (بارش کے) سے دھو کر اس پانی کو حاکم کے در پر چھڑک دیں۔ اسی روز معزول ہو جائے گا۔ تو پھر اس خانوادے کے لوگ اس کتاب کے ساتھ ایوب یحیٰ وضیاء اور حتیٰ کہ مشرف کے دور میں کر لیا ہوتا دلا دی ہوتی نجات لوگوں کو۔ عمل کا مذہب ہے اسلام عملیات کا نہیں۔ سورۃ رعد کی مختلف آیات کو صفحہ ۷۹ تا ۸۰ کے درمیان مختلف طریقوں سے پتوں پر لکھ کر، سبز کپڑے پر زعفران و گلاب سے لکھ کر، عود و عنبر کی دھونی دے کر دفن کرے اگر ان تمام عملیات کو شمار کر لیں تو تھانوی مرحوم نے سارا قرآن ہی زمین میں دفن کر دیا ہے معلوم نہیں انہیں قرآن کو زمین میں دفن کرنے کا شوق کیوں ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ برکت، حاملہ کے شکم کی معلومات کا خزانہ کہاں گڑا ہے اور حتیٰ کہ اگر دشمن کو برباد کرنا ہو تو مہینے کی ۲۸ تاریخ کو روزہ رکھ کر اور اگر ہفتے کا دن پڑ جائے روزے پر تو بہت بہتر ہے۔

تبصرہ: شاید اس لئے کہ ہفتہ یہود کا مقدس دن ہے وہ اس دن خصوصی عبادت کرتے ہیں اسی لئے حکیم الامت ہفتہ کے دن روزہ کو بہتر قرار دے رہے ہیں۔ جو کی روٹی سے افطار کرے اور آدھی رات کو اٹھ کر جنگل یا خالی گھر کی چھت پر جا کر کندر یا سندرس کی دھونی سلگا کر سات دفعہ آیت پڑھ کر بد دعا

کرے۔ واہ صاحب کیا خواب استعمال ہے قرآن کا۔ (صفحہ ۸۱ تا ۸۳) میں سورۃ ابراہیم اور سورۃ حجر
و بنی اسرائیل کو مختلف طریقوں سے چمڑے پر لکھ کر، پانی پڑھ کے، انگوٹھی کے اندر رکھ کر ظالموں کی تباہی
، آفات کی حفاظت، عورت کا دودھ بڑھانا، برکت، حفاظت جان و مال، عزت حاصل کرنے کے جو
طریقے بتائے گئے ہیں۔ داد دینے کا جی چاہتا ہے ان کی ہمت پر جو انہوں نے شریعت اور قرآن پر
چڑھا کر کی ہے۔ (صفحہ ۸۳) پر لکھ رہے ہیں ''سورۃ النحل'' کے ''فضائل'' میں کہ اگر یہ سورۃ لکھ کر کسی
باغ یا مجمع میں رکھ دے تو سب تباہ ہو جائے گا اور اگر باغ میں رکھ دے تو باغ ویران ہو جائے۔

تبصرہ: نعوذ باللہ قرآن کو منحوس ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ (استغفر اللہ) یعنی ''صلاۃ
التراویح'' کبھی نہ کبھی تو پڑھی جاتی ہوگی یہ سورت تو نمازیوں کو تو مر جانا چاہیے (معاذ اللہ) اور پھر یہ
بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت جنگ میں بھی درخت کاٹنے سے منع کر دیا تو جناب تھانوی کس
شریعت کے تحت ہرا باغ اجاڑنے کو کہہ رہے ہیں وہ بذریعہ قرآن۔ ''دشمنی ہے تو اٹھا ہتھیار اور ٹکڑے
کر دے باغ کے مالک کے''۔ یہ تو بتائیں کس ظالم اور شقی القلب کی شریعت کا عمل بتا رہے ہیں۔
درخت پر معصوم پرندوں کے گھونسلے بھی ہوتے ہیں۔ ان کا وبال کس پر ہوگا۔ ہم تھانوی پر علمائے دیوبند
پر یا پھر ان ناشرین پر جو اتنی گستاخ کتاب چھاپ کر لوگوں کو ''قرآن سے جادو'' کرنے کی ترغیب
کر رہے ہیں (صفحہ ۸۴) پر ظالم کی بربادی کے لئے سورۃ الکہف کی آیات کا استعمال یہ بتایا گیا ہے کہ
''محرم'' کے اول سنیچر کے روز آفتاب نکلنے سے پہلے سات جگہوں میں سے ایک ایک مٹھی خاک لے کر
مسجد غیر آباد، بقعہ غیر آباد، مکان خالی، حمام غیر آباد، پڑاؤ غیر آباد، جس مکان میں جنازہ ہو، اور چوراہا
اور پھر مٹھی پر سات سات دفعہ یہ آیتیں پڑھے اور اپنے مطلب کا تصور رکھے پھر سب خاکیں ملا کر اس
گھر یا باغ یا شہر میں ڈال دے سات ہفتے تک اسی طرح کرے۔ اب ازنِ شرعی کی یہاں بھی حاجت
ہے (کون سی سفلی شریعت ہے جو قرآن کی آیت کو حمام کی مٹی پر اور اتنی بے حرمتی اور گھناؤنے عمل کی

اجازت دیتی ہے سلمان رشدی ملعون کا کیا قصور تھا؟۔ سورۃ کہف کے فضائل جو احادیث سے ثابت
ہیں کہ نماز جمعہ سے پہلے اس کی تلاوت فتنہ مسیح دجال سے نجات دیتی ہے اور کہیں تو یہ بھی ہے کہ صرف
آخر کی یا پہلے کی دس آیات ہی کافی ہیں۔ مگر جو سورۃ کہف کو جس طرح تھانوی استعمال کرنا بتا رہے ہیں
اگر آپ اس کو قرآن سے جادو نہ کرنا کہیں گے تو کیا کہیں گے؟ چنگیز خان، ہلاکو، تیمور لنگ وغیرہ مسلمان
نہ تھے اور تیمور مسلمان نہ ہونے کے برابر تھا مگر اس کو ''بربادی کشت وخون'' کے لئے سورۃ الکہف کی
ضرورت نہ پڑی بلکہ ان کی تلوار ہی کافی تھی۔ مسلمانوں کی بیخ کنی کرنے کے لئے پھر اسی سورۃ کہف کی
دوسری آیات کو پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے بعد ایک آدھی رات کو ایک ''پرانی کنگھی'' جو کوڑے کچرے
سے اٹھائی گئی ہو اس پر آیت کو لکھے۔

تبصرہ: رسول ﷺ پر لبید بن اعصم نے اس طرح جادو کیا تھا کہ کنگھی میں آپ ﷺ کے بال الجھا
کر کنویں میں رکھا تھا۔ استغفر اللہ۔ اور کسی راہب کے کرتے یا کپڑے میں لپیٹ کر اس شخص کے رہنے
کی جگہ دفن کر دے۔ بتائے غلاظت پر سے اٹھائی گئی کنگھی پر قرآنی آیات کا لکھنا پھر اس کے لئے کسی
راہب کا کرتا ڈھونڈنا (راہب ہی کیوں آج کل کے اسی طرح کے مدرسوں سے فارغ دنیا اور پیٹ کے
مارے ہوئے مفتی، شریعت کورٹ کے جج، اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر وغیرہ کا کرتا کیوں نہیں۔ جو یہ
سب کچھ چھپتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور خاموش ہیں)۔

حدیث قدسی (عز الدین ابراہیم کی منتخب کردہ) عن ابوسعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ:

لا یحقر احدکم نفسه، قالوا یا رسول اللّٰه کیف یحقر احد نفسه؟ قال یری
امر اللّٰه علیه فیه مقال ثم لا یقول فیه فیقول اللّٰه عزوجل له یوم القیامة،
مامنعك ان تقول فی کذا و کذا؟ فیقول خشیة الناس، فیقول فایای کنت
احق ان تخشی۔

کوئی اپنے آپ کو حقیر نہ بنائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے
کوئی اپنے آپ کو کیسے حقیر بنائے گا ؟ فرمایا: ایک شخص اللہ کے کسی امر کی خلاف ورزی
دیکھتا ہے، پھر اس کے بارے میں کچھ کہتا نہیں تو اللہ قیامت کے روز اس سے پوچھیں گے
کہ فلاں معاملے میں کوئی بات کہنے سے تجھے کس چیز نے روکا۔ وہ کہے گا لوگوں کے ڈر
نے۔ اللہ فرمائے گا میں زیادہ حق رکھتا تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا۔

کیا مدارس میں یہ حدیث ان مولویوں کی نظر سے نہیں گزری کہ قرآن کی ایسی بے حرمتی برداشت
کر رہے ہیں (صفحہ ۸۷) پر دشمن کو تباہ کرنے کا عمل بذریعہ سورۃ انبیاء کی چند آیات ہیں۔ اور اس کو تباہ
کرنے کے لئے چار قبروں کی مٹی لے ایک مسلمان کی، ایک یہودی کی ایک نصرانی کی اور ایک مجوسی
کی (جہاں تک میری ناقص معلومات ہیں مجوس اپنے مردے دفن نہیں کرتے آتش پرست اپنے مردے
پر ہی ڈال کر ایک کنویں پر رکھ دیتے ہیں وہاں اس کو جانور کھا وغیرہ جاتے ہیں گدھ بھی کھاتے ہیں اور
ہڈیاں اس بڑے کنویں کے نیچے جالیوں کے ذریعے گر جاتی ہیں) ان مٹیوں کو لے پھر ان میں کسی "متکبر
کی" پرانی قبر کی مٹی، ایک ویران گھر، ایک کسی منہدم گھر کی یہ ساتوں مٹیاں لے کر برتن پر یہ آیت سات
سات بار پڑھ کر کسی مہینے کی آخری بدھ میں وہ مٹیاں ملا کر اس شخص کے گھر میں ڈال دے پھر تماشہ دیکھے۔

تبصرہ: تھانوی (اللہ ان کے گناہ معاف فرمائے) صاحب کی اس کتاب کے ذریعے (اگر یہ واقعتاً
انہی کی تصنیف ہے) آج کے بے روزگار مسلمان قرآن جاننے والے اچھے کرائے کے قاتل بن سکتے
ہیں۔ ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ آئے چوکھا۔ نہ پولیس کچہری کا ڈر، رہا اللہ تو اس کو کس نے دیکھا ہے،
ملا کو صرف ہماری داڑھی نہ ہونا، پائنچے ٹخنوں سے اوپر، اور مسواک نظر آتا ہے یا بے پردہ عورتیں نظر آتی
ہیں۔ اور کھلی گستاخی قرآن کی، رسول ﷺ کی احادیث کی، سنت کی نظر نہیں آتی جو کہ معاشرے میں
تباہی ڈال رہے ہیں، مگر روکے کون جو شریعت و جنت و ایمان کے ٹھپے لئے بیٹھے ہیں ان کے ادارے

یہ کچھ چھاپ کر بڑھا رہے ہیں۔ موحدین بجائے اس کے کہ ان کو روکیں وہ صرف اپنی بدمزاجی اور
بدتمیزی کی اور چھوٹے مسائل پر اختلاف کی وجہ سے اس طرف کچھ توجہ نہیں دے پا رہے۔ حالانکہ
موحدین (اہل حدیث، غیر مقلدین) سب سے بہتر طریقے سے اس گندگی کا صفایا کر سکتے تھے مگر اب
بہت سے اہلحدیث بھی عمل ترک کر کے عملیات میں مشغول ہو گئے ہیں اور اب قرآن کی اس کھلی بے
حرمتی سے صرف نظر کر کے وہ رفع یدین، آمین اور ترک رفع یدین میں ہی الجھ کر رہ گئے ہیں۔ صفحہ
(۸۸، ۸۹) ظالم کی ہلاکت کے لئے سورۃ حج کی مختلف آیات کو ایسے درخت کے پتوں پر عمل کرنا ہے
جس درخت کا مالک چنگی وصول کرنے والا ہو۔ ہفتہ سے عمل طلوع آفتاب سے پہلے کرنا ہے ہفتہ کا دن
ضروری ہے کہ یہ یہود کا مقدس دن ہے اور یہ جادو بھی انہی سے ورثے میں ملا ہے جنہیں اللہ نے
شیاطین کہا تھا۔ اور ہر روز ایک پتہ لے کر آیت اس کے دونوں طرف لکھ کر اس کو سائے میں خشک کر کے
تمام پتوں کو باریک کوٹے اور کوٹتے وقت اس شخص کا نام لیتے رہے اور اس کے گھر میں ڈالے۔ دوسرا یہ
ہے کہ خرنوب درخت کی لکڑی پر طلوع آفتاب سے قبل لکھے اور ویران کنویں کے پانی سے جس کا کوئی
مالک معروف نہ ہو اس پانی کو استعمال کرے اور لکھ کر جہاں دشمن بیٹھتا ہو وہاں اس کی نشست گاہ ہی
میں ڈال دے)۔

تبصرہ: ذرا غور سے طریقہ دیکھیں ویران کنواں اور اس کا پانی۔ صحیحین میں جو نبی ﷺ پر جادو کا
تذکرہ ہے۔ اس میں یہودی جادوگر لبید بن اعصم نے جادو کو ویران کنویں میں دفنایا تھا۔ جہاں کا پانی
بھی مٹیالے رنگ کا تھا۔ تو سوائے قرآن کے فرق کے علاوہ کافی چیز ملتی جلتی ہیں۔ لبید بن اعصم سے
صفحہ ۹۱ پر راز معلوم کرنے کے لئے سوتے ہوئے آدمی سے سورۃ نمل کی آیات بتائی ہیں کہ اگر اس کو
بارش کے پانی، زعفران و گلاب سے لکھے "سانپ" کی جلد پر اور ذی الطفیتین سانپ۔

تبصرہ: حرام جانور کی کھال پر قرآن لکھنا ان حضرات کے شریعت میں جائز ہوگا؟ جو کہ ایک مخصوص

قسم کا ہوتا ہے اس کو شریعت نے فوری مارنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ اس کا زہر آدمی کو مار دیتا ہے فوراً اور حمل تک گرادیتا ہے) رکھ کر سوتے ہوئے آدمی کے سینے پر رکھ دیں تمام راز اگل دے گا۔ مگر فتویٰ شرعی لے لیں یہ بتائیں کہ اس کتاب کو لکھنے سے پہلے تھانوی نے فتویٰ لیا تھا یا کشف کے ذریعے سے شیطان نے حکم جاری کیا تھا کہ خراب کر دو مٹی اچھے طریقے سے قرآن شریف کی (استغفر اللہ)۔ (صفحہ ۹۲) پر لکھتے ہیں کہ دشمن پر دہشت غالب کرنے کے لئے اس کے کپڑے پر سورۃ روم کی آیتیں لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ کپڑا پاک ناپاک ہونے کا کیسے معلوم ہوگا اور کیا کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے یا نہیں؟ مگر بلا طریق شروع اس کا کپڑا لینا جائز نہیں (خلاف شرع شیخ تھوکتا بھی نہیں۔ موقع بے چوکتا بھی نہیں) کسی کا کپڑا لینا اور اس پر عمل کرنا یہ تمام کام جادوگر کرتے ہیں اور جادوگر کافر ہوتا ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک جادوگر واجب القتل ہے اور کافر کی مشابہت اسلام میں منع ہے۔ (صفحہ ۹۴ تا ۹۳) پر دشمن کو ویران کرنے کے لئے سورۃ احزاب۔

تبصرہ: کی اکثر آیات میں گھروں کو بسانے کے احکامات ہیں حکیم الامت نے ان کے ذریعے گھر اجاڑنے کے طریقے معلوم کر لیے اسے کہتے ہیں حکیم کی آیات کو ایک ایسے کنویں کے پانین سے لکھ جو معطل ہو۔

تبصرہ: اور اس کو سوت مشرق کی طرف ہو (حدیث میں ہے کہ شیطان مشرق میں ہے) اس سے دھو کر اس پانی کو اس کے گھر میں چھڑک دو۔ اور اسی قسم کی ہذیان انہوں نے (صفحہ ۹۲ تا ۱۰۵) تک موضوع کی ہیں اور اس کو قرآنی عمل کا نام دیا ہے اللہ ہم سب پر رحم فرمائے اور تھانوی کے گناہ معاف فرمائے کیونکہ اعمال قرآنی کے حصہ سوم میں کافی چیزیں دہرائی ہوئی ہیں اور بے سروپا ہیں۔ (اعمال قرآنی صفحہ (۱۰۲ تا ۱۰۹) تک ہے۔ ہمیں تھانوی کی قرآن کی تلاوت، اس سے دم کرنا (شرعی طریقے سے) اور عمل کرنے سے اس قرآن کے احکام پر کوئی اعتراض نہیں مگر یہ جو لکھنا زعفران و مشک سے، لٹکانا، دھونیاں دینا، تعویذ بنانا۔ قبرستان میں گاڑنا، عورتوں کے ستر کے نزدیک باندھنا، ہلاکتوں کے لئے

شرکیہ اور جادوگروں سفلی عاملوں وصوفیوں کے طریقے سے استعمال کرنے پر اعتراض ہے ہم کو شرعی ثبوت صحاح ستہ ائمہ اربعہ کے فتاویٰ سے دیدیں ہم اعمال قرآنی و بہشتی زیور کے جھاڑ پھونک و تعویذ گنڈہ جات کو اپنا نصب العین بنالیں گے۔

القول الجمیل فی بیان سواء السبیل (مکتبہ رحمانیہ لاہور کی شائع شدہ)

موحد کہتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ہمارے عقیدے پر تھے علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ ہمارے حنفی تھے بریلوی شیعہ جو کہتے ہیں وہ کہنا مناسب نہیں۔ صوفیاء کہتے ہیں کہ ہمارے ولی تھے۔ ہم ان کی درجات کی بلندی و جنت الفردوس کی دعا کرتے ہیں (آمین) جس کسی نے شاہ صاحب کی حجۃ اللہ البالغہ پڑھی ہے وہ اس قول الجمیل کو پڑھے اور موازنہ کرے کہ کیا یہ کتاب ایک ایسے عالم کی لکھی ہوئی ہے ہو سکتی ہے جس نے حجۃ اللہ جیسی کتاب لکھی ہو اور جو شریعت کا چلتا پھرتا نمونہ ہو اور ہندو پاک میں جو مسلمان آج جیسے بھی ہیں جس حالت میں بھی ہیں ان میں اسلام کی محبت پیدا کرنے ان کو اسلام پر کاربند رکھنے میں شاہ صاحب کے خاندان اور خود ان کا بہت بڑا کردار ہے۔ آج کل لوگوں کو ذکر اذکار واعمال کا شوق تو بہت ہے کہ قلندرانہ طریقہ ذکر اذکار کریں مگر اس کی تحقیق کرنے کو وہ راضی نہیں کہ آیا سنت کے مطابق ہے بھی کہ نہیں۔ اصل مقصد ذکر اذکار نہیں بلکہ اس کے ذریعے کائنات کے اسرار و کشف چاہتے ہیں۔ وہ بھی گھر بیٹھے بلا محنت حالانکہ اسرار کائنات کے لئے سائنسدانوں نے محنتیں کی ہیں وہ کرنی چاہیں یہ چلوں سے نہیں ہوتا۔ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ جو بزرگان دین تھے ان کا منشاء اللہ کا قرب حاصل کرنا ہوتا تھا یہ نہیں ہوتا تھا کہ صاحب کرامت عامل یا اس سے بھی بدتر آج کل کے مسلمان جادوگر یا عراف یا کاہن بن جائیں اور لوگوں کے ایمان برباد کریں جو ویسے ہی آخری سسکیاں لے رہا ہے۔ ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سب سے بڑھ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے حجت نہیں پکڑتے بلکہ غیر مستند کتابیں پکڑ کر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہی قرآن وسنت ہے۔

جب کہ حدیث کو سمجھنے کے لئے قرآن اور قرآن کو سمجھنے کے لئے احادیث موجود ہیں متشابہات پر بس ایمان لانا ہے۔ اپنی تاویل یا سیاسی تفسیر نہیں کرنی ہے جیسا کہ قرآن شریف کے ساتھ ہم سب نے کیا۔ ہندوستان و پاکستان میں یہ کام کافی ہوا ہے۔ جس کو دیکھو مکھی پر مکھی بیٹھا رہا ہے۔ تفسیر پر تفسیر لکھ رہا ہے اور محکمات پر عمل ندارد، جو مسائل اس کتاب میں بیعت، طریقت، وسلسلہ جات پر بحث کئے گئے ہیں اس پر عالم لوگ مستند تصانیف لکھ چکے ہیں اس پر مزید حاشیہ بڑھانا میرے جیسے ناقص العلم کو زیب نہیں دیتا۔ ہم صرف شرعی اذکار و اعمال پر زور دیں گے۔ آج کل ہم لوگ یہ بہت کر رہے ہیں۔ تصوف پر میں اپنی رائے محفوظ رکھتا ہوں مگر اسی کتاب کے صفحہ ۲۷ پر لکھا ہے "جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ جس نے نہ یاد کیا قرآن نہ لکھی حدیث نہ پیروی کی اس کی اس امر تصوف میں اس لئے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا مقید ہے ساتھ کتاب وسنت کے اور یہ بھی ان کا قول ہے۔ "کل طریقة ردته الشریعة فهو زندقة" جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ نپٹ کفر ہے۔ (صفحہ ۱۱ تا ۵۶) تک جو شاہ ولی اللہ صاحب نے گناہوں سے بچنے کی ترغیب دلائی ہے اس پر کسی کی توجہ نہیں ہے۔ جو فرائض وغیرہ ان صفحات میں ہیں مسلمانوں کو یاد دلائے ہیں ان پر کوئی توجہ نہیں شرک سے بچنے کو کہا گیا ہے ان کو بھی نظر انداز کرتے ہیں ہم مگر جو صوفیاء سے منسوب اذکار و اعمال، چلے، نجور اور تعویذات و موکلین و تسخیر وخلائق و جنات ہیں ان پر مکمل توجہ ہے اور اس کے ذریعے کہانت کا بازار آج کل گرم ہے اور کرامات فروش بھیڑیئے کھلے عام درس دیتے پھر رہے ہیں کہ ایک ظاہر شریعت ہے اور ایک باطن مگر یہ نہیں سمجھتے کہ ظاہری باطنی کا راگ جو الاپا جا رہا ہے کہاں کہاں اس کا حملہ ہو رہا ہے۔ اس کا براہ راست حملہ نبوت ﷺ پر ہے۔ میں کسی بھی سلسلہ کو برا نہیں کہوں گا۔ نہ ان کے اشغال کو مگر ذکر کا جو طریقہ ہم کو احادیث سے ملتا ہے میری ناقص رائے میں وہ زیادہ بہتر ہے۔ (صفحہ ۵۸ تا ۱۰۴) خشوع وخضوع سے انکار نہیں مگر ضربات وغیرہ کس حدیث سے ثابت ہیں۔ ایک بہت آسان طریقہ ہے ذکر کا جس میں کسی قسم کی ضربات کے بغیر اللہ کو یاد کر سکتے ہیں، بغیر کسی ریا کاری کے درج ذیل ہے:

ذکر

ایک بہت اچھی اذکار کی کتاب مکتبہ دار السلام نے مرتب کی ہے جس میں تمام مسنون اذکار صبح وشام اور رات کے درج ہیں کتاب کا نام حصن المسلم ہے اور ہر جگہ با آسانی دستیاب ہے۔ اشرف علی تھانوی کی مناجات مقبول بھی عام ہے اور ہم سب پانچ وقت کی نماز با جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد کر سکتے ہیں۔ اور اس ذکر کے لئے کسی کی "بیعت" ضروری نہیں ہے صرف آپ کا کلمہ گو مسلمان ہونا کافی ہے۔ تمام اذکار ان کتابوں میں صحاح ستہ اور قرآن سے ہیں۔ ان کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ یہ ان شرکیہ اوراد سے بہت بہتر ہیں جو آج کل چلوں، وظیفوں اور تعویذات کی کتابوں میں عام بک رہی ہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ آپ کو ان کا مسنون ذکر پڑھنے سے (ایک حدود میں) شیطان، جنات، موکلین، رجال الغیب وارواح، ملائکہ وغیرہ کی امداد حاصل نہیں ہو سکے گی البتہ اللہ کی مدد ضرور مل جائے گی۔ جو ہم سب کا رب اور مالک ہے اور ان شیاطین و جنات، موکلات کا بھی اور ہم سب اس اللہ کے اطاعت گزار ہیں یہ تو ان سے اور ہم سے کام لینے کا پورا حق رکھتا ہے اور لے ہی رہا ہے۔ مگر اگر ہم اس چیز کا دعویٰ کریں یہ وضع کردہ وظائف پڑھنے کے بعد تو ہم پر شیطان ضرور اتریں گے اور شیطان صرف جھوٹوں پر اترتے ہیں۔ مجھے کئی ایک اصحاب ملے تھے اور انہوں نے مجھ سے یہ دعویٰ کیا کہ مقربین، صالحین، صدیقین، شہید و اولیاء وغیرہ کی قبور پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے آپ اگر جا کر وہاں سے دعا کریں گے تو مقبول ہوگی اور اس رحمت کو جو وہاں برس رہی ہوگی اس میں آپ بھی شامل ہو جائیں گے۔ (جب کہ رحمت برسے یا صاحب قبر پر عذاب ہو غیب کا علم ہے اور صرف اللہ کو ہے۔ اور جو بھی برس رہا ہو وہ صاحب قبر اور خالق کا معاملہ ہے ان کے درمیان ہمارا اس سے کیا واسطہ) انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ کا تعلق عین اس وقت اللہ سے قائم ہو جائے گا۔ سوال ہے کہ یہ حکم تو ہم کو نماز میں ہے کہ نماز میں ہم کو خیال ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں اور اگر ہم نہیں دیکھ رہے تو وہ ہم کو دیکھ رہا ہے تو یہ حکم قبر کی زیارت پر کیسے

لاگو ہو گیا۔ رہا تعلق کہ اللہ سے کیسے قائم ہو تو اس ضمن میں حدیث قدسی سے ایک حدیث پیش کرتا ہوں جس کا انتخاب عزالدین ابراہیم نے کیا ہے صحیح مسلم کی حدیث ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ فرمائیں گے۔ اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری تیمارداری نہ کی، وہ عرض کرے گا، یارب تیری عیادت میں کیسے کرتا تو تو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ فرمائیں گے کیا تجھے معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا اور تو نے اس کی تیمارداری نہ کی، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی تیمارداری کرتا تو یقیناً تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر اس طرح کہیں گے تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا بندہ بولے گا تو تو اللہ ہے۔ اللہ فرمائیں گے میرے بھوکے بندے نے کھانا مانگا تھا تو نے اسے نہیں کھلایا۔ اگر کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر یہی بات پانی پلانے اور طلب کرنے پر ہوگی۔ بندہ بولے گا تو تو اللہ ہے کیسے پلاتا، اللہ فرمائیں گے میرے پیاسے بندے کو طلب کرنے پر پانی پلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ بن گیا اللہ سے تعلق اب بتائیے قبر پر جا کر اللہ سے تعلق کیسے بن گیا؟

برائے کشف وقائع آئندہ

مشائخ کے حوالے سے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ انہوں نے تجربہ کیا کہ خلوت میں اعتکاف کرے مع عمدہ لباس، غسل وخوشبو بعد مصلی پر بیٹھے اور قرآن کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے رکھے اور اللہ سے دعا کرکے فلانے واقع کو اس پر ظاہر کردے پھر اسم ذات (اللہ) کے ذکر شروع اور ضرب لگائے تمام مصحف پر (استغفر اللہ) سو یہاں تک کہ اپنے دل میں نور وکشائش کو پاوے مگر شاہ صاحب نے اس طریقے پر خود ہی اعتراض کیا ہے بے ادبی کا اور مزید کہا ہے کہ ان کے والد نے جو طریقہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسمائے ثلاثہ سے یاعلیم یامبین یاخبیر دیگر خلوت، عطر، لباس، غسل ضروری ہیں مگر مصحف نہ رکھیں۔

طریقہ کشف ارواح

مشائخ قادریہ کے حوالے سے رقم کرتے ہیں کہ مذکورہ شرائط کے ساتھ (بغیر مصحف کے) ہمارا مجرب ہے داہنے طرف شیوخ کی ضرب لگادے، بائیں طرف قدوس کی آسمان میں رب الملائکۃ کی ضرب لگادے اور دل میں الروح کی۔ صفحہ۷۲۔

برائے حصول امور مشکلہ

یہ تمام شرائط کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اس کے مقدر میں ہو پھر داہنی طرف ''یاحق'' کی ضرب اور بائیں طرف یاوہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے۔ صفحہ۷۳

برائے انشراح خاطر و رفع بلایا

اللہ کی ضرب دل میں، لاالٰہ الاھو کی اس طرح جیسے ہم نے نفی اور اثبات میں بیان کیا۔ الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگادے۔

برائے شفا، دفع گرسنگی، کشائش رزق ومغلوبی دشمن صفحہ نمبر (۷۳،۷۴)

اللہ کا صفاتی نام حاجت سے جو تعلق رکھتا ہو اس نام کو دو ضرب، تین ضرب، یا چار ضرب کے ساتھ تو یوں کہے شفاء بیمار میں یاشافی یا دفع گرسنگی میں یاصمد یا کشائش رزق میں یارزاق یا دفع دشمن میں مذل۔ اب آج کل لوگ یہ سب تو شروع ہیں مسنون استخارہ (صحیح بخاری) کوئی نہیں کرتا اور استخارہ اس لئے نہیں ہے کہ آگے کیا ہوگا بلکہ اس لئے ہے کہ اگر شک ہو تو کرلیں ہر ضروری کام سے پہلے کرلیں اور جس طرف گمان زیادہ ہو وہ کرلیں اللہ فضل کرتا ہے اور اس میں نیک لوگوں سے مشورہ بھی ہے۔

تبصرہ: اب شاہ صاحب سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ آئندہ کے بارے میں اتنے فکر مند ہوں گے کیونکہ جب اگلے پل کا پتہ نہیں تو ایک دن آگے کا کیا معلوم کرنا اور پھر کل کا صرف اللہ کو پتہ ہے وہ

ہمیں کیوں بتائے۔ جب انسان ہی مرگیا تو پھر اس کی روح کا کیسا کشف اور کس مقصد کے لئے عالم
ارواح غیب ہے اور غیب کا علم صرف اللہ کو ہے اور ہم کس کے لئے معلوم کریں کیا زندوں کی فکر کم ہے۔
اور مردے کے لئے وہ صرف مسلمان کے لئے دعائے مغفرت زیادہ ضروری ہے۔ فرض نماز کے بعد
افضل ترین نماز تہجد ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ تمام مشکلیں حل ہوجائیں اور اللہ کے صفاتی ناموں سے
دعا مانگنا تو اور بھی افضل ہے اور مقبول ہے اور فجر سے پہلے کا وقت تو قیامت تک دعاؤں کے قبول
کرانے کے لئے بہترین ہے جب اللہ زمین والے آسمان پر آکر خود پوچھتے ہیں مانگ کیا مانگتا ہے اب
ضرب کے ساتھ ذکر سمجھ سے باہر ہے۔ خشوع وخضوع سے انکار نہیں اور یہ نہایت زیادہ خاموشی اور قبلہ
رو ہو کر بلا حرکت کرے۔ یکسوئی بھی حاصل ہوسکتی ہے۔ بلاؤں کے دفعہ کے لئے دعا سے نماز سے،
ذکر سے، انکار نہیں اور ان کو ٹالنے کے لئے صدقہ افضل ترین ہے جو مصیبتوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔
شفاء کے لئے سورۃ فاتحہ، معوذتین اور قرآن کی تلاوت ودعا حتیٰ کہ صفاتی ناموں سے دعا کا قطعاً انکار
نہیں مگر ''ضربیں'' کیوں۔ کشائش رزق کے لئے استغفار اور سورۃ واقعہ تو مسنون ہے۔ اور جہاں تک
مغلوبی دشمن کا تعلق ہے تو صلح بہر حال بہت ہے ورنہ دعا ہے صحیح مسلم میں بددعا کی شکل میں دشمن کے
لئے اور اگر کافر ہے تو جہاد کا راستہ کھلا ہے۔

ذکر جلی وخفی

ایک خاص جسمانی پوزیشن میں بیٹھ کر ذکر کرنا ہے لاالہ الااللہ کا ورد ضرب اور پورے جسم کے مختلف
حصوں کو اندرونی حرکت دیتے ہوئے یعنی دل، ناف، مونڈھے اور پیٹھ کھانے کا طریقہ بتایا ہے اور
چکنائی کھانے کو بھی کہا ہے تاکہ خشکی نہ ہو۔

تبصرہ: بہرحال شاہ صاحب نے ایک طرح سے خیالات کو ارتکاز کرنا بتایا ہے ایک نکتے پر مدعا
صرف خشوع وخضوع ہے مگر کیا یہ طریقہ کسی ایسی حدیث میں ثابت ہے کہ تمام امت کو اس کی اجازت

ملتی ہے کہ تمام لوگ استفادہ کرتے۔ مانا کہ تمام شرعی مسئلوں میں عوام الناس کو ٹانگ نہیں اڑانی چاہیئے،
مگر یہ ذکر ہے اللہ کا جو سب کا حق ہے اجازت سب کو ہونی چاہیئے خاص وعام کیا۔

دیگر اذکار جو دیے ہیں اس کی شرائط چلہ کشی یہ ہیں

مشائخ چشتیہ کا کہنا ہے۔ ہمیشہ روزہ رکھنا، سدا قیام شب کرنا،
(**تبصرہ:** نبی ﷺ نے ہمیشہ کے روزے اور قیام سے منع کیا ہے) بولنے اور کھانے اور سونے اور
صحبت خلق کو کم کردینا (اگر کوئی جج وکیل، استاد، امام مسجد، پولیس والا، بینکر، کاروباری ہو تو پھر؟) ہمیشہ
باوضو رہنا، جاگتے اور سوتے میں مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل لگائے رکھنا (دل صرف اللہ کے ذکر میں اللہ
کے ساتھ لگتا ہے) غفلت اس میں حرام کے نزدیک ہے۔ اور حجرے میں پاؤں رکھتے وقت تعوذ وبسم
اللہ وسورۃ الناس اور مراقبات، اخری شب کا قیام فضیلت ہے بولنا اور کھانا کم اور سونا بھی اچھی بات ہے
مگر کم لوگوں سے کم ملنا کیا رہبانیت نہیں۔

کشف قبور واستغاضہ بداں صفحہ نمبر ۸۶

بقول مشائخ چشتیہ جب قبرستان میں داخل ہو تو انا فتحنا دو رکعات میں پڑھے۔ پھر میت کی طرف
سامنے ہو کے کعبہ معظمہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورۃ ملک پڑھے۔ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور
گیارہ بار سورۃ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہوجاوے پھر کہے یارب یارب (اکیس بار، پھر یا روح
اور اس کو آسمان میں ضرب کرے اور یا الروح الروح کی دل میں ضرب کرے یہاں تک کہ کشائش اور
نور پاوے پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہوسکے دل پر۔

تبصرہ: تمام کائنات رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق مسجد ہے سوائے حمام اور قبرستان کے ان
دونوں جگہ نماز سے رسول ﷺ نے منع کیا ہے (کہاں دے مارا یہ حکم) کوئی حکم شرعی ہے ایسا کرنے کا

لگتا ہے یہ کتاب شاہ ولی اللہ کی نہیں۔ صلوٰۃ المعکوس کارد اگلے پیراگراف میں شاہ صاحب نے خود کر دیا ہے۔

صلوٰۃ کُن فیکُون صفحہ نمبر (۸۸،۸۶)

سخت حاجت میں لیالی ثلاثہ یعنی چارشنبہ اور پنج شنبہ اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعتیں ادا کرے۔ پہلی رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور اخلاص سو (۱۰۰) دفعہ، دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار (۱۰۰) اور اخلاص ایک بار پڑھے۔ اور پھر فارسی کی ایک عبارت سو بار پڑھے، سو (۱۰۰) دفعہ استغفار (دن میں سو بار مسنون ہے) درود سو (۱۰۰) بار (دس بار مسنون ہے، زیادہ افضل ہے جمعہ کے دن اور جب نام آئے آپ ﷺ کا تو لازم ہے۔ تین رات تک کرنا ہے پھر پگڑی یا ٹوپی اتارے اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالدے اور روئے پچاس بار دعا کرے حق تعالیٰ سے ضرور قبول ہوگی؟

تبصرہ: واللہ اعلم ہے کہ علماء بتائیں ہر مسلک کے ایسا کرنا جائز ہے۔ حالانکہ نفل میں کافی اجازت ہے مگر کیا یہ صحیح ہے؟

نقشبندیہ اشغال صفحہ نمبر (۱۳۹،۸۸)

جس دم اور ذکر اذکار وا حادیث بتائی ہیں۔ اس پر کیلانی صاحب نے کافی لکھا ہے۔ مجھ کو زیب نہیں دیتا مزید پڑھیں عبدالرحمٰن کیلانی صاحب کی شریعت وطریقت اور وظائف خاندان ولی اللہ کے صفحہ نمبر (۱۷۹،۱۴۰)

برائے درد دنداں و درد کمر و درد ریاح

اچھا تماشہ ہے جناب کہ شاہ صاحب کے خاندان سے لوگ تحفۃ الاثناء عشری شیعیت کے رد میں لکھیں اور ان کے اوپر سب وشتم کریں۔ اور ان کے جد امجد اسی شیعہ فرقہ کے علم جفر واعداد کو استعمال کریں

(واضح رہے کہ یہ شرک علم جعفر صادق رحمہ اللہ سے غلط منسوب ہے اس کی کوئی سند ان تک نہیں پہنچتی۔ یہ زیدیہ فرقے کے ہارون بن سعید عجلی نے جھوٹا حاشیہ چڑھایا ہے جعفر صادق رحمہ اللہ کے اوپر یہ بہتان ہے (حوالہ مقدمہ ابن خلدون وسوانح عمری جعفر صادق رحمہ اللہ ابوزہرہ مصری) عمل یہ ہے کہ تختی پر پاک ریت لے کر ایک کیل یا کھونٹی سے ابجد، ہوز، حطی لکھیں، پھر کیل سے الف کو دبا کر سورۃ فاتحہ پڑھیں اور مقام درد پر انگلی دبا کر رکھیں۔

تبصرہ: کیا ظلم ہے شاہ صاحب کے ساتھ بھی اور سورۃ فاتحہ وشریعت کے ساتھ بھی کیا سورۃ فاتحہ یا اللہ شفاء دینے کے لئے محتاج ہے کہ "باطنی علم" وہ بھی شرکیہ۔ کیا سورۃ فاتحہ اکیلی کافی نہیں، کس طرح ثابت کریں گے اس عمل کو شریعت سے۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ کتاب شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ اب اگر پرویز جیسے ملحدین ہمارا مذاق نہیں اڑائیں گے تو کیا کریں۔ کیونکہ سنت نبوی ﷺ کی ایسی تیسی تو ہم نے خود کردی ہے۔ (نہج البلاغہ میں علی رضی اللہ عنہ نے نجومی کو جھوٹا کہا ہے۔ علم جفر، نجوم، غیب، ستاروں کا علم ہے)

برائے سگ گزیدن

سورۃ طارق کی آیات کو روٹی پر لکھ کر باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کو چالیس دن کھلانا ہے۔ چالیس ٹکڑے کرلیں۔ روٹی پر قرآن لکھنا کیا جائز ہے؟ تلاوت سے انکار نہیں۔

برائے دفع فاقہ

سورۃ واقعہ کی ہر رات تلاوت سے فاقہ نہیں ہوتا سر آنکھوں پر بالکل حدیث سے ثابت ہے۔ (ترمذی، مشکوٰہ)

برائے خوف حاکم

تبصرہ: پھر وہی حروف مقطعات کھیعص حمعسق اور انگلیاں بند کھول کرنا حاکم کے سامنے۔ جب اس کے مطلب صرف اللہ کو پتہ ہے۔ رسول ﷺ نے ہم کو نہیں بتائے تو پھر آج کل اس کے

فضائل ہم کو کیسے پتہ چل گئے۔ شمس المعارف میں یہ حروف قرآنی پلید جادوگر استعمال کر رہا تھا۔ یہاں یہ الفاظ شاہ صاحب نے مجرب بتائے ہیں۔ مانا ہم میں اللہ کا خوف نہیں مگر یہ لوگ تو دین کے محافظ تھے کیا ہوگیا کہ یہ خود ہی دین کو مذاق بنانے لگے؟

آیات حرز برائے دفع از سحر و محافظت از دزدان و درندگان

کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ یہ آیات سنن ابن ماجہ کی کتاب الطب میں موجود ہیں۔ اور شاہ صاحب بالکل صحیح ہیں۔ کافی سریع الاثر اور مجرب ہے۔

برائے حفظ چیچک

تبصرہ: یہ تعویذ پیچھے صفحوں میں بیان ہو چکا ہے سورۃ رحمان کی آیت پر گرہیں دے کر گلے میں ڈالنا ہے گرہوں پر پھونکنا ہے۔ اس چیچک کے گنڈے کو اشرف علی تھانوی نے بہشتی زیور میں شاہ صاحب سے منسوب کیا ہے اور سنن ابن ماجہ میں علامہ وحید الزماں نے بھی کتاب الطب میں اس کو شاہ صاحب سے منسوب کیا ہے۔ یہ صحیح ہے یا غلط یہ تو علمائے حق ہی بتائیں گے۔ مگر کیا گرہوں پر پھونکنا کفار و یہود و ساحروں کی مشابہت نہیں۔ جبکہ صحیح مسلم میں پھوڑے پھنسی، وغیرہ کے لئے سنت نبوی ﷺ کے طریقہ یعنی اپنی سبابہ انگلی پر لعاب دہن لگاتے ہوئے زمین کی مٹی لگا کر اس تکلیف دے جگہ رکھ طاق دفعہ "بسم اللہ تربة ارضنا وریقة بعضنا یشفی سقیمنا باذن اللہ" یا باذن ربنا کہہ دے۔ کیا یہ خالص سنت نبی ﷺ کا طریقہ زیادہ بہتر نہیں اس سورۃ رحمٰن کے گنڈے کے مقابلے میں آپ کیا توقع کرتے ہیں کہ یہ سب (گنڈا وغیرہ) دیکھتے ہوئے۔ اور مغرب جہاں اب بھی دعوت پہنچانی ضروری ہے وہاں منکرین حدیث ہمارے مذہب کی غلط تصویر پیش کریں گے۔ یہ اصلاحات کا کام وہ علمائے حق کر سکتے ہیں جو آزادی کے لئے مالٹا یا کالے پانی کی اسیری برداشت کرتے ہوں۔ آج کل کے درباری وظیفہ خوار چاہے وہ پاکستانی حکومت کے ہوں یا سعودی حکومت کے ملا نہیں جو صرف اور صرف

فرقہ پرستی اور مسلمانوں سے مناظرے اور مباہلے میں مصروف ہیں۔ اور مسجدوں کو ویران کرنے درپے ہیں۔ ان ہی جیسے شیوخ کی وجہ سے نوجوان طبقہ مذہب سے بیزار ہوا ہے۔ ایسے ہی مولویوں کی وجہ سے مسجدیں ویران اور خانقاہیں و مزارات و قبریں آباد ہو رہی ہیں اور روحانیت و لوح محفوظ پر نظر رکھنے والے بدترین حسن بن صباح کے باطنی پیروکار، بھیڑوں کے روپ میں بزرگی، زہد و عبادت کا چولہ اوڑھ کر وحدۃ الوجود، حلول، وحدت الشہود کا پرچار کرتے پھر رہے ہیں۔

نامہائے اصحاب کہف برائے امان از غرق و آتش زدگی و غارت گری و روزی (صفحہ ۱۵۵)

تبصرہ: یہ نام گذشتہ صفحات میں لکھ دیئے گئے ہیں تھانوی نے بہشتی زیور میں یہ نام دیئے ہیں اور جہاں شاہ صاحب نے اپنے والد کی منسوب کئے ہیں سورۃ کہف کے فضائل بھی شروع میں لکھے جا چکے ہیں اور اصحاب کہف کے معاملے پر زیادہ کرید کو اس سورت کے اندر منع کر دیا گیا ہے آپ دعا مانگ رہے ہیں اللہ سے اور توسل یا وسیلہ دے رہے ہیں انسان کا کس حدیث میں یہ نام آئے ہیں، تابعی یا صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول ہی ہوتا تو حجت تمام ہوتی اور پھر اسی پر بس نہیں اصحاب کہف کے کتے بنام قطمیر کو بھی پکارا جا رہا ہے حاجت روائی کے لئے (استغفر اللہ) واقعی ایسے ہی ہے کہ یہ کتاب شاہ صاحب نے نہیں لکھی۔

نماز برائے قضائے حاجات (صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۸)

سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ میں مسنون نماز حاجت ہے جس کا طریقہ ہم کو نبی ﷺ نے بتایا اور قول الجمیل کے حاشیے میں بھی ذکر ہے مسنون نماز کا مگر ایک طریقہ شاہ صاحب نے یہ بھی بتایا ہے چار رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد مختلف آیات کو الگ (ہر رکعت میں الگ آیات) سو سو دفعہ پڑھنا ہے) پھر سلام

پھیر کر ایک اور آیت کو سو دفعہ پڑھنا ہے۔

تبصرہ: مانا کہ نفل میں شریعت نے بندوں کو کافی اجازت دی ہے مگر کیا اس طرح کرنا صحیح ہے (بتائیں؟) اب شاہ صاحب کے نیک بزرگ ہونے میں کس کو کلام ہے۔ جو اللہ کے ساتھ ان کا رابطہ تھا کیا ہم کو آج کل حاصل ہے؟ اب ہم ان جیسے تقویٰ بر تو نہ ہوں اور یہ نماز پڑھیں اور اللہ کی رضا کچھ اور ہے یعنی ہماری رضا سے مختلف ہو تو لوگوں میں کلام اللہ سے بدظنی پھیلے گی یا نہیں؟ اور پھر مسنون پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ کتاب کے حاشیے میں جعفر صادق اور مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ "لاالٰہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین" کا ورد ہر غم واندوہ کے موقع پر رفع کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ (بالکل صحیح کہا ترمذی، حدیث نمبر ۳۵۰۵ صحیح الترمذی ۳/۱۶۸، حوالہ حصن المسلم) مگر یہ ہم کو شرعی رو سے بتایا جائے کہ اجتماعی مجلس میں سوا لاکھ بار پڑھا جائے (المعروف آیت کریمہ املی کے بیجوں پر) یا ایک شخص تن تنہا تاریک مکان میں بعد نماز عشاء تین سو دفعہ اس طرح کی طہارت اور قبلہ رو ہو کر پڑھے "تاریکی" میں پانی کا پیالہ بھر کر اپنے پاس رکھ لے اور لحہ پانی میں اپنا ہاتھ ڈال کر اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے۔ تین یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے (یہ طریقہ کتاب صلوٰۃ الرسول میں مولانا صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ صاحب نے بھی بتایا ہے) کیا شرعاً اس طرح کرنا جائز ہے پانی کا پیالہ تاریک گھر وغیرہ؟ (جمالی، جلالی و کبریت احمر کیا ہے؟)

عمل آسیب زدہ برائے دفع جن از خانہ (صفحہ ۵۹ تا ۱۶۲)

قرآن کی تلاوت، باعث شفاء، ہدایت، برکت ہے اس سے پڑھ کر جہراً پڑھکر شیاطین کو بھگانا صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ قرآن کو جہراً پڑھا کرتے تھے جس کو سن کر اور دیکھ کر رسول ﷺ نے فرمایا تھا یہ شیطان کو بھگاتے ہیں۔ مگر یہ لوہے کی چار کیلوں پر ۲۵ دفعہ سورۃ الطارق کی آیات کو پڑھ کر پھونکنے اور پھر گھر کے چاروں طرف گاڑنا کیا کسی سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے؟ اور اصحاب کہف کے

نام گھر کی دیواروں پر لکھ کر جنوں کو بھگانا کیا نبی ﷺ کی سنت ہے۔ جب کہ نبی ﷺ نے ایک شیطان کو ایک دعا پڑھ کر بھگایا تھا (مسند احمد ۳/۴۱۹ مسند صحیح، ابن السنی حدیث نمبر ۶۳۷، مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۷ اور طحاویہ ۱۳۳۔ حصن المسلم)

عورتوں، بچوں، اسقاط حمل، اولاد نرینہ و بانجھ پن (صفحہ ۱۶۲ تا ۱۶۷)

قرآن سے علاج کروانا بالکل ٹھیک ہے مگر یہ ہرن کی جھلی زعفران وگلاب سے لکھائی، لونگوں اور کالی مرچ واجوائن پر دم کرنا، ران تک آیات باندھ لینا کیا ہمیں شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟ تفصیل اشرف علی تھانوی کی عملیات میں آچکی ہیں۔ کیا چھری کو کنڈل کے اندر گاڑ کر قرآن پڑھنا شرعاً جائز ہے؟

برائے شناختن دزد (چور) و برائے بردہ گریختہ (صفحہ نمبر ۱۷۱ تا ۱۷۴)

چور کو پہنچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بندھنی کو اپنے درمیان تھامے رہیں اور دو انگلیوں سے اٹھاتے رہیں اور جس پر چوری کی تہمت ہو اس کا نام بدھنی میں لکھے اور سورۃ یٰس کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جائے گی اگر نہ گھومے تو اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جائے۔ یہاں تک کہ گھومے "بدھنی" کیا ہم کو شریعت ایسے کسی عمل کی اجازت دیتی ہے؟ پھر اگلے عمل میں آیات کو لکھ کر اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے بیچ میں رکھ دیا ہے کہ غلام واپس آجائے۔ کیا ایسے عمل کی شریعت میں اجازت ہے؟ صفحہ ۱۷۴ پر ہی سورۃ فاتحہ کو حاجت روائی کے لئے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام کے ساتھ ملا کر پڑھے، ستر بار، دوسرے دن ساٹھ بار، تیسرے دن پچاس، اسی طرح دس دس کم کرتا جائے۔

تبصرہ: سورۃ فاتحہ کے فضائل سے انکار نہیں مگر اس طریقے سے پڑھنا کیا سنت سے ثابت

ہے۔جبکہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا حکم ہے اور کیا فجر میں فرض اور سنت کے درمیان کیا اتنا وقت ہوتا ہے کہ ۷۰، ۶۰، ۵۰ دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھی جائے آپ کو تو تیز پڑھنا پڑے گا۔جبکہ ترمذی اور ابوداؤد کی احادیث کے مطابق اذان (ہر اذان) کے بعد اور اقامت سے پہلے دعا رد نہیں ہوتی۔تو جب سنت پڑھ کر جماعت کھڑی ہونے سے پہلے آپ کو بتا دیا گیا بذریعہ سنت تو پھر مذکورہ بالا طریقہ کی کیا ضرورت ہے۔آپ خشوع اور خضوع سے سنت پڑھیں اور طریقے کے ساتھ سکون سے جتنی دفعہ بھی سورۃ فاتحہ پڑھ سکتے ہیں پڑھ لیں اور دعا کر لیں بقیہ وظائف اعمال قرآنی و بہشتی زیور میں لکھے ہوئے ہیں۔ہم کتاب کے دیگر حصوں پر گفتگو نہیں کرتے کہ یہ علماء کا حق ہے اور ہم سے گفتگو بہت بہتر کر سکتے ہیں اکثر لوگ ان نصیحتوں کو نہیں دیکھتے جو جناب شاہ ولی اللہ نے نفس کو سدھارنے کے لئے کیں مگر چلہ ورد، اذکار وظیفے کے چکر میں فوراً پڑ جاتے ہیں۔

آخر میں ایک اقتباس

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ نے اپنی لاجواب کتاب ''آئینہ پرویزیت'' میں ایک باب میں سے ایک اقتباس نقل کروں گا اس عنوان سے کہ ان خرافات کو وہی روک سکتے ہیں جو کہ علمائے حق ہیں۔

علمائے حق کیسے ہوتے ہیں؟

جب مامون رشید نے خلق قرآن کے مسئلے میں درج ذیل احکام جاری کئے

(۱) جو لوگ قرآن کو غیر مخلوق سمجھتے ہیں ان کو سرکاری ملازمت سے برطرف کیا جائے۔

(۲) ان کی شہادتیں ناقابل اعتماد قرار دے دی جائیں۔

(۳) دار الخلافہ کے ممتاز علماء کے خیالات درباره خلق قرآن قلمبند کر کے میرے پاس بھیجے جائیں

تو امام احمد بن حنبل، محمد بن نوح، قواریری رحمہ اللہ وغیرہ اپنے اصلی مسلک پر قائم، بقیہ تمام علماء نے اپنی جان بچانے کے لئے قرآن کو مخلوق کہہ دیا۔مامون ان کے قتل کے ارادے سے روانہ ہوا۔امام نے اللہ

سے رحم مانگا۔مامون پہنچنے سے پہلے مر گیا۔ایسے ہوتے ہیں علمائے حق کہ مامون کے بھائی معتصم باللہ (۲۱۸-۲۲۷) جب تخت نشین ہوا تو اسی مسئلہ پر روزانہ اس امام عالی مقام احمد رحمہ اللہ کو دس کوڑے مرواتا تھا۔کوڑے کھائے مگر حق سے پھرے نہیں۔ثابت قدم رہے۔۵۶ سال میں کتنے پاکستانی مولوی ہیں جنہوں نے اس کردار کا مظاہرہ کیا خصوصاً گیارہ سالہ نام نہاد اسلامی دور آمریت میں؟ یعنی علمائے حق ہمیشہ ریاست سے متصادم رہے عوام کے لئے اور حق کے لئے۔

سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور اموی خلفاء

عبدالملک بن مروان جب خلیفہ ہوا تو سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اس کی بیعت کرنے کی اس بناء پر مخالفت کی کہ بلا امتیاز اہمیت جانشینی کی داغ بیل پختہ کی جا رہی ہے۔اس جرم میں عبدالملک نے آپ کو قید میں ڈال دیا۔آپ کو خلافت راشدہ کے دور سے بیت المال سے وظیفہ ملا کرتا تھا مگر جب آپ نے دیکھا کہ امراء بیت المال میں ذاتی تصرف کرنے لگے ہیں تو آپ نے وظیفہ لینا بند کر دیا۔اور بار بار بلانے کے باوجود آپ نے رقم نہ لی۔آج کل کی طرح نہیں کہ ملک میں ''ظلم'' عام ہے اور اسلامی نظریاتی کونسل اور جج ''نہ صرف خاموش'' ہیں۔بلکہ مراعات بھی حاصل کر رہے ہیں۔

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ

ہشام بن عبدالملک: کوئی خدمت کا موقع دیں (خانہ کعبہ میں درخواست کی)

سالم: اللہ کے گھر میں کسی اور سے مانگنا شرم کی بات ہے۔

ہشام: اب کعبے سے باہر نکل کر پوچھا، جناب اب حکم کریں، کعبے سے باہر ہیں۔

سالم: تم کیا دے سکتے ہو دنیا یا دین؟

خلیفہ ہشام: دنیا ہی دے سکتا ہوں۔

سالم: دنیا تو میں نے اپنے مالک حقیقی سے کبھی نہیں مانگی۔آپ سے کیسے مانگوں؟

ہشام: چپ رہا۔کوئی جواب نہ بن سکا۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور عراق کا گورنر

یزید بن عمر بن ہبیرہ: میں آپ کے ہاتھ میں اپنی مہر دیتا ہوں کوئی حکم نافذ نہیں ہوگا۔جب تک اس پر مہر نہ کر دیں۔امام نے کوڑے اور قید کی دھمکی کے باوجود انکار کیا۔

ابوحنیفہ: اگر گورنر مجھ سے مسجد واسط کے دروازے گننے کی ڈیوٹی دے وہ بھی نہیں کروں گا۔چہ جائیکہ وہ کسی آدمی کے قتل کا حکم لکھے اور میں مہر لگاؤں۔اللہ کی قسم اس ذمہ داری میں شریک نہ ہوں گا۔

روزانہ دس کوڑے کھانے منظور کر لیے مگر سرکاری عہدہ قبول نہ کیا۔خلیفہ منصور نے امام ابوحنیفہ اور ابن ابی ذئب رحمہ اللہ سے خلافت کے بارے میں پوچھا تو ابن ابی ذئب نے کہا خلافت اہل تقویٰ کے اجماع سے قائم ہوتی ہے اور جو شخص اس پر قبضہ کرے اس میں تقویٰ نہیں۔آپ اور آپ کے مددگار توفیق اور حق سے منحرف ہیں۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ آپ کی خلافت پر اہل تقویٰ میں سے دو آدمی کا بھی اجماع نہیں ہوا۔خلافت مسلمانوں کے اجماع اور مشورے سے ہوتی ہے۔اور جب دونوں بزرگوں کو رشوت دینے کی کوشش کی گئی تو دونوں نے کہا۔

ابن ابی ذئب رحمہ اللہ: یہ حال میں منصور کے لئے حلال نہیں سمجھتا اپنے لئے کیسے قبول کروں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ: خواہ میری گردن اڑادی جائے میں اس مال کو قبول نہ کروں گا۔

امام مالک رحمہ اللہ: امام موصوف نے نفس ذکیہ کی بغاوت جو ظلم کے خلاف اٹھی تو امام نے اس کا ساتھ دیا۔اور حدیث سے دلیل لی کہ جبراً تو طلاق نہیں ہوتی آپ جبراً بیعت کیسے لے سکتے ہیں۔منصور کا چچازاد بھائی گورنر تھا مدینہ کا۔اس نے آپ کو ستر کوڑے لگوائے لہولہان کر دیا۔گدھے پر سارے شہر میں گھمایا مگر حق سے نہ پھرے اور یہ ہی کہا کہ جبری طلاق حرام ہے۔اور کوڑے لگوانے والے کو معاف کر دیا۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ

خلیفہ مہدی نے ان کو کوفہ کا قاضی مقرر کیا اور وہ بھی ایسا کے فیصلے میں کوئی دخیل نہ ہو۔ان کو حکم نامہ دیا۔آپ نے وہ حکم نامہ دریائے دجلہ میں ڈال دیا اور خود روپوش ہو گئے۔اور پھر مل کر نہ دیئے۔اسی طرح کے ہزاروں واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے۔

آپ دیکھیں کہ کون سے علماء ہیں جو یہ کام ختم نہیں کرواسکتے

وہ جو گیارہ سالہ غیر اسلامی دور کو اسلام کے نام پر برداشت کرتے رہے۔وہ جو اپنے منہ سے انتخابات میں کھڑے ہو کر اقتدار مانگتے ہیں کہ ہمیں لے آؤ ہم اسلامی نظام نافذ کریں گے۔اللہ کے نظام کی ترویج واشاعت ،صدقہ ہے۔اور صدقے کا اجر نہیں مانگا جاتا۔اور آپ تو منہ سے اقتدار مانگ رہے ہیں۔احادیث میں ہے کہ منہ سے جو عہدہ مانگے اس کو تو ہر گز مت لے کر آؤ،دعوے تو بلند وبانگ ہیں ختم نبوت پر جلوس،مرزائیوں اور دہریوں کے خلاف جلوس،حدود آرڈیننس پر جلوس،مگر گزرے ہوئے صفحات میں جو کچھ ”قرآن کے ساتھ کھلی بے حرمتی“ ہوئی ان نام نہاد ”نشاۃ الثانیہ“مملکت اللہ داد میں ہو رہی ہے اس پر مجرمانہ خاموشی لندن میں کوئی گستاخ کوئی ذلیل کتاب لکھ دے تو اس کے خلاف کراچی میں جلوس مگر یہ مسلمان مولوی حضرات اپنے اداروں سے اس قسم کے ”شرکیہ اور گستاخانہ طریقے سے“ قرآن کے استعمال کی ترویج واشاعت کریں اور پھر بھی یہ جنت اور ہمارے ایمان کے ٹھیکے دار بنے رہتے ہیں اور شریعت ان کے گھر کی لونڈی ہے۔۶۰ کی دہائی میں عورت کے زیر اثر الیکشن مہم بالکل جائز (فاطمہ جناح) حتیٰ کہ خلافت اور ملوکیت جیسی کتاب بھی لکھ دی گئی۔الیکشن مہم کے لئے۔مگر ۹۰ کی دہائی میں عورت (بے نظیر) کی حکمرانی حرام،شریعت میں جو کوڑے مارنے کا حکم ہے،اس حکم کے بالکل منافی نصرانی ورومی طریقے پر پاکستان میں اسلام کا نام لے کر ایک آمر نے کوڑے لگائے تو اس پر یہ خاموش رہے؟

ہندوستان فتح کرنے کے دعوے، اور پاکستان میں قرآن کی بے حرمتی برداشت جناب بل کی درگاہ کی بے حرمتی پر چراغ پا اور پاکستان میں بھوکی عوام کے ہوتے ہوئے مزاروں کو دودھ سے نہلانا برداشت سہون شریف (دادو سندھ) میں شہباز قلندر کے مزار پر سونے کا دروازہ ہے اور ایک سسکتی ہوئی بھوکی خلقت وہ بھی برداشت ہے۔ کشمیر بوسنیا، افغانستان، چیچنیا کے مسلمانوں کی حالت زار پر اخباری بیانات (گھر کی آگ کون بجھائے گا) شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے ساتھ کوئی زیادہ لوگ نہیں تھے جب انہوں نے زید بن خطاب کی قبر پر سے قبہ توڑا تھا۔ مگر شیخ کے نام پر فرقہ واریت تو عام کر دی گئی ہے ہر ایک کو ''بدعتی'' کہہ کر مگر مرید کے کہ قریب گنج بخش کے مزار پر قبہ برداشت ہے مگر دعویٰ لال قلعہ دہلی کے اوپر اسلامی جھنڈا لہرانے کا ہے۔ اور یہ تمام مولوی جن کے بڑے علماء نے ایک دوسرے کے مسلک کے خلاف کتابیں لکھ لکھ کر مسلمانوں کو معمولی اختلاف پر وہابی، کافر، مشرک، بدعتی ملحد، تک قرار دے دیا مگر اکثر سیاست ان تمام مولویوں کو ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھوا دیتی ہے۔ مگر انہیں اس ملک میں قرآن کی بے حرمتی نظر نہیں آتی جو ہم نہ صرف دیکھ رہے ہیں بلکہ برداشت کر رہے ہیں۔ عورتوں کے پردے، TV، سنیما کی اتنی فکر ہے مگر ہمارے دیہاتوں میں جہاں نسبتاً ماحول ذرا ان کے ''نزدیک'' شرم وحیاو پردے کا ہے۔ وہاں کبھی گئے ہیں یہ مولوی۔ قرآن سے شادی (سندھ) کاروکاری (سندھ بلوچستان، سرحد) عورتوں کے ننگے کی جلوس کا دشمنی کی وجہ سے (پنجاب ضیاء کے اندھیرے دور میں ہی ہوا) دشمنی ختم کرنے کے لئے شادی (سندھ، پنجاب) اجتماعی آبروریزی (سندھ، پنجاب میں اکثر ہوتی ہے دشمنی کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے سرحد میں عورت کا دوسرا نام ''جانور'' ہے۔ میں نہیں کہتا کہ کھلی آزادی دیدیں مگر یہ سب کچھ وہاں ہو رہا ہے جہاں غیرت کے علمبردار اپنے خودساختہ رواج تہذیب کو اسلام کی حمیت اور ثقافت کا نام دیتے ہیں اور یہ مولوی خاموش ہیں۔ مگر آج کل کے اکثر مولوی کیا کر رہے ہیں کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ پر تبرے بازی کر رہے ہیں اور ایسے مسئلوں کو چھیڑ رہے ہیں جن کو اگر یہ سب مل کر بیٹھ جائیں تو انہیں خوش اسلوبی سے نمٹایا جا سکتا ہے۔

کیوں اکثر ان علماء کی دعاؤں، بددعاؤں اور تبلیغ میں اثر نہیں اس لئے کہ ان کے قول وفعل میں تضاد ہے۔ طاغوت کے دروازے پر کھڑا ہماری بربادی کے درپے ہے اور ہم ابھی تک نماز کے طریقے میں اختلاف سے باہر نہیں آئے۔ کیا یہ وہ گھڑی تو نہیں ہے جب بغداد کے باہر تاتاری فوج کھڑی تھی اور مسلمان علماء آپس میں مناظرے میں لگے ہوتے تھے۔ آج کا طاغوت سعودی عرب میں موحدین کی قیادت کر رہا ہے اور اس کو ڈراتا ہے کہ بادشاہت گئی۔ پہلے خمینی سے ڈراتا تھا۔ پھر صدام سے ڈراتا رہا پھر آج کل اسامہ حفظہ اللہ سے ڈرا رہا ہے علمائے حق وہاں بھی خاموش ہیں۔ یہ طاغوت شام میں نصیریوں کی مدد کرتا رہا کہ شامی علمائے دین کو کچلا جا سکے۔ یہ طاغوت پاکستان میں آمروں کی مدد کرتا رہا کبھی اسلامی آمروں کی کبھی سیکولر آمروں کی۔ اس طاغوت نے اردن کے شاہ کی مدد کی۔ اور ایک آمر نے وہاں گھیر کے بیس ہزار فلسطینیوں کو شہید کر دیا اور اس کو ہم نے پاکستان میں امیر المومنین تک کہہ دیا۔ تو کیا ایسے عقل کے اندھوں اور آنکھوں والے اندھوں پر اللہ غصہ نہیں کرے گا۔ میں اپنی اس ناقص سی کوشش سے امید کرتا ہوں کہ قرآن کی اس بے حرمتی کو اس ملک میں کوئی تو روک لے گا۔ شیخ احمد بن حجر رحمہ اللہ کی کتاب **تحریر المسلمین عن الابتداع والبدع فی الدین المعروف بدعات اور ان کا شرعی پوسٹ مارٹم** سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے:

''حق وانصاف کی بات تو یہ ہے کہ کتب صوفیاء کی ظاہری عبادتیں کفر صریح پر مشتمل ہیں مثلاً یہ کہ بندہ رب ہے اور رب بندہ ہے۔

استدعا: اگر مجھ سے قرآن یا حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اس کو درست کر دیں۔ اور میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ البتہ سیاسی تبصرے پر میں کوئی سمجھوتا نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مردہ مسلمانوں کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام زندہ مسلمانوں کا ایمان پر خاتمہ کرے۔ (آمین)

مذکورہ سطور میں جابجا قرآن کی آیات یا احادیث اور علماء کے اقوال دیئے گئے ہیں یہ احادیث اور اقوال مندرجہ ذیل کتب سے لئے گئے ہیں۔ قرآن شریف، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن

ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، موطا امام مالک، آئینہ پرویزیت، تقویۃ الایمان بدعات اور ان کا شرعی پوسٹ مارٹم، کتاب الوسیلہ، طب نبوی ﷺ، حسن المسلم، الدعا المسنون احادیث قدسیہ (عزالدین ابراہیم) الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار، مقدمہ ابن خلدون، ابوزہرہ مصری، امام جعفر صادق، شریعت اور طریقت کیلانی صاحب، تلبیس ابلیس، اخبارات، نہج البلاغہ، حدیث اور اہلحدیث، حسام الحرمین اور عقائد علمائے دیوبند، بریلویت، اسماعیلہ اور عقیدہ امامت کا تعارف، کیمیائے سعادت، تذکرۃ الاولیاء، محمد بن عبدالوہاب، کتاب التوحید۔

☆☆☆☆☆☆☆

حصہ سوئم

(۱) جواہر خمسہ۔ محمد غوث گوالیاری

(۲) مکتوبات یعقوبی۔ مولانا یعقوب نانوتوی

جواہر خمسہ (کامل) مکتوبات و بیاض یعقوبی (مولانا یعقوب نانوتوی)
(غوث گوالیاری) وطب روحانی (مولانا ابراہیم دہلوی)
مطبوعات: دارالاشاعت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

تبصرہ: تلاوت قرآن، خواص وفضائل، خواص اسمائے حسنہ وذکر اذکار سے انکار قطعاً نہیں مگر یہ سب کچھ اس طریقے سے زیادہ احسن ہے جس طریقے سے ہم کو سنت نبوی ﷺ نے کرنا بتایا ہے۔ صوفیاء واولیاء کرام ودیگر صالحین کی کرامات، مجاہدہ زہد سے، ان کی کرامات وملفوظات سے انکار نہیں مگر کوئی تو پیمانہ ہونا چاہیئے حدود کی تعین کا، مانا کہ خشوع اور خضوع سے ذکر کرنے سے ایک خاص تعلق بندے کا اللہ سے بن جاتا ہے اوراس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں مگر اس زمانے میں لوگوں کے نفس ایسے گندے نہیں ہوا کرتے تھے کہ ذکر صرف اس لئے کیا جائے کہ دنیا میں کائنات کی تسخیر ہوجائے اورعوام وخواص میں برگزیدگی کا ایک رعب قائم ہوجائے۔ مگر آج کل یہ وظائف کی کتابیں صرف اس مقصد کے لئے عام دستیاب ہیں۔ اب مشیت الٰہی اگر کوئی دعا کا فوری نتیجہ کسی مزید بہتری کے لئے فوراً نہ دینا چاہے تو یہ وظائف کی کتابیں عوام کو اللہ کے کلام سے اور ذکر سے بدظن کردیتی ہیں۔ کیونکہ جس قدر فوائد اور فوری قبولیت کے دعوے ان وظائف کے نتیجے میں بتائے جاتے ہیں وہ اکثر سامنے نہیں آتے تو ہمارے کمزور ایمان مزید ہم کو مایوسی کی طرف لے جاتے ہیں جس کا نتیجہ مذہب سے بیزاری کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ ہم مذکوہ بالا کی نیت، ایمان کے درجے، ورتبے میں کسی قسم کا شک نہیں کررہے کیونکہ یہ سب اب ہم میں نہیں ہیں۔ اوراچھی جگہ ہیں اللہ ان کے درجات بلند کرے اوران کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے (آمین) ہمیں کیا پتہ کہ ان بزرگان دین پر ذکر کرتے ہوئے کیسی خشیت

طاری ہوئی ہو اوران کا مدعا اللہ عزوجل نے سن کر حل کردیا ہو اوراس نیت سے انہوں نے ان اذکار کو درج کردیا ہو کہ کوئی اور مسلمان بھی فائدہ اٹھالے۔ مگر آج اکیسویں صدی میں جس طرح ان اذکار کے ذریعے قرآن وحدیث کا استہزاء ہورہا ہے وہ ہم سب کے لئے افسوس کا مقام ہے۔ کیونکہ عمل ندارد، نماز ندارد، قرآن وحدیث پر سمجھ کر عمل نہیں کیا جاتا یہ سب کچھ جھاڑ پھونک اورتعویذ گنڈے کے لئے استعمال ہورہا ہے۔ ان کتب میں جو چیز احادیث سے ثابت ہوتو ہم ان کو قطعاً نہیں چھیڑیں گے بلکہ جو چیز متصادم ہیں ان کو ہم گفتگو کا ذریعہ بنائیں گے۔

جواہر خمسہ (کامل) تالیف شیخ محمد غوث گوالیاری، ترجمہ: مولانا مرزا احمد محمد بیگ نقشبندی دہلوی (ذکر ونماز اشراق صفحہ ۳۰)

(**تبصرہ:** حدیث میں فضیلت ہے ان نوافل کی مگر باجماعت نماز فجر سے زیادہ افضل نہیں) (آپ ذکر کو گھر میں ادا کرنا کہہ رہے ہیں) اور اللہ تمام بگڑے ہوئے کام سیدھا کرتا ہے۔ ان نوافل کو ادا کرنے پر نماز فجر کے بعد سورج سوا نیزہ ہونے تک جو ذکر شرعاً جائز ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجھے کسی مہربان نے بتایا تھا آزمودہ ہے۔ (صلوٰۃ التسبیح ۳۱) صحیح ہے۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی وغیرہ میں مسنون طریقے سے پڑھنا صحیح ہے۔ مگر صاحب کتاب نے کافی اضافہ کردیا ہے۔ کیا رسول ﷺ کا فرمان کافی نہیں تھا۔ (چاشت ۳۵) احادیث سے ثابت ہے مگر یہ خود ساختہ دعائیں کیوں۔ دیگر نمازیں جو ہیں وہ کس حدیث سے ثابت ہیں یا جو ذکر ہیں وہ بھی ہم کو کتب حدیث میں نہیں ملتیں۔ آیات حرز (ابن ماجہ) ٹھیک مگر اس میں جو اضافہ ہے وہ کیا؟ استنجے کا ذکر بتائے دے رہے ہیں (صفحہ ۳۵ تا ۶۲ تک) ایسے ہی خود ساختہ طریقے عبادت بتائے ہیں۔ حتی کہ حسن بصری رحمہ اللہ سے اپنے مریدوں کو خواب تک میں دیکھنے لئے وظیفہ ونماز بتادیا ہے۔ نماز حاجب (ترمذی، ابن ماجہ میں ہیں) مگر آپ اس پر راضی نہیں آپ بتارہے ہیں شاہ ولی اللہ صاحب سے منقول چار رکعت والی (صفحہ

۶۴) تو ہم کس سنت پر عمل کریں سنت نبوی ﷺ پر شاہ صاحب کے مجرب وظیفے پر؟ اور پھر اس طریقے سے گوالیاری نے پورے سال کے مہینوں کے لئے نمازیں اور ذکر بتائے ہیں جو ہم نے حدیث میں دور دور تک نہیں دیکھے۔

دوسرا جوہر: دعوت اسماء کبیر (خطرہ شیطانی، نفسانی، ملکی ورحمانی کے دور کرنے کے لئے)

تبصرہ: کوئی غوث اللہ کے خطاب سے مخاطب ہے۔ شروع تو انہوں نے بسم اللہ سے کی ہے اور پھر صفحہ ۸۳ تا ۸۴ پر ہمرائیل، شتخیثا، ھوا کیل، اسرافیل اور اسی طرح کے عبرانی نام وعربی ناموں کا ذکر ہے جس میں جانے پہنچانے صرف جبرائیل، اسرافیل وغیرہ ہا ہیں اور سب فجر اور عصر کے بعد کشف القلوب کے لئے پڑھتے ہیں۔ اور یہ ہی نہیں اس کے بعد اسمائے عظام کا مجموعہ اور دعائے اختتام اور دعائے انتخابت ہے انہوں نے اللہ کے ناموں اور حدیثوں کی دعاؤں کے کلمات کو اپنے طریقے سے آگے پیچھے کر کے دعائیں ترتیب دے دی ہیں۔

تبصرہ: (صفحہ ۸۶) پر مشاہد انوار الٰہی کی ایک دعا ترتیب دی ہے جس میں بقول مصنف پڑھنے سے مشاہدہ غیب حاصل ہوگا۔ (مشاہدہ غیب سے کیا مراد ہے) اور صد افسوس کہ بغیر کسی سند کے اس کو رسول ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام سے منسوب کر دیا گیا ہے۔

(صفحہ ۹۰) پر جو دعا ہے وہ ذکر کے دوران خطرات سے بچنے کے لئے بتائی گئی ہے (سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون ساذکر ہے جو اللہ کے ذکر میں خطرہ پیدا کرے) اس میں انہوں نے شروع اللہ کے نام سے کی ہے پھر کسی بشخ، شیطثون، ونو ملخوثو، ازقش، رحموث، اھیاَ، ارغیش، ملیعوثا، املیخا، اخباوث وغیرہ کو پکارا ہے۔ صفحہ ۹۱ پر راہ دین کو حاصل کرنے کے لئے جو دعا بتائی گئی ہے چلیے ہم خود ساختہ اذکار پر کوئی اعتراض نہیں کرتے مگر ذکر الٰہی کے وقت خشوع خضوع تو اللہ کے لئے ہوتا ہے مگر یہاں جناب ہم کو بتا رہے ہیں کہ شیخ کا تصور کر لیں۔ پھر ذکر کریں۔

(صفحہ ۹۴) پر اللہ کے دیدار کو منسوب کیا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے امام نے اللہ کو ۱۹۹ بار دیکھا ہے (ایک دو بار نہیں پورے ۱۹۹ بار) اور دعا بھی بتا دی ہے کہ آپ پڑھیں اور رب کو دیکھیں۔ مطلب موسیٰ علیہ السلام سے بڑھا دیا ہے امام کو (استغفر اللہ) طور دیکھ نہ سکا راکھ ہو گیا۔ ہم انسان دیکھ لیں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ نے اللہ کو نہیں دیکھا آپ ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ وہ نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ اسی صفحہ پر رقمطراز ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور دعا کی تعلیم دی دین ودنیا کے خطرات سے نمٹنے کے لئے مطلب اب ہم کو وہ پیغامات بتائے جا رہے ہیں جو نبی ﷺ نے ہم کو حدیث میں نہیں دیئے البتہ دین موسوی میں تھے کیا محمد ﷺ پر نازل ہونے والا دین اسلام کافی نہیں ہے کہ اب موسوی اذکار پڑھنے ہیں؟۔ اس کے بعد عذاب قبر کے دفع کے لئے (صفحہ ۹۷) پر اللہ کے نام وسورۃ الم نشرح اور احادیث کی دعائیں لکھ کر مردے کی چھاتی پر رکھ دی جائیں تو عذاب نہ ہوگا۔

تبصرہ: اللہ معاف کرے کہ قبر کا حال صرف اللہ کو پتہ ہے کہ کیا ہونا ہے اگر نا بھی ہو تو بے حرمتی جو ہو گی ''آیات قرآنی'' مردے کے ساتھ رکھنے کی اس پر کافی پھٹکار پڑ جائے گی۔ کیسے؟ ایسے کہ جب آپ قبر بند کر کے چلے جائیں گے تو جسم پھٹے گا، آلائش، خون پیپ، گندگی، حشرات الارض جو گند پھیلائیں گے اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔ مردہ یا وہ ''ملا'' جو لکھ کر رکھے گا یا وہ ناشرین جو ایسی واہیات کتابیں لکھ کر عام مسلمانوں کو ترغیب دے رہے ہیں یہ لوگ میت کو جنازہ پڑھنے کے لیے مسجد میں لیجانا اور جنازہ میں سورۃ فاتحہ جائز نہیں سمجھتے جو کہ سنت رسول ﷺ سے ثابت ہے اور میت پر آیات قرآنی رکھتے ہیں جو خود ساختہ باطل عمل ہے۔ صفحہ ۹۹ پر زہد ومجاہدے میں سستی کو دفع کرنے کے لئے کلکائیل کو پکارا جا رہا ہے یہ کیسا شیطانی زہد ہے جس میں غیر اللہ کو پکارا جائے اور اگر یہ کہتے ہیں کہ مبہم نام اللہ کے عبرانی زبان کے نام ہیں تو کیا ہم کو قرآن وحدیث کے بتائے گئے پیغامات کافی نہیں ہیں کہ ہم یہ سب

کچھ کریں۔ (صفحہ ۱۰۳) پر استحکام زہد کے لئے اللہ کے نام کو پڑھنا تو کوئی مضائقہ نہیں پر ساتھ فرشتوں موکلین وجنات کو پکارنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔ اگر صحیح ہے تو دلیل کیا ہے اور کشف ہے تو نبی ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم افضل ترین تھے انہیں کیوں نہ ہوا؟۔ پھر انہوں نے چند عبرانی ناموں کو اللہ کا نام بتایا ہے تو اس کا مطلب نبی ﷺ نے (معاذ اللہ) ہم تک دین پہنچانے میں کوئی کمی رہ گئی تھی جو یہ عبرانی نام بتا کر مکمل کی جارہی ہے۔ پھر کیا اسمائے حسنیٰ قرآن وابن ماجہ ترمذی میں نہیں کہ ہم ان کو بتائے ہوئے ''لطائف العوارف'' پڑھیں۔ صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵ پر انہوں نے دعائے ہفت پیکر اور دعائے پنج گنج) بتائی ہیں کہ ان کو پڑھنے سے کشف قلوب وقبور وفتوحات غیبی حاصل ہونگی۔

تبصرہ: سوال پیدا یہ ہوتا ہے کہ آخران عاشقین، ذاکرین، عارفین کو کیا شوق ہے کہ کشف ووحی سے کسی صورت میں نیچے نہیں آتے۔ کس کو متاثر کرنا چاہتے ہیں یہ کرامت فروش۔ زیارت رسول ﷺ کی جو ترکیب انہوں نے صفحہ ۱۰۸ پر بتائی ہے کہ صلوٰۃ الارواح نامی کوئی وضعی نماز شہر سے باہر جا کر لب دریا یا تالاب پر پڑھنی ہے۔ مخصوص طریقے کے بعد آپ کو زیارت نبی ﷺ واصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ودیگر صاحب ارواح نظر آجائیں گی۔ صفحہ ۱۰۹ پر نفس شیطان مغلوب کرنے کے لئے ایک نماز پڑھنے کے بعد کوئی دعائے عزرائیل بھی ہے قسم دی ہے اس عزرائیل، اکتبائیل، اھطفش اور اھطمفشد وغیرہ کی کہ وہ شیطان ونفس وغیرہ کو روک رکھیں۔ مطلب نبی ﷺ نے جو معوذتین، آیت الکرسی وسورۃ بقرۃ کی جو دو آیات بتائیں وہ نہ پڑھیں بلکہ فرشتوں اور موکلین کی ڈیوٹی لگادیں کہ وہ روکیں ان شیاطین کو اور نفس کی شرارتوں کو۔

خواص اسماء اللہ الحسنیٰ (صفحہ نمبر ۱۰۹،۱۳۲)

نقش میں نمبر دیئے گئے ہیں اور پھر وہی ستم رسیدہ ''۷۸۶'' دیا گیا ہے یہ کہہ کہ (بسم اللہ کا عدد ہے بذریعہ علم جفر اعداد اور پتہ چلا تو جو علم ہی جھوٹا ہے تو اس کا کیا اعتبار) پھر سوال ہے کہ ''عربی'' زبان میں

قرآن کی کیا ضرورت تھی۔ گنتیاں تو تھیں ہی، پہاڑے بنانے پڑتے ہر آدمی حافظ ہوتا ہر آدمی قاری ہوتا۔ اور جو صدمہ رسول ﷺ کو ستر قاریوں وحافظوں کی ایک غزوہ میں شہادت پر ہوا تھا اس صدمہ سے جناب محمد ﷺ بچ جاتے۔ ہم کو کسی مستند کتاب حدیث سے کچھ نہیں ملتا سوائے اس کہ جناب سلیمان علیہ السلام کے مشیر نے اللہ کے کلام سے ملکہ بلقیس کے تخت کو حاضر کر دیا تھا مگر یہاں کسی محمد بن ادریس الرازی کی کتاب کبیر کا حوالہ دے کر یہ بھی موصوف نے بتادیا کہ وہ اسم ''ذوالجلال والاکرام'' تھا۔ واہ صاحب؟

اس تیسرے جوہر کو جناب نے دو عظیم الشان وظائف سے ختم کیا ہے صفحہ ۱۳۲ پر کہ ستارے کی نحوست (نحوست کوئی چیز نہیں باطل عقیدہ ہے۔ اور ستارے کی نحوست پہ یقین رکھنا تو کفر ہے بالاجماع) سے بچنے کے لئے اللہ کے نام شروع کرکے پناہ مانگی ہے تمام ستاروں کے نام پڑھ کر۔ دوسرا وظیفہ ہے تسخیر الارواح کے لئے صرف سات بار پڑھ کر تمام پچھلے پیریوں، چڑیلوں، ورجال الغیب سے آپ بھی کام لیں۔

تیسرا جوہر (صفحہ نمبر ۱۳۳، ۳۴۲)

کیا خوب جوہر ہے قرآن، نماز، اسمائے حسنیٰ، احادیث کی دعاؤں اور عود، عنبر، کافور، صندل، لوبان کو زحل مشتری، مریخ، شمس، زہرہ، عطارد، قمر وغیرہ کے ماتحت کیا گیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ لفظوں کو آتشی، بادی آبی، خاکی میں تقسیم کیا گیا اور اس پر بس نہیں کی ہے بلکہ تمام حروف تہجی کو نحس ظالم اکبر، سعد اکبر، وظالم سعد اصغر قرار دے دیئے ہیں (واضح رہے کہ حروف تہجی سے اللہ اور پیغمبروں کے نام بھی آتے ہیں)

تبصرہ: اور اگر مزید سر پیٹنے کا دل چاہے تو میں واضح کر دیتا ہوں (اللہ مجھے معاف کرے) لفظ ''الف'' کا مزاج وطبع ان کے بتائے گئے حساب سے نحس ''ظالم اکبر'' ہے (صفحہ ۱۲۹) تو الف سے ''اللہ'' بنتا ہے۔ کیا سمجھے آپ علم سے؟ لفظ ''ط'' انہوں نے نحس وظالم کی قسم میں رکھا تو پھر نام ''طٰہٰ'' کے

بارے میں کیا کہیں گے آپ؟ رہا عود وعنبر، کافور ولوبان تو اللہ نے ہم کو استعمال کا طریقہ بذریعہ نبی ﷺ بتادیا ہے۔عود (بیماری وخوشبو کے لئے) لوبان (جراثیم ختم کرنے کے لئے)، کافور (مردوں کے لئے) عنبر (عطر ہے) تو اس سے زیادہ استعمال کیا ہوگا کہ اس کا لوبان مسجدوں کو معطر اور جسموں کو معطر وطیب رکھنے کے لئے ہوتا ہے کہ دماغ مسرور ومطمئن رہے (ملاحظہ ہو طب نبوی المعروف زاد المعاد امام ابن قیم رحمہ اللہ) اور مسجد کا ماحول پاکیزہ رہے۔مگر ان سے عقیدہ رکھنا کے جنات وموکلین کی ارواح کی حاضری ہوگی تو یہ جھوٹ لکھا ہے۔شیطان اترتے ہیں ان جھوٹے عارفین پر جو معرفت اللہ کا دعویٰ کرتے ہیں یہ نجیب الطرفین جھوٹے ہیں اور یہ ہم سب کو قبر پرستی وصابئیت وباطنیت کی تعلیم دیتے ہیں۔خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں عود کا بخور دو عطر اور مشک کا عطر و بخور ہر دم استعمال میں رہتا ہے حتیٰ کہ بازاروں میں جلایا جاتا ہے مجھے وہاں جنات وشیاطین وان عبادت گزار عارفین یا اولیاء الشیاطین نظر نہیں آئے، خوشبو کا عبادت سے صرف اتنا تعلق ہے کہ مسجد میں جب آئے تو اگر حیثیت ہے تو لگالے ثواب ہے مگر آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ مسجدیں آباد ہیں ان پٹھان مزدوروں کے دم سے جو روٹی کے لئے سارا دن پتھروں سے لڑتے ہیں اور مسجد کو آباد رکھتے ہیں تو وہ غریب کہاں سے لائے گا مشک وعنبر۔اس لئے ہماری شریعت نے خوشبو کو واجب نہیں قرار دیا۔جیسا کہ ان جھوٹے عارفین نے اللہ کے قرب اور تعلق کے لئے واجب قرار دے دیا ہے۔

شرائط عمل، مکروہات، محرمات (صفحہ ۱۴۱،۱۴۲)

مختلف سفلی مقاصد کے لئے ستاروں کی چال دیکھ کر یہ دعائیں پڑھنی ہیں۔

تبصرہ: مطلب میں اگر "بھوک سے مر رہا ہوں" تو قمر کی منزلیں دیکھ کر اللہ سے دعا مانگوں گا۔ورنہ اللہ ان اوقات کے بغیر سے گا نہیں۔حالانکہ قرآن میں اللہ فرماتا ہے بندہ جب بھی مجھے پکارتا ہے میں سنتا ہوں اور اس طرح انہوں نے تمام وظائف وضع کردیئے ہیں جو بغیر ستاروں کی چال کے ہو ہی نہیں

سکتے۔

شرائط

۱. اکل حلال (شرع نے تمام عمر اس کا حکم فرمایا ہے یہ کیا کہ وظیفے کے لئے چمڑے کے برتن کا پرہیز، کھانا اوپلے پر نہ پکانا) وغیرہ
۲. کم کھانا (نبی ﷺ نے ہم کو پہلے ہی کہہ دیا ہے۔کون سی نئی بات بتا رہا ہے)
۳. کم بولنا (ایضاً)
۴. کم سونا (ایضاً)
۵. نیت درست رکھنا

تبصرہ: (جب آپ کوئی وظیفہ ہی غلط مقصد کے لئے کر رہے ہیں تو کہاں کی نیت کیسی نیت، کشف قبور یا تسخیر یا کسی کا بیڑہ غرق کرنا وغیرہ کون سی اچھی نیت سے ہوتا ہے۔

۶. صدق دل سے پڑھنا۔
۷. مرشد کا ماننا (بھلے اللہ، رسول ﷺ، قرآن وشریعت کو نہ مانیں)
۸. روزہ بلاناغہ (شریعت میں رمضان وایام بیض کے علاوہ مسلسل روزے منع ہیں)
۹. گوشہ نشینی (شریعت میں سوائے جہاد اور حج کے منع ہے)
۱۰. پاکی رکھنا (شرعی طور پر پہلے ہی واضح ہے)
۱۱. مرشد سے اجازت لینا (نبی ﷺ نے جو اجازت تمام امت کو بہت ساری چیزوں کی پہلے ہی دے دی ہے اس کا کیا ہوا۔اور جن چیزوں سے منع کیا تھا وہ تو آپ کر رہے ہیں)
۱۲. حجرہ تنگ وتاریک (غریب آدمی کا چھوٹا گھر سمجھ میں آتا ہے مگر تاریکی صرف سوتے وقت ہی مناسب ہے)

(۱۳) گوشت کی بو سے ناک میں آنا کو بچانا (کس گوشت کی بو سے "حلال" سے یا خنزیر کے گوشت کی بو سے۔ اللہ کے حلال کردہ گوشت کو کیوں حرام کر رہا ہے۔

ترک حلال (جلالی وظیفہ کے لئے)

گوشت، ماہی (مچھلی) انڈا، شہد، مشک (نبی ﷺ کی پسندیدہ خوشبو تھی۔ مسلم) جونہ صرف، استعمال آب مشک (نبی ﷺ نے استعمال کیا ہے مشک سے۔ صحیحین) اور جماع سے پرہیز۔ کمبل یا پشمینہ، موزہ، چاقو وغیرہ (اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام کیا جا رہا ہے؟) ترک جمالی (یعنی جمالی وظائف)، دودھ (نبی ﷺ نے سب معراج میں قبول کیا اور ان لوگوں نے دوکوڑی کے چلے کے لئے نبی ﷺ کی سنت کو ٹھوکر ماردی سرکہ نبی ﷺ نے استعمال کیا، خرما (کھجور و چھوہارے میں برکت ہے اس سنت کو کس دیوار پر مار دیا) اور یہاں بھی آپ نے میاں بیوی کا بوس و کنار تک حرام کر دیا حالانکہ یہ صرف حالت روزہ میں منع ہے۔

مکروہات، لہسن، پیاز، گندنا، ہینگ وغیرہ لہسن اور پیاز کچا کھا کر نماز با جماعت یا ویسے ہی نماز میں آنا منع ہے کہ نمازیوں و فرشتوں کو وحشت ہوتی ہے۔ اگر کھائے بغیر بات نہ بنے تو اچھی طرح مسواک کر کے آئے "اچھی گوالیاری" سنت قائم کی ہے سنت نبوی ﷺ کے مقابلے میں اور علمائے حق المعروف جنت و دوزخ کے داروغے ان کتابوں کو کھلے عام بکتا دیکھ کر بھی خاموش ہیں۔ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ مذکورہ بالا شرائط کی اگر خلاف ورزی ہوئی تو جان کے لالے پڑ جائیں گے۔ یعنی سلا ہوا کپڑا ابھی نہیں پہننا ہے اگر پہن لیا تو بے شک خطر عظیم واقع ہوگا۔ اچھا ہے مریں سب کے سب عاملین و عارفین و دعویدارِ معرفت جو لوگوں کے گھروں میں بربادیاں ڈالتے ہیں ان عملیات کے ذریعے اور لوگوں کا سکون برباد کرتے ہیں۔ اللہ کرے مریں اور دنیا و آخرت دونوں جگہ خوار ہوں (آمین) پتھر برسیں ان پر اور یہ عمل کروانے والوں پر اور اس طرح کی ہذیان و شرک کی ترویج و اشاعت کروانے والوں پر بھی

(آمین) پھر صفحہ ۱۴۴ اور ۱۴۵ پر وضعی نمازوں اور اذکار کے ذریعے آپ پکار رہے ہیں تمام ابدال، غوث، قطب، غیبوں، اور اولیاء کو کیا اللہ کافی نہیں، پھر آگے کے صفحات میں انہوں نے اسی ابجد، ہوز، حطی کلمن سعفص، قرشت ثخذ، ضظغ (یہ تمام علم الجفر و علم اعداد سے متعلق ہیں جو کہ جھوٹے ہیں اور ان سے اعداد نکالے جاتے ہیں کسی کے نام کے، ماں کے نام کے پھر پیدائش، پھر ستاروں کی چال، پھر اس پر بخور۔ پھر اس پر دعات، چلہ وظیفہ پھر اس کا خانہ خراب کیا جاتا ہے قرآن کی بے حرمتی کر کے موکلین و شیاطین کو طلب کیا جاتا ہے اور دھاک بٹھائی جاتی ہے مفلوک الحال مسلمانوں پر اپنی "معرفت باللہ" ہونے کی جو کہ اصل معرفت بالشیطان ہے جو کہ نبی ﷺ کی سنت کو ترک کر کے حاصل کی جائے وہ معرفت باللہ ہو ہی نہیں سکتی۔ پھر اس تمام حروف تہجی کے ایک ایک موکل ترتیب دے دیئے ہیں درج ذیل میں ان کے خیال میں یہ اللہ کے ناموں کے خادم ہیں یا اللہ کے ناموں کا واسط دیکر دیگر مخلوق (فرضم مخلوق) سے مدد مانگی جا رہی ہے۔

الف: **اسرائیل یا آئیل یا زقبائیل بحق انوالف بحق یا اللہ یا احد یا کافی بحق ظاہر**

ب: **باجمرائیل یا بائیل بحق یا باعث، یا بدیع یا باقریا کبائیل بحق یا لطیف**

تبصرہ: اور اسی طرح کی ہفوات صفحہ (۱۵۰ تا ۱۵۴) تک پڑھ لیں۔ سوال یہ ہے کہ صرف هو الله الذی لا الٰه الا هو سے صبور تک ۹۹ کیوں نہیں۔ یہ اسرائیل، زقیائیل، کہائیل کا شرک عظیم ضروری ہے؟ صفحہ (۱۵۴ تا ۱۶۸) تک جو حاشیوں میں انہوں نے وضعی چلے بنائے ہیں بدترین جادو تو کہے جاسکتے ہیں اللہ کے ناموں کو استعمال کرتے ہوئے مگر ان کو نورانی علم نہیں کہا جاسکتا۔ خود پڑھ لیجئے اتنی روح فرسا ہیں کہ کوئی مسلمان نہیں کرے گا۔ مخصوص طور پر حروف کے مد و جزر کو حرکت دیتے ہوئے وہ دعائیں ہیں کہ جس سے باغ ویران، گھر اجاڑ، درخت خشک ہو جاتے ہیں۔ قبروں کے بیچ میں بیٹھ کر پڑھیں تو جس سے دشمنی ہو وہ سخت بیمار ہو اور پھر نہایت بری موت مر جائے ایک اور طریقے سے

پڑھیں تو جانوروں کی بولیاں سمجھ میں آنی شروع ہو جائیں (مطلب سلیمان علیہ السلام سے کم کسی قیمت پر یہ
عاملین راضی نہیں ہوں گے۔ یعنی جو بادشاہت اللہ نے سلیمان علیہ السلام کو دی تھی وہ یہ لینا چاہ رہے ہیں۔
اسی پر بس نہیں بعض جگہوں پر جبرائیل آموجود ہوئے ہیں کہ آسمانوں کی سیر کرائیں۔ مطلب یہ شرک
بھرے چلے کاٹیں اور زمین پر ''خدا'' بن جائیں۔ اس زمین کے بعد آسمانوں کی خیر نہیں کیونکہ بعض
صفحات (۱۶۹/۱۷۰) میں یہ بھی ہے کہ دعاؤں سے آسمانوں تک راستہ کھل جائے گا۔ اور آپ تمام عالم
کی سیر کریں گے۔ مگر یہ سب کچھ آپ نے بتانا نہیں ہے۔ ورنہ ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اپنے مرتبے سے۔

دعوات از افلاک و تسخیر اقالیم (صفحہ ۱۷۱ تا ۱۸۶)

گو الیاری کو صرف زمین کی تسخیر ہی کافی نہیں انہوں نے ستاروں پر کمند ڈالنے کا بھی بندوبست کر لیا اور
اس طریقے کو انہوں نے جعفر صادق کی طرف جھوٹا حاشیہ منسوب کر دیا۔ اقلیم اول فلک اول تا عرش معلی
تک پہنچانے کا عندیہ دے رہے ہیں جناب اس ''شیطانی و شرکیہ علم'' کے ذریعہ موکلات و جنات، بنام
مرسی، ماروت، بورق، اذنوث، شمشمیعا، ارسیال، زیشع، عندیا کب، بوشیال، اوریال، یکومیال،
ھمصیال، صدنیال، نموھنوش، ازموارش بھی۔

تبصرہ: ان سب میں عزازیل (لعنۃ اللہ علیہ) کا نام نہیں ہے باقی سب کے نام ہیں۔ کہیں اللہ کو بھی
اتمام حجت کے لئے پکار لیا ہے۔ نبی ﷺ نے تو معراج اللہ کے حکم سے کی تھی یہ سب بغیر اللہ کے حکم
کے آسمانوں کی سیر کر رہے ہیں۔ اور ان کو سیر کرا رہے ہیں یہ موکلین و جنات اپنے سانپ، تخت، شیر
اور حتی کہ طوطے تک کے اوپر کہیں کہیں طاؤس بھی ہے (استغفر اللہ)
(صفحہ ۲۰۱) پر آدم علیہ السلام کا قصہ بتاتے ہوئے موصوف لکھ رہے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے طاؤس اور سانپ
دیکھ کر قوت باطنیہ سے ذیل اسم کو پڑھنا شروع کیا تو دل سے غم دور ہو گیا۔ موکلین کرام یہ ہیں۔ یا
دھطیال، وازرار، عدز رحد، دعوت، یا ررھطیال وزرار عدوز جذ بحق شخخیا۔ ہم نے قرآن شریف میں

کوئی آیت پڑھی تھی جو کہ آدم علیہ السلام نے تلاوت فرمائی تھی:
﴿ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین﴾ صفحہ (۲۰۲ تا ۲۱۳)

دعائے نوح

یا اسرائیل بحق شموطیا تغیر یا الہ الالھۃ الرخمع جلالہ اور یہ کہہ رہے ہیں کہ جناب نوح علیہ السلام نے یہ ذکر
درخت کے کرتے ہوئے سنا تو ''باطنی'' طاقت سے معلوم کر کے پڑھا تو چار موکل پیش ہو کر کہنے لگے ہم
اس اسم کے مسخر ہیں اور جس چیز کے لئے پڑھیں گے ہم تکمیل کریں گے (ہم کو یہ سب نبی ﷺ اور
قرآن نے کیوں نہیں بتایا) موکلین کے نام منطش، تغیریال، خردیال اور اس طرح کی دعوات و موکلات
کو انہوں نے شیث، ایوب، خضر، عیسیٰ، ادریس، یحییٰ، اوریاء، صالح، موسیٰ علیہم السلام کی بھی بتائی ہیں انہوں
نے ذوالقرنین کے جو موکلین بتائے ہیں صفحہ (۲۰۷، ۲۰۸) پر اس کو عمر رضی اللہ عنہ سے بھی منسوب کر دیا ہے۔
کہ انہوں نے اس کو عربی زبان میں پڑھا تھا، جلیوش، قراطوش، جیلنیوس، دعوت میں یا عزرائیل بحق بزا
بخشی (استغفر اللہ)

تبصرہ: اور آخری میں مصنف نے رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے (کہاں گئے ختم
نبوت، ناموس رسالت کے جھوٹے دعویدار مولوی جو اس کتاب کو اس نام نہاد اسلامی ملک میں
برداشت کر رہے ہیں) دعوت (صفحہ ۲۱۲) پر یا مالوئیل بحق نور کو رسول ﷺ سے منسوب کر دیا ہے جو
انہوں نے غار حرا میں پڑھی۔ موکلین ان کے مسیخاوت، اشرا اشیر ناہثاوت مدعیل) صفحہ (۲۱۳) اب ہم
ضرور قصور وار ہیں انگریزی کپڑے پہننے کے، ٹی وی دیکھنے کے، مونچھیں بڑی رکھنے کے، داڑھی نہ
رکھنے کے مگر کم از کم ''شاتم رسول ﷺ'' نہیں ہیں۔ اس کتاب کو وہ ادارے چھاپ رہے ہیں جو قرآن
وحدیث بھی چھاپتے ہیں اور معاذ اللہ چاروں موکل بصورت چار یار (ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) کے
حاضر ہوئے (لعنة الله على الكاذبين)

فہرست دعوات وخاصیات اسمائے عظام (صفحہ نمبر۲۱۴،۲،۲۷۲)

مختلف دعوات ہیں مختلف مقاصد کے لئے کل تعداد دعوات کی (اکتالیس ۴۱) ہے جن میں سیارہ جات کی تسخیر، ہر طرح کے ''دنیاوی ودینی'' مقاصد، مرض کے علاج، دولت، جاہ، حشت، رعب ودبدبہ، دشمن کو مار ڈالنا، کشف وعجائبات کو دیکھنا، تسخیر ارواح عالم علوی وسفلی وہزیمت لشکر بیگانہ وغیرہ ہیں۔

تبصرہ: تو تمام کے تمام خودساختہ دعائیہ کلمات مشتمل ہیں اللہ کے ناموں وصفات پر مگر جو پڑھنے کا طریقہ ہے ان میں تعداد ہزاروں میں پڑھنی ہے اور دونوں، ساعتوں، شمس وقمر کی منزلوں پر طے کئے گئے ہیں یہ چلہ جات عود، عنبر، لوبان، خلوت، گوشہ نشینی ودیگر اسی قماش کی جادوگری وعارفانہ عملیات لے لوازمات سے پر ہیں یہ تمام وظیفے، بعض وظیفوں کے دعوے یہاں تک ہیں کہ آفتاب کو آسمان سے نیچے لائے، ہوا چلے یا بجلی کوندے یا زمین شق ہوجائے جو چاہے ہوگا (صفحہ نمبر ۲۲۲ مطلب یہ وظیفہ پڑھتے ہی اللہ کے تمام اختیارات سلب ہوکر آپ کے پاس آجائیں گے (نعوذ باللہ)) یہاں تک کہ بعض دعوات میں ''شمس'' تک کو پکارلیا ہے اور وہ بھی آکر آپ کو گود وآغوش میں لے رہا ہے خادم بنایا جارہا ہے) بعض وظائف ایسے ہیں جن سے آباد جگہیں ویران ہوجاتی ہیں (صفحہ ۲۳۸) تو آپ ان کو ویران جگہوں پر پڑھیں تاکہ آباد ہوجائیں۔ صفحہ ۲۳۹ پر شیخ علی شیرازی سے نقل کرتے ہیں کہ دو رکعات بمعہ فاتحہ، سورۃ فیل ولہب اور سو دفعہ سجدے میں یاحیّ یا قیوم برحمتك استغیث پڑھنا ہے چالیس روز تک ۱۶ ہزار دفعہ مخصوص دعوت صفحہ (۲۳۸) پر پڑھنی ہے اس کے بعد ارواح انبیاء، صوفیاء وبزرگوں سے ملاقات ہوجائے گی اور نہ جانے کیا کیا...... صفحہ نمبر (۲۴۴،۲۴۶) تک جنوں کی تسخیر کی ایسی جان لیوا دعوت ہے کہ ذراسی غلطی آپ کو موت کے گھاٹ اتار سکتی ہے (اچھا ہے مرجائیں ایسے تمام لوگ جو اللہ کے کاموں میں دخل دیتے ہیں۔ آمین) ۴۰ دن کی دعا اور آخری بارہ دن ایک مندلہ میں بیٹھ کر پورا کرنا ہے وظیفہ بیچ میں عجیب عجیب شکلیں نظر آئیں گی مگر آپ نے جواب نہیں دینا سوائے اشاروں کہ

نہیں تو مارے جائیں گے۔ مندلہ میں بیٹھ کر روغن چنبیلی سے چراغ جلا کر سترہ دفعہ سورۃ جن پڑھ کر دم کردیں اور کسی بھی حال میں اس مندلے سے باہر نہیں آنا۔ چاروں طرف سے آپ کو چار مرد باہر آنے کی دعوت دیں گے کہ باہر آجا، معشوق، دشمن ہلاکت دولت، علم کیا چاہتا ہے بتا ہم سب بتادیں گے۔ نہ کلام کرے نہ باہر آئے، نہ ہلے ورنہ مرے گا۔ چالیسویں دن ایک شور کے بعد ایک سلطان تخت پر آئے گا بمعہ لشکر کے مسلمان وکافر جنات سب حاضر ہوں گے۔ آپ ان سے ان کو بلانے کا اسم مانگ لیں اور پھر آپ کا تمام کام شروع۔ اپنے تمام ''سفلی'' کاموں کو صفحہ ۲۵۲ میں ''محبوب'' بلانے کے عمل کو باشرع کرنے کے رسول ﷺ کی حدیثیں بھی استعمال کرلی ہیں۔ حتیٰ کہ صفحہ ۲۵۳ پر ''اناالحق'' کے نعرے بھی لگادیئے ہیں قمر تک کو تسخیر کردینے کی عزیمتیں ہیں کتاب میں۔ صفحہ نمبر ۲۵۶ پر دشمن کو برباد کرنے کا ایک پلید عمل بتایا گیا ہے کہ یہ اس کتاب کے چاپنے والے ساتھ ہو تو اس کو پتہ چلے شروع سات روزوں سے کرنا ہے دو قبروں کے بیچ میں بیٹھ کر پڑھنا ہے سات ہزار دفعہ اس کے بعد ایک خالی مکان میں فرضی قبور بنائے آدم وحوا کی ان کے نام لکھے۔ اور پھر پڑھے جیسا تصور کرے گا ویسے ہی دشمن ہلاک ہوگا۔ ایک ہفتے کے اندر۔ (مگر گوالیاری یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ صرف شرعاً جائز دشمن کے خلاف کرے) عداوت پیدا کرنے کے لئے صفحہ ۲۵۷ پر عمل لکھ رہے ہیں کہ اگر کوئی یہ اسم صفحہ ۲۵۶ لکھے اور سیاہ کوے کے منہ میں رکھ کر سی دے اور زمین میں دفن کرے جن دو آدمیوں میں دشمنی ڈالنی چاہے ضرور ہوگی اس عمل میں اسم لکھنے کے بعد ان اشخاص کے اور ان کی والدہ کے نام ضرور لکھے، صفحہ نمبر ۲۵۷ پر کسی انسان کی بندش جماع نامردی کے لئے بھی بتایا ہے کہ ایک بڑا سا قفل لائے اور اس پر ایک ہزار ایک بار یہ اسم پڑھ کر دم کرتا جائے اور کہتا جائے کہ ''بستم محل فلاں بن فلاں بر فلانہ بنت فلانہ'' اگر تمام جہان کی عورتوں سے بد کرنا چاہے تو اس طرح کہے ''بستم محل مخصوص فلاں بن فلاں بر مومنات جہاں'' اور اگر چاہے کہ قطعاً کسی چیز پر اس کو شہوت نہ ہو تو اس کو اس سند سے کہے کہ ''بستم ذات فلاں بن فلانہ۔ ایسا بستہ ہو کہ کسی چیز پر قادر نہ ہو سکے، تمام شہر، عورت وجانور کے لئے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ واہ صاحب کیا

خوبصورت ''شرعی علم'' بتایا ہے۔

صفحہ نمبر (۲۵۶) پر دیا گیا اسم اتنا سریع الاثر ہے کہ بربادی کے ساتھ ساتھ ''محبت میں بے قرار'' کرنے کے لئے بھی کام آتا ہے صفحہ نمبر ۲۵۶ پر لکھا ہے کہ سفید حریر پر مشک زعفران سے اس اسم کو لکھے اور اس شخص کی دیوار میں پنہاں کردے اور ہر روز پچیس بار پڑھ کر اس کی طرف دم کردیا کرے۔ اللہ چاہے وہ شخص اس کے عشق میں مبتلا ہو۔

(تبصرہ: اور اس میں یہ نہیں پابندی لکھی جناب موصوف نے کہ اگر شادی شدہ عورت یا مرد کا نفس اتنا پلید ہوجائے کہ کسی غیر مرد یا عورت کی طرف تو وہ بھی کرلے سر عام دعوت گناہ کا وظیفہ ہے جناب کا) یہ عارف باللہ اور نیک لوگ ہیں جو عشق ومحبت کے وظیفے بتا رہے ہیں۔

صفحہ نمبر (۲۶۱، ۲۶۲) پر ایک اسم دیا ہے اور طریقہ بتایا ہے سیارہ عطارد کی تسخیر کا وہ بھی ایسے کہ چھ لاکھ دفعہ اس دعوت کو پڑھے حجرہ خاص میں جس کا سہ پایہ چوب انار یا بید یا کنارے ہو یہ اسم لکھ کر ان تینوں پایوں پر آویزاں کرے۔ ۶۰ روز کی دعوت ہے، بخور جلائے۔ سوائے خاص ضرورت کے حجرے سے باہر نہ جائے۔ آخر میں ایک ''پیر مرد'' کتاب ہاتھ میں لئے آئے گا۔ کتاب کو پوری پڑھے گا پیر اس سے پوچھے گا کیوں بلایا ہے۔ عامل کو وہ تمام اقلیموں وسلاطین عالم کی تسخیر کرادے گا۔ اور اپنے خدمت گزاروں کو حکم کردے گا کہ اس کے خادم ہوجاؤ۔ اور ایک مہر شکل بیضہ دے جائے گا وہ نشان ہوگا یا عہد نامہ عطارد، پڑھے اور بلالے۔ اسی طرح کے ''اسمائے ربانی'' کی ایک اور دعوت صفحہ نمبر ۲۶۳ پر ''فتوحات'' کے لئے دی ہیں جس میں گوسفند سیاہ کالی لومڑی کا دل یا جگر بند ایسے طریقے سے لائے کہ کسی نامحرم کو پتہ نہ چلے جگر بند سے دل کو جدا کرے اور سات سو بار اسم مذکورہ کو اس پر پڑھے ایک دعائیہ کلمہ کہے اس کے بعد مشک وزعفران سے کاغذ خطائی پر اسم لکھے اور اس کو دل کے اندر رکھے اور اس مسجد کے آستانے بالا پر جہاں پنج وقتہ نماز باجماعت سے ہوتی ہو رکھ آئے یہ عمل کرتے وقت

خوشبو کا استعمال ضرور کرے اور بخور جلائے۔ اور جو جگر باقی رہ گیا تھا اس کو لے ۱۴۱ دفعہ چھریاں مارے اور ہر بار اسم پڑھے۔ بعد اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرے اور روغن وزعفران میں بریاں کرے اور کھالے اور بس فتوحات کا اور عوام کو نوازنے کا زمینی خدائی کا سلسلہ شروع (معاذ اللہ)۔

تبصرہ: جانور کا دل اور جگر ظاہر ہے مار کر ہی لیں گے۔ تو جو شریعت نے ہم کو شکار کا پابند کردیا ہے کہ حلال میں بھی حدود سے باہر نہ جائیں۔ تو پھر یہاں ایک معصوم بے زبان کو مار کر گندے عمل میں استعمال کررہے ہیں۔ اگر جانور کھالیا ہوتو الگ بات تھی مگر یہاں دل وجگر پر اللہ کے نام لکھنے کی بات ہورہی ہے۔ خون سے اللہ کا نام لکھنا ہی بے حرمتی ہے ایک دل اور جگر لکھ کر رکھ دیں اور پھر وہ مسجد کے دروازے پر رکھ آئیں۔ اور پھر چھریاں مارتے وقت ٹکڑے کرتے وقت اللہ کا نام لینا۔ شریعت میں حلال قربانی کرتے وقت اللہ کا نام لینا ''فرض'' ہے کہ اس کے نام کے بغیر ذبیحہ حرام ہے مگر ایسے وظیفوں میں کیا اس طرح چھریاں مارتے وقت اللہ کا نام لینا شرعی طور پر جائز ہوسکتا ہے؟ پھر صفحہ (۲۶۴) پر ستارہ زہرہ کی تسخیر بھی اسی اسم سے بتائی ہے وہ بھی اول شعبان یا رمضان کے مہینے میں پانچ ہزار ہر روز پڑھنا ہے تیس دن تک آخری دن ''ایک خوبصورت شخص بمع آلات موسیقی چنگ وبربط'' وغیرہ کے حاضر ہوگا اور آپ کو موسیقی سے ورغلائے گا، مست کرے گا۔ آپ نے کچھ نہیں کرنا بلکہ تھوڑی دیر میں وہ خود کہے گا بتا کیوں بلایا ہے تو اس کو بتائیں اور مہر لے لیں کہ سامنے رکھنے پر وہ آپ کا کام تمام کردے۔

تبصرہ: ستاروں میں تاثیر ماننے والے کو اللہ کے رسول ﷺ نے کافر قرار دیا ہے۔ صفحہ نمبر (۲۶۷) پر ایک اسم کی دعا کے ذریعے مردوں کو زندہ کرنا بھی بتایا ہے مردے کو زندہ کرنا صرف اللہ کی صفت ہے اس میں کسی اور کو خاص کرنا اللہ کی صفات میں شرک ہے۔ صفحہ ۲۶۷ پر سیارہ زحل کی تسخیر بتائی گئی ہے کہ ایک اسم کی گردان کرنی ہے پچیس روز تک تو یہاں پر بنام زحل بہت ہی ہیبت نام شکل میں بمع کئی ہاتھوں کے پیش ہوگا بندوں کے دیوتا کی شکل ایسی ہے۔ اور تابع ہونے کے بعد ایک نرگس کا

پھول بطور مہر دے جائے گا کہ جی چاہے بلالو اور جب سونگھو گے تو مخفی چیزوں کا پتہ چل جائے گا۔

تبصرہ: غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے ستاروں کے پاس نہیں۔صفحہ (۲۸۰) پر مریخ کی تسخیر بتائی گئی ہے ایک اسم کی گردان کے ذریعے کہ چالیس روز بعد ایک غلغلہ ،صعب اور وحشت کے بعد ایک مرد بامہابت عظیم بنبد ،سرخ تند خونخوار تیز چشم باسبلت درویش دراز ہاتھوں میں تلواریں لئے آئے گا۔عامل کو چاہیئے کہ ڈرے نہیں بلکہ اسم پڑھتا رہے بلکہ پکار پکار کر پڑھے اور اگر ڈر گیا یا رُک گیا یا بھول گیا تو مریخ فوراً قتل کردے گا تو پھر جب خادم ہو کر آپ کو قسم دے گا تو ایک انگوٹھی ''عقیق'' کی دے جائے گا جب چاہے بلاؤ۔اور یہ دعوت اتنی نفع مند ہے کہ مریخ آپ کے لئے پانچویں آسمان سے اتر کر قتل تک کرسکتا ہے (استغفر اللہ) خاتم کا نقش عبرانی میں یہ ہے ''تمخیثا تمشیثا ویا سطحی وسطحی'' یہ کفریہ الفاظ پکار کر آپ بلائیں اور جو چاہیں سو پائیں۔صفحہ (۲۷۱) پر شیخ کمال الدین کرماتی کے ذریعہ سے بتا رہے ہیں ایک دعا اس کے خواص کہ تسخیر ملک عالم یا دیگر فوائد کے چلّے کاٹیں۔اور آپ مصنف کی ہمت کو دیکھیں کہ انہوں نے یہاں یہ بتایا کہ حق تعالیٰ نے معراج میں نبی ﷺ کو اس اسم کی تعلیم دی تھی اور اس سے تمام ''کشف'' ان کو حاصل ہوا (معاذ اللہ) اور اس کے پڑھنے سے (۲۷۳،۲۷۴) ارواح انبیاء علیہم السلام حاضر ہو جائیں گی آپ کام لیں۔

تبصرہ: انبیاء کرام علیہم السلام کو انسانوں کی رہنمائی کے لیے مبعوث کیا جاتا ہے ان کی اطاعت سے انسان کامیاب ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام کی ارواح کو اپنا تابع نہیں بنایا جاتا۔موکلین کرام قلقائیل ، اقلیقائیل، قیاقیل، قومائیل، اقلتقائیل۔یہ پیش ہونے کے بعد قسم کھائیں گے (بحق طوطائیل واسرافیل وھمرائیل وبحق توریت وانجیل وفرقان) اور یہ قسم کہ ایک دفعہ پڑھنے سے ان تمام کی حاضری ہو گی اور کام شروع۔

تبصرہ: دیکھا آپ نے قسم صرف اللہ کے نام کی ہے ہماری شریعت میں اور وہ بھی کھانا مذاق نہیں

ہے۔یہ تو موکلین پتہ نہیں کس کس کی قسمیں کھا رہے ہیں۔صفحہ ۲۷۴ تا ۲۷۵ میں بعض ایسی دعوات بھی ہیں کہ وہ پڑھنے کے بعد آپ جانوروں کے پتلوں پر پھونکتے جائیں اور وہ زندہ ہوجائیں۔

تبصرہ: مگر یہاں مصنف نے کفر کو توڑا ہے اور نصیحت فرمائی ہے کہ عامل ایسا نہ کرے نہیں تو ''جاہل ،، گمراہ ہوجائیں گے اور جادوگر بولیں گے۔تو جناب پچھلے اتنے سارے صفحات میں جو کچھ لکھا ہے وہ کیا ''قرآن اور اللہ'' کے ناموں کی بے حرمتی کے ذریعے جادو نہیں ہے،صفحہ (۲۷۶) پر صرف ایک مخصوص کلمے کی دعوت سے آگے کا حال یعنی خیر وشر، تنگی وفراخی امساک باران اور طوفان اور حرب وقتال سب پیشتر سے معلوم ہوجائیں گی۔اور جب عامل کی عمر تمام ہو تو عزرائیل علیہ السلام کو مہتر لکھتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ وہ ''پوچھیں گے'' کہ یہاں مزید رہنا چاہتا ہے تیرے نامہ زندگی کو از سر نو مرتب کروں اور اگر عالم ارواح چلنا ہے تو لے چلوں۔

تبصرہ: مطلب اب آپ چاہیں یہ کتاب جواہر خمسہ (کامل) مارکیٹ سے لیں عملیات کریں اور مہتروں کو طلب کر کے اللہ کے تمام اختیارات سلب کر کے اس کو معزول کردیں (معاذ اللہ)۔واہ صاحب معرفت ہو تو ایسی، جو کام مسیلمہ کذاب، حکیم مقنع ،حسن بن صباح، عبداللہ بن سبا نہ کرسکے یعنی ''شریعت کے اندر بگاڑ'' وہ کام مصنف جیسے علماء کر گزرے۔اللہ ہم سب کو معاف کرے اور خصوصاً ان ناشرین کو جو اس کتاب کی ترویج واشاعت کر رہے ہیں مگر حیف کہ علمائے شریعت خاموش ہیں۔صفحہ (۲۲۳ تا ۲۷۷) تک کسی ''دعائے سیفی'' اور اس سے منسلک دیگر خود ساختہ اذکار وفوائد بتائے ہیں ایک سرسری جائزہ حاضر ہے۔یہ تمام عمل پہلے ہی بتائی گئی پابندیوں وشرائط کے ساتھ پڑھنے ہیں۔نیز انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ستاروں کے اثرات کے تحت پڑھنا ہیں۔علی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی و دیگر اولیاء کے نام سے جو جھوٹے وظائف نقل کئے گئے ہیں اللہ ہم سب مسلمانوں کو ان چیزوں سے بچائے (آمین)

فوائد

''کسی جابر دشمن کی ہلاکت'' کے لئے صفحہ (۲۸۴) پر بتارہے ہیں کہ کسی خالی مکان میں فرضی قبر آدم وحوا علیہما السلام کی بنائے اور اس کے درمیان گوسفند سیاہ یا مرغی بالائے ئوہ کو ذبح کرے اور دل میں خیال کرے کہ میں نے فلاں جابر کو قتل کیا۔ ایسا ہو جائے گا۔

تبصرہ: سوال یہ کتاب کافی پرانی ہے کسی ''عالم'' نے لارڈ کلاؤ، ویزلی، میجر ہڈسن، نادرشاہ، رنجیت سنگھ، ماؤنٹ بیٹن، سائرل ریڈکلف۔ جنرل ڈائر (جلیانوالہ باغ) ودیگر ان جیسے فاسقوں وظالموں کے لئے کیوں نہ پڑھی اس لئے کہ یہ علم آج کل صرف اور صرف معصوم مسلمانوں کو تکلیف دینے کے کام آرہا ہے۔ اور اس کا نام ہی نوری علم ہے جو کہ اصلاً سفلی علم ہے۔ اس طرح درود شریف جیسی متبرک اور افضل ترین شرک کی جڑ کاٹ دینے والی دعا کو یہ صفحہ ۲۸۵ پر جناب استعمال کر رہے ہیں دو قبروں کے درمیان ''کوے'' کو ذبح کرتے ہوئے (لفظ ذبح بھی نہیں ہے بلکہ لکھا ہے کاٹ ڈالے) تاکہ دشمن مرجائے۔ (صفحہ ۲۸۸،۲۸۷) پر جدائی ڈالنے کے لئے قبر کی پرانی مٹی پر دم کرکے دونوں پیار کرنے والوں میں سے کسی ایک کے گھر میں گڑھا کھود کے دفن کردے۔ اللہ چاہے جدائی ہوگی۔ اور ہلاکی کے لئے ۱۴۱ دانے گندم بھاری کے لائے اور تین رات زعفران کے پانی یا نیل کے پانی میں رکھے اور اس کے نیچے ایک چھری فولادی رکھے۔ ایسی جگہ رکھے کہ نظر نہ پڑے۔ بعد اس کے کچے دھاگے میں ان سب دانوں کو پروئے اور ایک ایک دانے پر حرز (شروع میں دیا گیا) پڑھے اور پھر اس مالا کو کسی بے پھل درخت کی شاخ میں جو جانب مشرق سے خشک ہوئی ہو لٹکادے اور جس قدر ہو سکے صدقہ دیدے دشمن ہلاک ہوگا۔ (حدیث: شیطان مشرق میں ہے) اور ان تمام کاموں کو شروع کرنے سے دو رکعت نماز ضرور بتائی ہے۔ صفحہ (۲۹۳) پر لکھتے ہیں کہ ایک دعا بتاتے ہوئے کہ اگر مرد کسی عورت پر عاشق ہو تو تین روزے رکھے اور افطار کے وقت منہ اس کے گھر کی طرف کرکے اور شروع میں دیئے گئے حرز کو

پڑھے تو وہ عورت اس کی طرف متوجہ ہو۔

تبصرہ: وظیفے کے ذریعے ''حرام کاری وزنا کاری'' کی ترغیب ہے۔ حالانکہ قرآن نے زنا کے قریب یعنی اس کے ذرائع سے بھی منع کیا ہے اور غیر مرد وعورت کی محبت ہی تو زنا کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ایک لمبی دعائے عماد (خودساختہ) صفحہ (۲۹۶ تا ۳۰۲) تک ہے بمع ساتوں دنوں کی مخصوص گردان کے ساتھ چلیں مان لیتے ہیں کہ گزرے وقتوں میں بزرگ لوگ عربی زبان سے واقف تھے دعائیں مانگتے تھے عربی میں بمع قرآنی آیات واحادیث کی دعاؤں سے مگر طریقہ ملاحظہ ہو یہ چلہ مصنف کے کسی بزرگ سے بنام ''دعائے سیفی'' منقول ہے جو انہوں نے کوہستان قلعہ چنار پر کیا تھا اور اس کو مندلہ پشکل پر ادا کرنا ہے۔ بوقت تہجد تا اشراق (نماز فجر باجماعت کا ذکر نہیں) ان چاروں کونوں پر حروف مقطعات وسورۃ جن کو برابر تقسیم سے لکھنا ہے۔ اور ایسی جگہ ہو جہاں عورت اور کتے کی آواز نہ آئے۔ روزے سے ابتداء ہے اور دوگانہ نفل ادا کرنے ہیں۔ مختلف پیغمبر علیہم السلام واولیاء رحمہم اللہ تاکہ بقول مصنف کے وظیفے کے دوران ان سے استمداد مل سکے بعد از دعوت گوسفند سرخ سلیم ذبح کرکے گوشت تقسیم کرے غریبوں میں۔ اور اس کی کھال کسی درویش کو دیدے۔ آلائش وغیرہ کسی سبز درخت کے نیچے دفن کردے۔ اور پھر آپ نے یہ مسخر کرلیا ستر ہزار جن وملائکہ اس دعا کے خادم ہیں۔

تبصرہ: ملائکہ کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے کہ وہ میری اطاعت کرتے ہیں میرے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے گویا وہ کسی اور کے غلام یا خادم نہیں بن سکتے۔ ان مصنفین نے شاید قرآن نہیں پڑھا۔ سب غلام ہو جائیں گے۔ اور جب موصوف کو یہ کم نظر آیا انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کو بھی نہیں بخشا ان سے جھوٹ منسوب کردیا۔ نیز طریقہ جات تکرار بھی اس جلیل القدر صحابی سے منسوب کردیا۔

فوائد، اس دعا کو دشمن کے مارنے کے لئے انگشت شہادت مانند تلوار کے کھڑی کرکے دشمن کی گردن مارنے کا تصور کریں دشمن مرجائے گا۔ (صفحہ ۳۱۳) صفحہ ۳۲۳ پر اس بات کو ختم کرتے ہوئے دعائے

سیفی کا نمبروں بھرا نقش بھی دے دیا کہ اس کو دیکھ کر مکمل نتیجہ ملے گا۔ (صفحہ ۳۲۴) پر دائرہ رجال الغیب بھی دیا گیا ہے کہ آپ معلوم کر لیں کہ کون کہاں ہیں تا کہ طلب کیا جا سکے سفلی کاموں کے لئے۔

طریقہ دعوت عزرائیل بجہت قتل اعداء (صفحہ ۳۴۲ تا ۳۲۵)

تبصرہ: مان لیا کہ دشمن سے بدلہ صحیح ہے اور اللہ سے مدد مانگنا بھی مگر یہ عزرائیل کو قسم وہ بھی اکتبائیل، اعطھطخفش، اعطخفظ وغیرہ کو حکم دینا کہ قتل کرو فلانے کو۔ اس دعا کے ذریعے امریکہ، اسرائیل کا خاتمہ کیوں نہیں کیا جاتا کیا صرف مسلمانوں کے خاتمے کے لئے خاص عمل ہے؟

طریقہ دعوت دعائے کبیر صفحہ نمبر (۳۲۶،۳۲۵)

ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن عربی میں اترا ہے (بلکہ یہی صحیح ہے) اور اس میں پڑھنا افضل ہے۔ اور اس قرآن کے ہوتے ہوئے توریت یا انجیل، زبور تلمود وغیرہ کی تلاوت کرنا بالکل صحیح نہیں ہے بلکہ احادیث میں ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی صحابی کو پڑھتے ہوئے سنا تو آپ غصہ ہو گئے تھے۔ اور قرآن پڑھنے کو کہا۔ واللہ اعلم۔ مگر یہاں مصنف نے وہ کمال جھوٹ گھڑا ہے اور جھوٹ باندھا ہے شیخ عبدالقادر جیلانی اور دیگر علمائے سلف پر کہتے ہیں کہ مصحف آدم علیہ السلام ہندی زبان میں تھا اور توریت اور مصحف ابراہیم وعیسیٰ علیہما السلام تک لے گئے ہیں ان کو اسمائے الٰہی و کوفی بتایا گیا ہے۔ بطور ریسرچ اگر ہم مذاہب کا تقابلی جائزہ لینے کے لئے توریت، زبور، انجیل، اشلوک، پاپنشد، وید، گرنتھ پاٹ، و دیگر کتب پڑھیں تو ٹھیک مگر ان سے ہم تاثیرات اخذ کر لیں تو ہم پر لعنت ہونی چاہیئے اس لئے کہ قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت و شریعت کے بعد تمام پچھلی شریعتیں و کتابیں منسوخ اور کالعدم ہیں۔ وہ صرف ایمان کا حصہ ہیں کہ ان کو بھی ماننا ہے کہ ایسا ہوا تھا۔ بس دعوت بھی اللہ کا نام لے کر شروع، یاحیی یا قیوم اور سورۃ فاتحہ تک تو برداشت کر لیتے ہیں مگر یہ مدد آپ مانگ رہے ہیں۔ اَوَام، ھوام، رھین، نسرین برین۔ بیدم ھنسا اوام اور اسی نوع کے دیگر نام جو کہ عام انسان تو دعائیہ کلمات سمجھے گا مگر یہ وہ منتر ہیں

جنہیں جادوگر استعمال کرتے ہیں جو کسی قیمت پر کوئی عامل آپ کو نہیں بتائے گا۔ جادو سیکھنے میں آدمی تب ہی کامیاب ہوتا ہے جب شیطان کو مکمل طور پر خوش کر دے اور خوش شیطان صرف اللہ کے نام کے ساتھ بے حرمتی اور شرک کروا کر ہی ہوتا ہے۔

طریقہ دعوت دعائے بشمخ۔ صفحہ نمبر (۳۳۰،۳۲۷)

انجیل کا حوالہ دیتے ہوئے مصنف نے یہ جھوٹ بھی گھڑا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی و دیگر مشائخ اسی کے عامل تھے۔ نیز یہ بھی بتا رہے ہیں کہ اس دعا کا دوسرا طریقہ انجیل میں لکھا ہے معلوم کر لیں۔ موصوف نے اس دعوت میں موکلین کو تابع کیا ہے بارہ برجوں کے اور چیدہ فرشتوں کے نام اور ان کے بروج حاضر خدمت ہیں۔

جبرائیل علیہ السلام	یاالبشر	برج قوس
میکائیل علیہ السلام	یا اَلام ارعد	برج دلو
اسرافیل علیہ السلام	یا مشمخ	برج حوت

تبصرہ: جہاں تک میری ناقص عقل کام کرتی ہے یہ تمام آیات و دعائیہ کلمات و اسمائے حسنیٰ، و اولیاء کے حوالے صرف عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ہیں۔ اصل چیز یہاں شیطان کی پوجا بتائی جاتی ہے۔ کیونکہ پھر یہ تمام عمل ستاروں شمس، قمر کی مخصوص منزلوں پر پڑھنا ہے۔ اور ثواب عیسیٰ اور مریم علیہما السلام کو پہنچانا ہے۔ انہوں نے صفحہ نمبر ۳۳۰ یا صفحہ نمبر ۳۳۳ تک دعوتِ دعائے قرشیہ بتائی ہے جو انہوں نے منسوب کر دی ہے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اور اس میں بھی عبرانی طرز کے ناموں کی بھرمار کی ہے جو کہ مصنف کے خیال میں اللہ کے اور ملائکہ کے نام ہیں دیگر زبانوں میں صفحہ نمبر ۳۳۳، ۳۳۴ پر اسی قسم کی لغویات ہیں۔ اور صفحہ نمبر (۳۳۵) پر پھر انہوں نے قرآن کی آیات کے ساتھ استہزاء کیا ہے کہ پاک آیات کے ساتھ نامعلوم تقلیت، بغلیت، بقریت، شیلیتو وغیرہ کو ملا دیا ہے جادو کے علاج کے لئے۔

چوتھا اور پانچواں جوہر (صفحہ نمبر ۳۴۳،۴۳۱)

تبصرہ: مصنف نے ان صفحات میں ''صوفی کیسے بنتے ہیں''، ''ضربات کا ذکر''، ضربی ذکر اور ایسے تمام اذکار و مراتب بتائے ہیں جن سے معرفت حاصل ہوسکے کچھ نقشے ہیں کلمہ طیبہ وغیرہ کے اس طریقے سے کس طرح ضربی دینی ہیں۔ کچھ دائرے، نقشہ جات ہیں کہ کس طرح ارواح کے قریب پہنچا جاسکتا ہے۔ مشقیں وغیرہ ہیں۔ اس پر تو کوئی صحیح محقق عالم دین جو تصوف سے بھی واقف ہو وہی رائے دے سکتا ہے کہ آیا ہمارا مذہب ہمیں ان چیزوں کی اجازت دیتا ہے۔ امید ہے کہ کتاب کا شروع کا حصہ پڑھ کر ہی کوئی آگے پڑھنے سے انکار کردے گا۔ بہرحال میرا ارادہ کسی بزرگ کی شان میں گستاخی نہیں تھا نہ ہے۔

خاتم جواہر خمسہ (کامل) شیخ محمد غوث گوالیاری

ترجمہ: مرزا محمد بیگ نقشبندی دہلوی

مکتوبات و بیاض یعقوبی: مولانا محمد یعقوب نانوتوی (شیخ الحدیث)

حاشر و ترتیب: مولانا اشرف علی تھانوی

حصہ طب: حکیم محمد مصطفیٰ بجوری

مصنف سمیت دونوں بزرگ نہایت قابل احترام ہستیاں تھیں (عجیب قابل احترام ہستیاں ہیں جو کہ صوفیوں کے طاغوت اکبر ابن عربی لعنہ اللہ کو مومن کہتے تھے۔) اور اللہ ان کو ان کے تمام مجاہدے و تبلیغ و تعلیم کی جزا جنت الفردوس کی شکل میں عطا کرے اور ان کے درجات بلند کرے (آمین) اور ہم سب کو جو زندہ مسلمان ہیں ایمان پر خاتمہ کرے اور جو مسلمان اب ہم میں نہیں ہیں ان کو بھی جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (آمین)

ہوسکتا ہے کہ ان علماء نے تعویذات، وعملیات ہندوستان میں نومسلموں کو اس لئے تعلیم کئے ہوں کہ

ہندو پاک میں آج بھی لوگ معجزوں کرشموں، کرامتوں کے ہمہ وقت طلب گار رہتے ہیں تا کہ ہم اپنے تقریباً ''مردہ ایمانوں'' کو جلا بخش سکیں اور جھوٹ بولنے کی ہی خاطر یہ کہہ سکیں کہ ہاں جی ہم بھی مسلمان ہیں۔ اور پھر جب ایمان اس نچلے درجے پر پہنچ جائے تو پھر وہ تعویذوں، عملیات، بابوں، کرامات فروش بھیڑیوں، کاہنوں، عرافوں کا محتاج ہوکر رہ جاتا ہے۔ اللہ ہم سب پر رحم کرے۔ ان بزرگان کی خدمات سے کوئی انکار نہیں مگر تعویذ گنڈے کے زیر عنوان جو باب ہیں وہ ملاحظہ کریں تا کہ اپنے آپ کو درست کیا جاسکے۔ آپ جو کچھ کہیں مولانا یعقوب نے فرقہ وہابیہ پر صفحہ ۳۷ میں اپنے ایک خط میں کہا ہے (صفحہ نمبر ۳۸) احقر مولوی اسمٰعیل صاحب شہید کو اور اس خاندان کے علماء کو اپنا پیشوا سمجھتا ہے اور بے تعصب ان کی باتیں موافق قرآن و حدیث پاتا ہے۔ اور ان کے مخالفین کو حق سے برکرار اور ہٹ دھرمیاں کرتے دیکھتا ہے۔ اور ہر چند اصل میں وہابیہ جو فرقہ عرب میں گذرا اور اب تک ان کے لوگ باقی ہیں ان کی نسبت حکایتیں بہت سی بری سننے میں آئی ہیں مگر اس فرقہ کے بعض لوگوں سے جو ملاقات ہوئی تو جیسا سنا تھا ویسا نہ پایا۔ بلکہ سوائے لامذہبی اور تشدد بعض امور میں۔ کوئی خرابی ان کے اندر نہیں دیکھی۔ مگر اب ان وہابیہ ان کا نام ہے کہ پانچ وقت کی نماز کی تاکید کریں، ناچ نہ دیکھیں اور ڈھولک نہ سنیں، ریشم پہننے سے پرہیز کریں اور پیران عظام کو اللہ کا بندہ اور اس کے حکم کے آگے عاجز سمجھیں اور کسی کی سوائے اللہ کے نذر نہ کریں اور منت نہ مانیں اور بدعات کو بدعت کہیں اور راہ سنت تلاش کریں۔ تمام بزرگان دین علماء ہوئے یا درویش، شرک اور بدعت کے دفع کے لئے ساعی رہے اور ان کی کتابیں اور ملفوظات اب بھی کہیں کہیں باقی ہیں اور اتباع شرع شریف کو اصل تصوف سمجھا ہے۔

ترکیب سورۃ یٰس برائے روزگار۔ صفحہ (۱۲۳،۱۲۴)

سورۃ یٰس کے جن مقامات پر مبین آتا ہے وہاں رک کر سات دفعہ مبین کی گردان کرنی ہے۔ اور پھر بسم

اللہ پڑھ کر نئے سرے سے یٰس شروع کریں پھر مبین پر پہنچ کر یہی کرنا ہے۔

تبصرہ: احادیث میں سورۃ یٰس کی تلاوت صبح کے وقت ایک دفعہ کرنا تو ذکر ہے۔ کہ اللہ دن بھر کے تمام کام سیدھے کر دیتا ہے۔ اور قریب المرگ یا بیمار کے قریب کوئی اگر پڑھے تو اس بارے میں بھی احادیث ہیں (ضعیف) مگر یہ "مبین"، پر پہنچ کر "مبین"، کی گردان کیا سنت سے ثابت ہے؟ اور پھر یہ چالیس دن کرنا ہے اور سورۃ ختم کرنے کے بعد ہر بار سات دفعہ سبحان اللہ واستغفر اللہ پڑھنا ہے اور گیارہ دفعہ درود شریف پڑھ کر دعا کرنا ہے مانا کہ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے یعنی تین، سات اور اسی طرح آگے، اور امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں طول دعا کو مقبول ہونے کے لئے بتایا ہے۔ اور درود شریف کو دعا کی مقبولیت کا وسیلہ بھی بتایا ہے مگر یہ گیارہ، اکتالیس، وغیرہ کیا سنت سے ثابت ہیں؟ ہاں اور بیچ اور آخر میں ہر دعا کے ساتھ درود شریف پڑھنا دعا کو رد نہیں کرتا کیا اس طرح سورۃ یٰس کی دعوت سنت نبوی ﷺ ہے۔

عملیات (رقی وعزائم) حصہ چہارم مکتوبات وبیاض یعقوبی) صفحہ نمبر (۲۲۳،۲۴۰)

صفحہ نمبر ۲۲۴ پر ترکیب دعا حرز یہاں دعائے سیفی کی پوری ترکیب فارسی میں لکھی ہے۔ اب اس میں گوشت اور انڈا، اور جماع منع ہے اور جمعہ سے شروع کرنا ہے اور خاص ساعت میں شروع کرنا ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ پر فاتحہ کر کے شروع کرنا ہے۔ (جوہر خمسہ کامل میں دعائے سیفی کے جو فضائل گذرے ہیں) وہ پڑھ لیجئے۔ مزید کچھ کہنا مولانا یعقوب کی شان میں گستاخی ہوگی۔ صفحہ نمبر (۳۲۳،۲۷۷)۔ صفحہ نمبر ۲۲۵ پر سحر جادو وآسیب کے لئے پھر وہی فلیتے بتائے ہیں عبارت میں بسم اللہ، درود شریف کے بعد مقطعات بمع بحق کھیعص بحق حاھوھی اور بحق یابدوح اور بحرمتہ جناب غوث الاعظم سلطان سید احمد کبیر معشوق وغیرہ۔

تبصرہ: کیا سنت ﷺ میں اس کی اجازت ہے کہ فلیتے جلاؤ؟ تمام عبارت فارسی میں ہے اور کیا اللہ پر کسی کا حق یا رطب ہے کہ اس کا واسطہ دیا جا رہا ہے؟ صفحہ نمبر ۲۲۶ پر فارسی زبان میں ایک بدوح بنانے کا کہا ہے بمع گوشت، مرغ، بیضہ، مچھلی، دودھ کے پرہیز کے اور پانچ خانوں کا ایک مربع بنانے کو کہا گیا ہے۔ اور اس کے بیچ میں "مرغ کے خون" سے کوئی عبارت لکھنی ہے۔ (حاشیے میں مترجم نے لکھا ہے کہ دعوتوں کو نجوم کے اثر میں پڑھنا) روحوں کی مدد کا اعتقاد رکھنا، اور خون جو کہ ناپاک ہوتا ہے اس سے لکھنا غلط ہے یعنی مترجم کو اس غلطی کا احساس ہے مگر سالہا سال سے یہ چھپتا چلا آرہا ہے جنت اور دوزخ کے ان داروغے مولویوں سے کوئی پوچھنے والا نہیں البتہ ان کو پوجنے والے بہت ہیں۔ صفحہ نمبر ۲۲۷ پر بھی اسی قسم کے سفلی تعویذ لکھے ہیں فارسی زبان میں ہیں تو اچھے مقصد کے لئے مگر جناب خون سے لکھے ہوئے ہیں اور مبہم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اسی صفحہ اور صفحہ ۲۲۸ پر کمزوری دور کرنے کے لئے ادام، ام دیا، کہلا، ارھا، میت، پھت کے الفاظ عملیات میں استعمال کرنے ہیں۔

تبصرہ: (حاشیے میں مترجم لکھ رہے ہیں کہ عمل سے پہلے معنی کی تحقیق شرط ہے۔ مطلب کہ ضرور معنی معلوم کر لو جس کے معنی ہیں کہ مولانا یعقوب نے نہ بتائے تو ہم کہاں سے معلوم کریں۔ کیا سنت ہم کو ایسی مشکوک چیزیں چھوڑ دینے کا حکم نہیں دیتی۔ مگر واہ صاحب آگے ضرور بڑھایا ہے ان ہفویات کو۔ صفحہ نمبر ۲۲۸ پر کھبت ودیگر کے کھولنے بند کرنے کے لئے عمل اور "جادو" جلوئی جلوئی کھولوں کھوں اھرن مائی جناب شاہ جمن جتی جنتی (یہ عمل کھولنے کے لئے ہے باندھنے کے لئے باندھوں باندھوں۔ ان جنتر منتر کو کنکر پر پڑھنا ہے۔ پھر شاہ جمن کے نام کو لوبان پر روشن کر کے تمام کھیت میں گھمانا ہے۔ اور بس کھیتی ہی کھیتی اور یہ جو غریب دہقان صبح سے شام تک ہندو پاک کے کھیتوں میں محنت کرتے ہیں بس اب لوبان جلائیں اور شاہ جمن کی دھونیاں دیں۔ مطلب یہ جو امریکہ اتنی گندم ہر سال "ہم کلمہ گو مسلمانوں"، کو بھیک کی صورت منہ پر مارتا ہے کہ۔ آپ کے خیال میں اس نے یہ سب شاہ جمن کی

دھونیاں دے کرا گائیں تھی بس ہم کو ہر دم امریکہ اسرائیل اور طاغوتی طاقتیں ختم ہوتی نظر آتی ہیں۔ صفحہ نمبر ۲۲۸ پر محبت پیدا کرنے کے لئے ایک قرآنی آیت کو اڑتالیس ہزار دفعہ بطور زکوۃ پڑھے۔ اور بولنا نہیں ہے اس کے بعد وہ کچھ وظیفہ مقرر کرلے کم سے کم سات بار بوقت حاجت سات ڈلی شکر کی لے اور اس پر پڑھ کر دم کرے اور طالب ومطلوب کے نام اور ان کے والدین کا نام بھی ہر بار میں پڑھے اور مطلوب کو کھلا دے۔ یا سات دفعہ پڑھ کے جائے مطلوب مسخر ہو جائے گا۔ صفحہ نمبر ۲۲۹ پر دو الفاظ "رک" اور "رفد" کے لکھ کر مع طالب ومطلوب محبت پیدا کرنے کا دعویٰ ہے۔ ان کو کسی طرح کھلا سکے تو کھلا دیں۔ بازو پر خود باندلیں۔ اگر کھلا نہ سکیں تو عدد وہاں پہنچا دیں

۲۲۰	۲۸۴
رک	رفد

تبصرہ: کیا شریعت بھلے ائمہ کی ہوا س سے اس طرح کی محبت کا جواز ملتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر یہ ناجائز کام کون کروا رہا ہے اس امت کے احبار و رہبان۔ صفحہ ۲۲۹ پر محبت کے عمل کے عین نیچے۔ دشمن کو قتل کرنے کا عمل بھی بتایا ہے وہ بھی بذریعہ سورۃ کوثر (بتائے شان نزول کیا ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں اس کے ساتھ) گیارہ روز تک گیارہ سو گیارہ بار بوقت زوال (یعنی آپ جحت دیکھیں کیا لی ہے یعنی جب جہنم کو دہکایا جاتا ہے) اس طرح پڑھنا ہے یا اسرئیل پھر سورۃ کوثر کی ایک آیت پھر یا سرحمائیل کچھ حصہ سورۃ کوثر کا اور احریا طاطائیل پھر خاتمہ سورۃ کوثر۔

تبصرہ: (حاشیے میں مترجم عوام الناس کو سمجھا رہے ہیں کہ جو درجہ انتقام سے جائز ہو اس سے زیادہ یہ عمل کرنا جائز نہیں۔ یعنی انتقام لینے کے لئے آپ قرآن کی بے حرمتی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ اور پھر شریعت کی قدغنیں بھی بتا رہے ہیں۔ یعنی

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ذرا ہم کو بتا دیں کہ اس طرح موکلین کے نام کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت سنت نبوی ﷺ میں کب کی گئی۔ یعنی خطبات جمعہ وعیدین میں حدیث، دعا درود کے ساتھ قرآن کی آیات تو ہم نے بھی سن رکھی ہیں۔ (اور ۱۴۰۰ سالوں سے صرف سن رہے ہیں عمل ندارد) صاحب حاشیہ منع بھی کر رہے ہیں عمل کے لئے، اور اجازت بھی دے رہے ہیں ناموس رسالت، واسلام وسنت کے یہ دعویدار بیک وقت ان تینوں کی ہی ناموس کے درپے ہیں، تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسے "سفلے مولویوں" کی پڑھائی ہوئی قنوت نازلہ سے کفار برباد ہوں گے یا ہم۔ پھر اس صفحہ پر گمشدہ یا چوری کو دریافت کرنے کے لئے جو نقش بتایا ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔

صلع	اہلع	اطلع
		صعل
اجل	اعجل	جعل

ان کے اندر ایک مخصوص عمل کے بعد جن پر شبہ ہوا ان کے نام ٹھیکری پر لکھ کر ڈال دے بس چور پکڑا گیا۔ صفحہ نمبر (۲۳۰) پر سورۃ اخلاص کی دعوت بتائی گئی ہے۔ فارسی میں جو ترکیب لکھی ہے اس میں پھر گوشت، پیاز، لہسن کا پرہیز اور جمعرات سے شروع کرنے کو کہا ہے۔

تبصرہ: اب پیاز، لہسن کھا کر مسجد میں جماعت میں شرکت کرنا منع ہے جب تک اچھی طرح منہ مسواک سے صاف نہ کرلیں مگر شریعت نے حرام پھر بھی نہیں قرار دیا بلکہ کئی بیماریوں میں زیادہ پکا کر کھانا بتایا ہے۔ مثال کے طور پر لہسن (اٹلی میں زیادہ استعمال ہوتا ہے اور وہاں دل کا عارضہ کم ہے) پیاز (مردانہ قوت کے لئے اکسیر ہے) مگر ان کا پرہیز اللہ کا حلال حرام کرنے کے برابر ہے اور انسان کو فی الحال یہ اختیار اللہ نے نہیں دیا ہے کیا پتہ کل تک کسی اسی طرح کی کتاب میں "حرام کردی

جائے''، گوشت کے پرہیز کا جہاں تک تعلق ہے تو پھر معاذ اللہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ اگر دنیا کے لئے یہ وظیفہ کرنا ہے تو پھر خالص برہمن کو عربی سکھا دیجئے کہ ہمارے لئے وظیفہ کرے۔ کیونکہ اتنا کڑا پرہیز تو وہی کر سکتے ہیں۔ صفحہ نمبر ۲۳۱ پر جو عمل تسخیر بتایا ہے اس میں عبارت انہ من سلیمان سے شروع ہے (سوا لاکھ بار چالیس روز میں پڑھنا ہے)

نقش

بسم اللہ

کلمہ طیبہ

الٰہی بحرمت اسم معظم

اللہ　ص　م　ا　د

۴۴　۹۰　۴۰　۴

بنام ہر جہار توشتہ بخو رون رہد ہر روز خوشبودار تیل سے چراغ روشن کرنا ہے۔ مطلوب کے سامنے تین بار عربی عبارت اور شعر پڑھنا ہے۔

اے زلف مسلسلت بلائے دل من　　دے لعل لبت گرہ کشائے دل من

من دل ندہم بجز ورائے دل تو　　تو دل نہ وہی غمبر ورائے دل حسن

اور جب حاکم کی تسخیر چاہے تو اس کے سامنے مقطعات کھیعص حم عسق پڑھتے ہوئے انگلیاں کھول دے۔

تبصرہ: پھر دیکھے، خوشبودار تیل، چراغ، عنبر یہ سب ہمارے مذہب میں کہاں سے آ گیا اور پھر عشقیہ شعر بھی۔ اور اگر آپ حنفی ہیں تو امام ابوحنیفہ کے قول سے ثابت کریں۔ اس لئے کہ انہوں نے حاکم کی تسخیر اس کے خلاف کھڑے ہو کر کی تھی ابو جعفر منصور عباسی خلیفہ نے امام ابوحنیفہ کے ننگے سر پر ۷۰ کوڑے لگوائے تھے اور قید میں ڈال دیا تھا مگر امام نے قاضی کا عہدہ قبول نہیں کیا تھا یہ پچھلے ہزار سال سے تا حال جو'' جبہ وقبہ'' ہے سوائے حکمرانوں کی کاسہ لیسی اور ممبر پر کھڑے ہو کر کفر کے فتوے داغنے سے

کچھ نہیں کر سکا کاسہ لیسی بھلے ضیاء کی ہو یا مشرف کی جب تک یہ عالم دین ریاست سے متصادم نہیں ہوگا۔ عوام کے لئے تب تک نہ تو ان کی دعا میں اثر ہوگا اور نہ وعظ میں اور اس وقت تک یہ حسن بن صباح کے باطنی پیروکار جاہل صوفیاء لوگوں کے ایمانوں سے کھیلتے رہیں گے۔ صفحہ نمبر ۲۳۳ مختلف نقوش وعبارتیں ہیں بغیر کسی سند کے نقش نمبروں سے بھرپور ہیں جیسا کہ (۷۸۶) وغیرہ اور جب یہ کافی نہ تھا تو لکھا اس کے لئے سفید مرغ کا خون استعمال کیا گیا ہے۔ عبارت کا نمونہ دیکھیں۔

تمام عمل کے لئے گوشت، بیضہ، پکوان کڑاہی، اور دیگر سفید چیزوں کا پرہیز یعنی دودھ جیسی سنت ﷺ سے بھی۔

نوٹ: اس طرح کے نقش میں نے اپنے خاندان کے ایک گھر میں دیکھے اور اس گھر والوں کو بے حد پریشان، بیمار، تباہ حال دیکھا واضح رہے کہ دو نقوش اس صفحے پر ''کشائش رزق'' کے لئے ہیں۔ صفحہ (۲۳۴) پر مرگی، اور آسیب کے لئے جو نقوش ہیں وہ مرغ کے خون سے لکھنے ہیں۔ مخصوص دن میں اور ساعت میں اور مریض سے صدقہ لے کر خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ کو ثواب پہنچانا ہے (مطلب اتنے بڑے عالم اور محدث کو بھی نہیں بخشا ان خون آمیز تعویذوں نے) مرغا خود کھالیں (واہ)

مرگن　　آسیب

علیقا ملیقا تلیقا..........

اور اس نوع کے نقش بھی

بجق شاہ یکتا　　نوش　　نمبروں سے بھرپور

پھر حاشیے میں مترجم نے لکھا ہے کہ وقت کی قید نجوم سے ہے اسلئے بلا قید لکھیں اور خون سے لکھنا'' جائز نہیں'' (کفر ٹوٹا اللہ اللہ کر کے) بس زعفران سے لکھے (زعفران کی قیمت پتہ ہے آج کل اگر کسی غریب کو کوئی جن چمٹ جائے تو وہ بے چارہ کیا کرے گا۔ کیونکہ زعفران تو بہت مہنگا ہے)۔

صفحہ نمبر (۲۳۶، ۲۴۱) جو وظائف و چلہ جات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ ہفتہ کے سات دنوں اور دنوں کی

ساعتوں کو برابر کر دیا ہے درج ذیل ہے۔
شمس، زہرہ، عطارد، قمر، زحل، مشتری، مریخ وغیرہ کے۔

تبصرہ: اب شریعت میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ستاروں سے صرف تین عقیدے رکھنا صحیح ہیں۔

① شیاطین وجنات کے لئے کوڑے نما آگ
② آسمانوں کی زینت۔
③ مسافروں کے لیے سمت کی راہنمائی۔

اور اس کے علاوہ کوئی چوتھا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ پھر رجوع کرے احادیث سے جن میں ایسے شخص کو کافر قرار دیا گیا دیکھیں کتب حدیث باب فال والطیر ہ وغیرہ) حیرت اس بات کی ہے کہ کتاب کے شروع میں خود یعقوب نانوتوی خود کہہ رہے ہیں کہ معتقد ہیں شاہ اسماعیل شہید جیسے مجاہد وموحد کے مگر۔ کتاب کا یہ عملیات والا حصہ ان کا لکھا نہیں لگتا۔ کیونکہ جس کسی نے تقویۃ الایمان پڑھی ہے وہ اندازہ کر سکتا ہے کہ شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ بدعات وشرک کے بارے میں نہ صرف سخت بلکے متشدد تھے۔ اب یہاں صفحہ نمبر ۲۳۷ پر حب کے لئے والقیت علیک محبۃ منی وتصنع علی عینی بر پارہ کاغذ بنان خود و ناھار رخورد نام مطلوب ونام مادر مطلوب بمع شعر ایں شکل نوشتہ در آتش انداز عرسالہ دوران وضرف حق عسق العجل الممب فلاں بنت فلاں علی حب فلاں بنت فلاں۔ فارسی عبارت اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ روافض نے بنائے ہیں صفحہ نمبر ۲۳۸ پر جو چلہ بتایا ہے ذرا شرائط دیکھئے مکان سے نکلے نہیں۔ سوائے پیشاب پاخانے کے (اور باجماعت نماز تو ظاہر ہے ختم ہوگئی) ایک اناج سے افطار کرے سوائے اس کے کہ کوئی دوسری چیز نہ رے کھانے سے جو بچ جائے وہ کسی ایک آدمی کو دے یا جو خادم ہے اس کو دے کسی جانور کو ہرگز نہ دے۔ بے نمک اور بغیر تیل کا کھانا کھائے۔ مکان میں سوائے خادم کے کوئی نہ ہو۔ پانی رکھنے، پانی پینے وغیرہ کے لئے کوری مٹی کا برتن ہو۔ نہر یا دریا یا کنواں وریت میں سے جس میں سے پانی لیا جائے اس میں

چمڑے کا کوئی ڈول استعمال نہ کرتا ہو۔ ایک کپڑا باندھنے اوڑھنے کا ہو سر ننگا ہو۔ اور روز روزہ رکھے اور نہا کے پڑھے، باوضو ہمہ وقت رہے۔ رفع حاجت کے بعد بھی غسل کرے۔ اور درمیان زکوٰۃ اگر زنا سرزد ہو جائے تو ہلاک ہو جائے۔ صفحہ (۲۴۰، ۲۴۱) پر جھاڑ پھونک میں ”کالی چڑی چھنکلی بس کے گو بھی کمم“ ا، اٹھو محمد دوادھا سیسی جا بحق کلمہ طیبہ۔

تبصرہ: (کلمہ طیبہ بالکل صحیح ہمارا خاتمہ اس لئے ہونا چاہیئے (آمین) مگر یہ سنسکرت منتر کیا شرکیہ نہیں اس صفحہ پر سر کے درد کے لئے ایک نقش دیا ہے جو بنانا ہے مشک وزعفران در پیالہ چینی، عربی دعائیہ کلمات پر کوئی اعتراض نہیں مگر یہ۔ جلیوس، ملیوس، ایراوس منطوس، وملتوس، ماافنارو وماز رنا درنا اخنوس کون ہیں؟

عمل ۳ آش، آتش، عدہ باشِ، سادریاشٍ، رث وثاث نتیلو؟
عمل ۴ علی الاحلیل لسعلیفعلیل؟
عمل ۵ ملجکاس؟ یہ کععلسلعکم“ کون ہے۔

سر کے درد کو روکنے کے لئے ابن ماہ کی آیات حرز، سورۃ بقرۃ (صحیحین) یا اس خاص مقصد کے لئے معوذتین وآیت الکرسی کافی نہیں؟

طب روحانی (مطبوع دارالاشاعت) مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی

اسمائے حسنیٰ کی شرح وخواص (صفحہ نمبر ۳، ۴۵)

تبصرہ: اللہ کے ناموں کی صفات کا کس کو انکار ہے مگر یہ بتایئے کہ سنت نبوی ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ وغیرہ سے آپ یہ کیسے ثابت کریں گے کہ ان کو آپ عود، مشک، زعفران، وعنبر، وغیرہ ملا کر نقش بنائیں، ان کو انگوٹھی پر کندہ کرا کے پہنیں ہزاروں کی تعداد میں چلوں کی شکل میں پڑھیں بھی

ساعت دن اور برجوں کے پھر جب احادیث مبارکہ میں ۹۹ ناموں کو پڑھنا طریقہ مسنون بتادیا گیا تو پھر یہ خود ساختہ طریقہ کیوں ۔ ہزار دفعہ جب آپ کوئی نام پڑھیں گے تو لامحالہ آپ کو ''تسبیح'' کی ضرورت پڑے گی جب کہ رسول اللہ ﷺ اوراد کو داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کرتے تھے ۔ اور پھر جب ہم کو منع کر دیا گیا غیر مسلم کی مشابہت اختیار کرنے سے اور آپ دیکھیں کہ ایسی تسبیحات یہود، نصرانی، ہندو اور بودھ بھکشوؤں، پروہتوں اور بھگتوں کے ہاتھ میں ہوتی ہیں ۔ جب نام لیں تو اللہ کا، طریقے اپنائیں ''غیر مسلم'' کے۔ جہاں تک گردان کا تعلق ہے تو احادیث وسنت سے ہیں ۱۰۰ کی گردان تک جن کلمات کے پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

① سبحان اللہ و بحمدہ (سو دفعہ دن میں گناہ مٹانے کا ذریعہ) صحیح بخاری، صحیح مسلم۔

② لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئ قدیر۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد، صحیح الترغیب والترہیب)

فضائل: (دس غلام آزاد کرنے کا ثواب۔ ایک سو نیکیاں، سو گناہ معاف صبح پڑھنے سے شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ شام کو پڑھنے سے صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔

③ استغفراللہ واتوب الیہ (سو دفعہ دن میں نبی ﷺ دن میں ستر دفعہ پڑھتے تھے) (بخاری مع الفتح، صحیح مسلم، ابوداؤ، اور صحیح الترمذی)

اور سورۃ آل عمران میں آیت ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے (ہر حال میں) آیت ۱۹۰ تا ۲۰۰۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ذکر کے لئے اوقات کی تعین نہیں نہ ستاروں کی خواص کی ضرورت ہے۔

صلوۃ التسبیح احادیث، ترمذی (جلد اول)، ابن ماجہ (جلد اول)، ابوداؤد (جلد اول) سے ثابت ہے اس میں ۳۷۵ دفعہ سبحان اللہ، والحمد للہ، ولاالہ الااللہ، واللہ اکبر ہے۔ وہ کیوں نہ پڑھیں جائیں، مذکورہ بالا دیئے ہوئے احادیث کے حوالے ان کی کتاب الصلوۃ میں دیکھ لیجئے۔ میرے کہنے کا

قطعاً یہ مقصد نہیں کہ آپ بار بار یا رزاق، یا رحمٰن، یا کوئی اور مبارک صفاتی اسم نہ پکاریں مگر نام پکارنے کے ساتھ حاجت پکارتے جائیں۔ کیونکہ جب آپ ایک دفعہ اللہ کو پکارتے ہیں تو وہ آپ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو پھر جب اس کی توجہ آپ پر ہے تو آپ صفت پکارنے کے بعد اپنا مدعا بیان کریں۔ اب یہ اچھا ہے کہ وہ تو آپ کی دعا سننا چاہتا ہے۔ اور آپ بے ادبی سے گردان کر رہے ہیں۔

اور لوگوں نے اسی کو مذہب سمجھ لیا ہے۔ کیا وہ مشہور ومعروف حدیث نہیں سنی کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ کچھ لوگوں کو حلقہ بنائے ''ذکر'' کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا وہ بھی کچھ بیجوں گٹھلیوں کے اوپر تو انہوں نے سختی سے کہا تھا کہ ابھی رسول اللہ ﷺ کے گھر کے برتن بھی نہیں ٹوٹے اور تم لوگوں نے گمراہی اختیار کر لی؟ (دارمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ''اسرار'' صفحہ (۶۷)

تبصرہ: تحقیق سے ثابت شدہ جو ''تفسیر ابن کثیر جلد اول'' (محمد صاحب جوناگڑھی رحمہ اللہ) میں ہیں۔

صحیح بخاری ومسلم میں جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے ملنے کا ارادہ کرے تو" بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا" ایسے کرے گا تو ہونے والے بچہ کو شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ صحیح مسلم میں ہے۔ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھانا کھاؤ۔ نسائی نے اپنی کتاب الیوم واللیلۃ میں اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اسے بیان کیا ہے کہ بسم اللہ برکت ہے اس لئے ہر کام اور ہر بات کے شروع میں بسم اللہ کہنا مستحب ہے۔ وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بمطابق مسند احمد واجب ہے ورنہ وضو نہیں ہوتا۔ مگر ابراہیم دہلوی صاحب نے سوا لاکھ کا ختم، لوبان کی دھونی، مقدمے کی کامیابی (بھلے جھوٹا ہو؟) اور پانی سے یا عرق سے بھی انکار نہیں مگر کیا یہ سنت ہے۔ اگر ہے تو صحیحین میں تذکرہ کیوں نہیں۔ کیوں کہ آج کل سنت رسول ﷺ کا سب دعویٰ کرتے ہیں مگر سنت کو اپنے نفس اور مسلک کے تحت شکل دے دی ہے۔

سورۃ فاتحہ (صفحہ نمبر ۶۸،۶۳)

تبصرہ: صحیح بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد، وغیرہ کی احادیث کا مفہوم ہے کہ یہ سورۃ ام القرآن ہے۔ فاتحۃ الکتاب ہے۔ یہی سبع مثانی ہے۔ اسی مفہوم کی احادیث بیہقی، دار قطنی میں بھی ہیں۔ اس سورۃ کے ذریعے سے شفاء کے حوالے سے صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد میں روایت ہے کہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جسے سانپ نے ڈس لیا تھا اس پر یہ پڑھ کر دم کیا تھا وہ شفایاب ہوگیا۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ جو نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے، اب جو ہر رکعت میں لازمی جزو بنا دی جائے اور جس کی آمین پر (دوران نماز) فرشتے آمین کہتے ہوں۔ وہ آمین اور ہماری آمین اگر مل جائے تو ہم بخش دیئے جائیں تو یقیناً یہ سورۃ عظیم ترین ہے۔ مگر یہاں جو ابراہیم دہلوی صاحب نے آیتوں میں سورۃ فاتحہ کی توڑ پھوڑ کر کے پیغمبروں کے نام ڈالے ہیں اور پھر جو سورۃ فاتحہ بلکہ پورا قرآن ہم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کو کہا گیا ہے ہم اس کو فجر کی سنتوں کے بعد اکتالیس دفعہ کیسے پڑھ سکتے ہیں؟ پڑھ لیں تو کیا تلاوت کا حق ادا ہوگا۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے طب نبوی ﷺ میں سورۃ فاتحہ کو زہریلے جانور کے کاٹ لینے پر دم (یعنی پڑھ کر مریض پر پھونک دینا) تو بتایا ہے کہ ”کلام اللہ“ کی روحانی طاقت سے زہر کی خباثت ختم ہوجاتی ہے اگر جادوگر گرہیں پھونکیں تو ہم بیمار ہوجاتے ہیں۔ یہ تو پھر اللہ کا کلام ہے۔ ”کچھ تو اثر ہوگا“ اور حلال طریقے سے دوا کے ذریعے علاج کی بھی کوئی قید نہیں ہے۔ بہترین دعا ہے، تعریف ہے رب کی سورۃ فاتحہ۔ مگر کوئی یہ زعفران سے لکھ رہا ہے کوئی سوال گھر کا ختم کرائے لے رہا ہے۔ کوئی سنت سے اس کا ثبوت لے آئے؟ ہم کل سے کرنے کو تیار ہیں یعنی جو طریقہ وفضائل ہم کو رسول ﷺ نے بذریعہ سنت واحادیث بتائے ہیں نہیں تو ہم نے چھوڑ دیا ہے اور ایرے غیرے کی ہذیان پر ہم عمل کریں پھر سنت کی پیروی کا دعویٰ بھی ہو۔ (تفسیر ابن کثیر جلد اول سے احادیث کا مفہوم لیا گیا ہے)

سورۃ بقرۃ وسورۃ آل عمران (صفحہ ۷۰، ۷۷)

تبصرہ: سورۃ بقرۃ کے بارے میں صحیح بخاری، مسلم، مسند احمد، مستدرک حاکم، ترمذی، نسائی، اور نسائی کی عمل الیوم واللیلۃ، طبرانی، ابن حبان، ابن مردویہ وغیرہ میں جو فضائل مذکور ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جس گھر میں تین روز لگاتار پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتے ہیں۔ اور تمام آیات کی سردار آیت الکرسی اس سورت میں ہے۔ دیوانے یا مجنون پر پڑھی جائے تو شفا پا جائے۔ اور اس کے پڑھنے والے پر سکینہ اترتا ہے۔ اس کا سیکھنا باعث برکت ہے۔ اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے۔ جادوگر اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کی تلاوت کرنے والے کی قیامت کے روز یہ سورۃ حفاظت کرے گی۔ مسلم ونسائی کے مطابق سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات نور ہیں۔ جو آپ ﷺ سے پہلے کسی کو نہیں دیئے گئے۔ اور اس کی آیت آیت الکرسی میں اسم اعظم ہے کہ جس کے وسیلے سے اگر دعا مانگی جائے تو وہ قبول ہو۔ اگر رات کو سونے سے پہلے بقرۃ کی آخری دو آیات پڑھ لی جائیں تو وہ کافی ہیں۔ آیت الکرسی پڑھ لی جائے تو صبح تک شیطان قریب نہیں آسکتا۔ سورۃ آل عمران کی پہلی ہی آیات میں اسم اعظم ہے۔ جس کی برکت سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اب جب ان دو سورتوں کی تلاوت سے قیامت کے روز شفاعت وسائے تک کا وعدہ ہے اور مستند ترین احادیث سے فضائل بھی آپ کے سامنے آگئے ہیں اور کچھ کا ذکر دہلوی صاحب نے بھی کیا ہے یعنی مسنون فضائل کا مگر یہ جلالی جمالی مزاج جو بتا رہے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں جو پڑھنا بتا رہے ہیں اور جو اسرار انہوں نے ڈھونڈے ہیں۔ حیرت ہے کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تابعین رحمہم اللہ دیگر صالحین رحمہم اللہ وائمہ اربعہ رحمہم اللہ کو نہ ملے یعنی رسول ﷺ کے بتانے کے بعد تو ہم ان کو ہی مانیں گے قابل حجت۔ تو پھر ابراہیم دہلوی یہاں کیا چیز بتا رہے ہیں اور پھر ان سورتوں میں کچھ ایسی آیات بھی ہیں جو جمعہ کے خطبے، نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے، اور دعا میں آمین کہنے سے پہلے اس امید پر اللہ کے حضور پڑھی جاتی ہیں کہ نیک عمل قبول ہو۔ مگر یہاں ان سب کا ذکر ابراہیم دہلوی نے

نہیں فرمایا۔اور بہر حال قرآن تو پورا کا پورا شفا ہے اگر پڑھیں تب بھی اور عمل کریں تو اور زیادہ مگر اس طریقے سے نہیں جیسے دہلوی بتا رہے ہیں اس سورۃ میں بیان کردہ احکام پر عمل بھی تو کیا کریں۔

سورۃ النساء۔صفحہ نمبر(۷۷،۷۹)

قرآن چونکہ اللہ کا کلام ہے لہٰذا اس کے ایک ایک لفظ میں تاثیر ہے۔کہیں سے پڑھ لیں صحیح ایمان کے ساتھ ہدایت اور ثواب لازمی ہے۔رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کہ رحمت کی آیت پر رک کر رحمت طلب کرتے،عذاب اور غضب کی آیت پر رک کر پناہ مانگتے،اور اسی طرح سے جو بھی آیات مختلف صفات ربانی کے تحت ہوتیں وہاں ان کی مناسبت سے دعا مانگتے تھے۔اب اس حساب سے تو رحمانی،جلالی، جمالی سمجھ میں آتا ہے۔مگر یہ کیا کہ آپ نے اپنے حساب سے فضائل بتا دیئے۔جہاں تک ''مجرب'' کا سوال ہے تو اس سے قطعاً انکار نہیں کہ کسی موقع پر کوئی تلاوت کے درمیان اللہ کا فضل ہوا ہو اور کوئی بھی بزرگ فیضیاب ہو گیا ہو مگر اس ''مجرب'' کو مستقل عبادت بنا دینا کیا بدعت کے زمرے میں نہیں آتا؟اب سنت نبوی ﷺ کے مطابق قرآن کی آیات پڑھ کر تو وہی دعا کرے گا جو سمجھ کر ٹھہر کر پڑھے گا عربی ہماری زبان نہیں آپ بازار سے سادہ سا ترجمہ جو کہ برصغیر میں ناقص رائے میں فتح الحمید کے نام سے عام ہے مولانا فتح محمد جالندھری رحمہ اللہ وہ لیں اور اس کو سمجھ کر پڑھیں۔دعا کی توفیق اللہ دے گا۔اور جس کو دعا کی صرف توفیق دی اس پر رحمت کے دروازے کھل گئے۔سورۃ نساء کے جو فضائل احادیث میں ہیں۔مستدرک حاکم میں جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سورۃ میں پانچ آیات ایسی ہیں کہ اگر ساری دنیا مجھے مل جائے تب بھی مجھے اس کی خوشی نہ ہو جتنی ان کے ملنے کی ہے۔وہ آیات مندرجہ ذیل ہیں۔

① **ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ**

② **ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ.....**

③ **ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء.....**

④ **ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک..... (ابن کثیر جلد اول)**

اب جب اتنی قدیم تفسیر میں اس قدر فضائل لکھے ہیں تو پھر دہلوی کو یہ بقیہ کہاں سے مل گئے؟جو انہوں نے اپنی کتاب میں لکھے ہیں۔کسی کو تلاوت،اور دعا سن مخصوص آیات سے انکار نہیں مگر صرف سنت کے طریقے سے،ہمیں مجرب اور سنت میں فرق کو واضح کرنا ہوگا۔تاکہ عوام کو معلوم ہو سکے اور وہ مجربات کے بجائے سنتوں کی پیروی کریں۔

سورۃ اعراف صفحہ نمبر(۸۱تا۸۳)

تبصرہ: سابق مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن باز نے اپنے ایک فتوے میں سورۃ اعراف (۱۱۷تا۱۱۹آیات) کو جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے بتایا ہے کہ آیت الکرسی،چار قل،سورۃ اعراف کی آیات ۱۱۷تا۱۱۹،سورۃ یونس کی آیت ۷۹تا۸۲اور سورۃ طٰہٰ کی آیت (۶۵تا۶۹) کو بیری کے ساتھ سرسبز پتے لے کر پاک پتھر سے کوٹ دیں پھر ان کو غسل کے لئے کافی پانی میں ملا دیں اور یہ آیت دم کر دیں۔اور مریض اس پانی سے نہا لے تو اثر زائل ہو جائے گا یہاں یہ علاج تجربے کے طور پر ہے۔ آیت کی تلاوت سے اثر باطل ہونا تو ظاہراً بلا شک ہے مگر بیری کے پتوں پر دم،پانی پر دم کا جو ذکر ہے اس میں حدیث کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔یہ درست ہے کہ نو مسلم جب دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس کو بیری کے پتے سے غسل دیتے ہیں مگر دم نہیں ہوتا اس میں مردے کو نہلانے کے لئے جو پانی استعمال ہوتا ہے اس میں بیری کا استعمال احادیث میں ہے اور احادیث میں ذکر بھی ہے اور مردے کے لئے کافور اور بیری کا استعمال احادیث میں ہے(صحیح بخاری)۔سورۃ اعراف میں کئی آیات دعائیں ہیں اور ان کی دعا کی شکل میں پڑھنا باعث خیر ہے۔مگر چلہ،وظیفے یا مذکورہ بالا عمل احادیث سے ثابت نہیں ہے اور مسلمان کسی کے تجربے کے نہیں بلکہ سنت رسول ﷺ کے پابند ہیں۔

سورۃ توبہ (صفحہ نمبر ۸۳ تا ۸۴)

صبح وشام کے اذکار میں اس سورۃ کی آخری آیات کا حصہ "حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم" (مجموعہ ابن السنی عمل الیوم واللیلۃ اور سنن ابوداؤد) پڑھنا ثابت ہے سات دفعہ، جو فضائل طب روحانی میں مجرب ہو سکتے ہیں مگر اسناد کے بغیر ہے اور جب صبح وشام سات سات دفعہ پڑھنا سند کے ساتھ سنت سے ثابت ہے تو یہ کیوں نہ کیا جائے آخر سنتوں سے اتنی نفرت کیوں؟

سورۃ مریم (صفحہ نمبر ۹۲ تا ۹۵)

یعنی جس سورۃ میں اللہ تعالیٰ جناب زکریا علیہ السلام کو صاحب اولاد ہونے کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ اسی سورۃ کی ایک آیت کو ابراہیم دہلوی (آیت ۹۸) کو نہایت خونی اور جلالی بتا رہے ہیں۔ اور عمل اس کا دشمن کو برباد کرنے کے لئے اور ہزار مرتبہ ساتھ دن تک ننگے سر پڑھنا ہے۔ بے احتیاطی میں پلٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ پرہیز تمام حرام اور مکروہ چیزیں کھانا مثلاً لہسن، پیاز، حقہ، زردہ، غیر عورت پر نظر ڈالنا، جھوٹ بولنا ہر ایک قسم کے گناہ سے احتیاط کرنا فرض ہوگا ورنہ خود پڑھنے والا مر جائے گا۔ اور اگر عمل پورا کیا تب ظالم دشمن جلد ہلاک ہوگا۔ یا سخت بلا میں گرفتار ہوگا یا پڑھنے والے کی اطاعت قبول کرے گا۔

تبصرہ: پیاز (منع ہے صرف کھا کر نماز میں آنے کی ورنہ مکروہ بھی نہیں ہے بلکہ خالص حلال ہے) تمباکو حقہ، (اختلاف ہے اس میں) غیر عورت (صرف وظیفے کے دوران نہیں ساری عمر حرام ہے قطعاً نظر ڈالنا) جھوٹ بولنا (مرتے دم تک گناہ ہے) اب آپ بتائیے کہ ٹھیک اسی سورۃ کی آیت ۹۷ کے ذریعے جناب نے محبت پیدا کرنے کا عمل بتایا ہے یعنی قرآن نہ ہوگیا "چھو منتر" کی کتاب ہوگئی کہ ایک آیت کو دشمن کی ہلاکت اور اسی آیت کو غیر مرد وعورت میں محبت پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو دشمنان اسلام کو ختم کرنے کے لئے سر بکف میدان جنگ میں اترے تھے جبکہ ان عملیات والوں کو اس سے زیادہ آسان طریقے معلوم ہو گئے؟ یہ لوگ کیا رسول اللہ ﷺ سے نعوذ

باللہ زیادہ قرآن کو سمجھتے ہیں؟؟ اور پھر اس میں جو مقطعات ہیں اس کو وہی پرانی ترکیب سے انگلیوں کو کھول بند کر کے لوگوں کی تسخیر کرتے پھریں۔ جہاں تک خونی وجلالی کا تعلق ہے تو خونی کہنا گستاخی کے زمرے میں آتا ہے اور اللہ نے خود کہہ دیا ہے قرآن کو نصیحت اور دنیا کے لئے رحمت کہا گیا ہے۔

سورۃ طٰہٰ (صفحہ نمبر ۹۰ تا ۹۲)

تبصرہ: اس سورۃ مبارکہ میں دو آیات ایسی ہیں جس کو دعائیہ طور پر پڑھا جاتا ہے اور سینہ کو کھولنے کے لئے، رب زدنی علما' اور رب اشرح لی صدری تا یفقھو قولی اور اس کے ترجمے کو دیکھ لیں اور پھر دعا مانگیں۔ ایک جگہ عنت الوجوہ للحیّ القیوم ہے آیت کو ابن مردویہ نے بذریعہ حدیث اسم اعظم بتایا ہے (تفسیر ابن کثیر جلد اول بمقام آیت الکرسی کے فضائل) آیت ۶۵ تا ۷۰ تک جو آیات ہیں وہ علماء کے مجربات میں سحر کے باطل کرنے کے لئے پڑھی جاتی ہیں مگر ان کو بھی غور سے ترجمے کے ساتھ پڑھیں اور سریع الاثر ہونگی۔ اب ابراہیم دہلوی صاحب نے جو یہ بتایا ہے کہ آیت (۱۱۱) کو کسی کاغذ پر لکھ کر دشمن کا نام بمع اس کی ماں کے نام کے تعویذ بنا کر کسی درخت پر لٹکا دے۔ تو اس کی زبان بند ہو جائے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گستاخان رسول ابن خطل اور کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا ان کو آیات کے وظائف سے نہ ہلاک کیا نہ ان کی زبان بند کی تھی۔ اب بھی ان گستاخی کرنے والوں کی زبانیں ان آیات سے کیوں بند نہیں کی جاتیں ان کے خلاف جلوس نکالے جاتے ہیں۔

سورۃ انبیاء (صفحہ نمبر ۹۶ تا ۹۸)

تبصرہ: ابن ابی حاتم وترمذی میں ہے کہ مشکل وقت میں اس کی آیت کا کثرت سے ورد مشکل زدہ کو بچاتا ہے "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" اور یہی دعا جناب یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھی تھی اور اللہ نے ان کو اندھیرے سے نجات دے دی تھی یعنی اس آیت کو

پڑھ کر دعا رد نہیں ہوتی ۔مگر ابراہیم صاحب نے صفحہ ۹۷ پر ایک واقعہ رسول اللہ ﷺ سے بغیر کسی سند کے جوڑ دیا کہ ایک بزرگ ابوعبداللہ مغربی کو رسول اللہ ﷺ نے خواب میں ان کو تعلیم کیا کہ دو رکعتیں پڑھو ۔اور چاروں سجدوں میں مذکورہ بالا آیت چالیس چالیس دفعہ پڑھو۔ جہاں تک میری ناقص معلومات ہیں ۔سجدے میں قرآن پڑھنا شرعاً منع ہے ۔اور یہ حکم اس پر بھی ہے تو آپ نے اس خواب میں جو بزرگ کو ہوا یقین کرنا ہے یا اس شریعت پر جو پوری امت کو بتائی گئی اور پھر جو ہند و پاک میں ہم نے آیت کریمہ کے نام سے جو ''املی کے بیجوں'' پر کیا جاتا ہے ۔سوا لاکھ دفعہ اس کی رسم ڈال دی مگر شرعی ثبوت اس کا ہمارے پاس نہیں ۔ چلہ بھی بتایا ہے کہ چالیس روز تک روزانہ گیارہ ہزار دفعہ بمع ترک حیوانات اور پرہیز جلالی کے ساتھ پڑھیں ۔سوائے جو کی ٹکیا اور ایک آبخورہ پانی کے کچھ نہ کھائے تو چالیس روز بعد ''اسرار غیبی'' کا مشاہدہ ہوگا ۔اسرار غیبی سے غیب کے اسرار مراد ہیں تو علم غیب صرف اللہ کو ہے وہ کسی کو نہیں دیتا اور اگر مراد اللہ کا دیدار ہے تو قرآن و حدیث کی رو سے یہ دنیا میں ناممکن ہے۔

سورۃ الشعراء (صفحہ نمبر ۱۰۴ تا ۱۰۵)

تبصرہ: آخری آیت کو دہلوی نے ظالم کو برباد کرنے کے لئے بذریعہ عمل بتایا ہے کہ تین دن تک ہر دن ہزار مرتبہ، صرف خشک جو کی روٹی کھا کر تہبند بطور احرام کے باندھ کر اکیس سو مرتبہ پڑھنا دشمن کو جلد تباہ کرتا ہے ۔لیکن یہ آیت سخت جلالی ہے ۔پڑھنے والے کو احتیاط شرط ہے؟ کہیں جلالی قرار دے کر دہلوی جیسے لوگ مسلمانوں کو ڈرا کر قرآن کی تلاوت سے تو نہیں روک رہے ہیں کہ ہر آیت میں احتیاط ورنہ عمل الٹ ہو سکتا ہے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایسا کچھ نہ تھا؟ حدیث میں ۔تلاوت قرآن کی بہت زیادہ ترغیب ہے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں ۔مگر یہ عامل لوگ تلاوت قرآن سے ڈراتے ہیں۔

سورۃ زمر (صفحہ نمبر ۱۲۳ تا ۱۲۵)

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو سورۃ زمر کی تلاوت کیا کرتے تھے ۔اب تلاوت کو تو چھوڑ دیا

اور چلے وظیفے، نقش ،انگوٹھی ،عزائم ،ودعوتیں وہ بھی خود ساختہ اس قرآن سے پکڑ لی ہیں حالانکہ قرآن پر عمل اور اس کی تلاوت ان سب سے افضل ہے۔

سورۃ الکافرون ،سورۃ الاخلاص ،سورۃ الفلق ،وسورۃ الناس

تبصرہ: تمام احادیث سے ان سورتوں کا نماز میں کثرت سے پڑھا جانا افضل ترین ہے ،اور آخری تینوں قل تو بہت فضیلت والے ہیں ۔اور اس پر مذید کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ جہاں تک آخری دونوں قل ہیں ۔تمام فتنوں خصوصاً جادو، سحر، نظر بد، جن و آسیب یا دیگر بیماریوں کے روکنے کے لئے اکسیر ہیں ۔آیات حرز میں کسی قدر فرق کے ساتھ آخری تینوں قل موجود ہیں۔ بزرگوں کے تجربات بذریعہ آیات قرآنی سے انکار نہیں ان مختلف آیات کو کثرت سے پڑھنے کے بعد ان کے معنوں کے حساب سے مخصوص دنیاوی فوائد کے لئے دعاؤں کے مانگنے کا بھی انکار نہیں مگر ان آیات کو ستاروں ساعتوں ، چلوں ،جلالی جمالی مزاج ،بخور ،تعویذوں ،مشک و زعفران کی روشنایوں اور نقش و انگوٹھی اور درختوں اور پرندوں پر ٹانگ دینا ،چینی کی تشتریوں پر لکھ کر گھول کر پلانا ،ان کو خونی و جلالی تک بتا دینا اگر سنت سے ،صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال سے ،تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال سے ،ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم دیگر اسلاف سے ثابت نہیں ہے ۔اور صفحہ نمبر ۴۴۸ پر ''حرف کاف'' کے نام کے باب میں کتاب الحمٰی (تعویذوں) کے نام سے باب باندھا ہے ۔اور حزب کے حوالے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی اجازت دلوا دی گئی ہے اور تعویذ جو لکھے ہیں درج ذیل ہیں ۔جن کی سلف نے اجازت دی ہے کتاب عسرۃ ولادت (ولادت کی پریشانی کا تعویذ) اس تعویذ کو انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی کسی حدیث کے ساتھ لکھ دیا ہے اور حدیث کی دعا کے ساتھ سورۃ احقاف کی ۳۵ نمبر آیت کے ساتھ کسی سفید برتن یا پاک صاف چیز میں لکھتے تھے ۔اور مزید یہ بھی ہے کہ ابوعبداللہ زعفران وغیرہ سے عورتوں کے لئے لکھتے تھے ۔گائے کے لئے تعویذ کو عکرمہ رحمہ اللہ سے منقول اور انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایک

دعا کی تھی تو گائے کا بچہ آسانی سے ہوا۔ پھر آگے درج ہے کہ ولادت میں دشواری پیش آنے کی صورت میں اس کو لکھ دیا کرو جتنے بھی دم کے طریقے اور الفاظ پہلے بیان کیے جا چکے ہیں سب کو بطور تعویذ لکھ کر استعمال کرنا مفید ہیں اور پھر سلف کی ایک جماعت نے بعض قرآنی آیات کو لکھنے اور اس کے پینے کی رخصت دی ہے۔ اس لئے کہ اللہ نے اسے شافی بتایا ہے۔

عسر ولادت کا دوسرا تعویذ

صاف پاک برتن میں لکھ کر حاملہ کو پلا دیا جائے یا اس کے شکم پر چھڑک دیا جائے۔ سورۃ انشقاق (آیات ۱تا۴) کتاب الرعاف (نکسیر کا تعویذ) اور بھی کسی نے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے منسوب کر دیا ہے کہ ماتھے پر سورۃ ہود آیت چوالیس لکھتے تھے۔

کتاب الخراج (پھوڑے کے لئے تعویذ)

پھوڑے کے اوپر سورۃ طٰہٰ کی ۱۰۵، ۱۰۷ ویں آیت لکھنے کو کہہ رہے ہیں (استغفر اللہ) قرآن کی اتنی بے ادبی تو کسی غیر مسلم گستاخ رشدی ملعون وغیرہ نے بھی نہیں کی ہوگی جس کے خلاف یہ لوگ جلوس نکالتے ہیں جبکہ خود قرآن کی توہین کرتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ واجب الاحترام ہیں حالانکہ لائق گردن زدنی ہیں۔ جو قرآن کی بے حرمتی بھی کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی تلاوت سے روکتے ہیں۔

مدرسوں کا نصاب و نظام اور علماء اور ان بدعتوں کا کامیاب ظہور

ہمارے ملک میں جنرل ضیاء کے دور میں علماء کا ایک طبقہ تیار کیا گیا جس کا کام صرف نعت خوانی، قرآن خوانی، فتاوئی، تراویح، چاند دیکھنا، بصیرت و فرمان الٰہی پر تلاوت، فرقہ واریت اور اس سے بھی بڑھ کر حکومت کے اداروں کے لئے مختلف جگہوں پر جا کر جہاد کے لئے لوگوں کو ہلاک کرنا رہ گیا ہے۔ جو ان کا ایک کردار تھا مصلح کا نظام میں ابتری اور بدعات کو روکتے معاشرے کے اندر خلاء کو پر کرتے یہ علماء حکومت کے مختلف اداروں کے آلہ کار بن کر رہ گئے۔ اور مختلف مکاتب فکر کے علماء اپنے

مسلکوں کے حساب سے سعودی عرب، عراق، لیبیا، ایران، کویت، قطر، اور متحدہ عرب امارات کی حکومتوں کے وظیفہ خوار بن گئے اور ان کے چندوں سے اس ملک میں مدرسے کھول لئے، جماعتیں بنالیں، امارتیں قائم کر لیں اور ان کے تحت پوری تقسیم ہو کر اپنے اپنے مسلکوں کی "ڈیڑھ اینٹ" کی مسجدیں قائم کر لیں۔ اور اکثر مسجدوں کی جو کمیٹیاں یا منتظمین بنے ان کو شریعت، قرآن و حدیث کی الف ب سے بھی واقفیت نہ تھی، وہ مسجدوں کے خدام کے بجائے مجاور اور مالک بن بیٹھے۔ مسجدوں پر مسلکوں کے نام لکھے جانے لگے اور مسجدوں کے یہ خلیفہ، مجاور، و مالک ان "زندگی سے بیزار راندہ درگاہ لوگوں" کو جو ہر طرف سے تباہ و برباد ہو کر مسجدوں کا رخ کرتے ہیں کہ آؤ نماز پڑھیں اور درست ہو جائیں اور سب کچھ اللہ سے لے لیں۔ یہ پوچھنے لگے کہ کیا آپ شیعہ ہیں۔ دیوبندی ہیں، اہلحدیث ہیں، سلفی ہیں، جماعت المسلمین میں ہیں۔ عثمانی صاحب کی حزب اللہ میں سے ہیں، بریلوی ہیں، محمدی ہیں، توحیدی ہیں، وہابی ہیں وغیرہ وغیرہ، اور پھر اس پر ہی بس نہیں یہ حضرات نیم ملا آپ کو سکون سے نماز بھی نہیں پڑھنے دیں گے۔ جب تک آپ ان کے طریقے کے تحت نماز نہیں پڑھ لیتے۔ جب کہ ان میں سے اکثر کی نماز اتنی ناقص ہوتی ہے کہ اللہ معاف کرے۔ اس پر ہی بس نہیں مسجد کے جو منتظمین ہیں ان کا سلوک جو اماموں، پیش اماموں، موذنوں و دیگر معصوم خداموں سے ہوتا ہے لوگ وہ سلوک اپنے نوکروں سے نہیں کرتے۔ اور میں اس کا گواہ ہوں۔ کہ ذرا ذرا سے فقہی اختلافات کو حق و باطل کی جنگ قرار دیا جاتا ہے۔ آپ سے رفع الیدین و داڑھی کا سوال وہ کر رہا ہوگا جو خود باقاعدگی سے سودی یا کوئی اور ناجائز کاروبار کرتا ہوگا۔ آپ کی مونچھوں کی لمبائی آپ کو وہ بتا رہا ہوگا۔ جو خود شرعی پابندی سے محروم ہوگا۔ تو پھر آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کون کامیاب ہوگا۔ اسلام کے یہ نام نہاد علمبردار یا جاہل صوفیاء، باطنیت کے پیروکار، مرزائی، منکرین حدیث پرویزی، مزار پرست، جہری ذکر کرنے والے ذاکر حضرات وغیرہ اور ہمارے ہاں اب ایک نیا سلسلہ شروع ہوا ہے اور وہ یہ کہ ائمہ اربعہ کی پرانی کتابوں کو نکال کر ان میں اسے اجتہادی غلطیاں نکال کر ان پر ہی لعن طعن کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اور جس طریقے سے یہ علماء ان پر زبان چلاتے ہیں کہ آپ کانوں کو ہاتھ

لگالیں اور ان کے زور خطابت سے متاثر ہو کر عوام الناس بغیر سوچے سمجھے ملنے جلنے والوں سے رشتے داروں سے "بدعتی" کہہ کر ناطہ توڑ لیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ نے ہم کو عقل دی ہے اور اس پر مذہب اور شریعت کو نگران بنا دیا۔ اور جہاں منطق اور عقل ختم ہوتی ہے وہاں سے ایمان شروع ہوتا ہے جس کی حد لامحدود ہے۔ جیسا سلوک ہندو پاک میں ہم اسلام کے ساتھ کر رہے ہیں ویسا ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ یہ جو ہم مغرب کی اسلام دشمن کتابوں کے خلاف جلوس نکالتے ہیں۔ ان تمام کتابوں کو تمام مدرسوں کے نصاب میں ہونا چاہیئے چاہے وہ سلمان رشدی معلون کی ہو وی ایس پال کی غلیظ ترین کتابیں ہوں۔ یہ کتابیں مدرسوں کے ہونہار طلبہ کو دینی چاہیئے تاکہ وہ یہ پڑھیں اور طاغوت کا جواب قرآن وحدیث کے ٹھوس اور موثر دلائل سے دیں۔ مسلمانوں کی موجودہ منزل کی وجہ "طاغوت" کی ایک ہزار سالہ ریسرچ ہے۔ اس کو ہم جواب ہم کو ان ہی کے ہتھیاروں سے دینا ہوگا۔ تو پھر ایک بار ہمارے اندر ابن خلدون، غزالی، امام نووی، اور آج کل کے حساب سے احمد دیدات رحمۃ اللہ، ذاکر نائیک اور ہارون یحییٰ جیسے مفکرین پیدا ہوں گے۔ اور یہ تب ہی ہوگا جب ہم اپنا موجود فرقہ واریت وتعصب کا جمود توڑ دیں گے اور اسلاف کے اوپر تبرے بازی کے بجائے اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے آپ کو ریاستی اداروں کی غلامی سے دور رکھیں گے۔ مذکوہ صفحات میں مختلف مقامات پر تبصرے اور آراء یا احادیث درج ذیل ہیں ان کے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

موطا امام مالک، طب نبوی، تفسیر ابن کثیر، مقدمہ ابن خلدون، اسماعلیہ اور عقیدہ امامت کا ایک تعارف، نہج البلاغہ، شریعت وطریقت، تلبیس ابلیس، تقویۃ الایمان، کتاب التوحید، بدعات اور ان کا شرعی پوسٹ مارٹم، کتاب التوحید، کتاب الوسیلہ، حسام الحرمین اور عقائد علمائے دیوبند، بریلویت، تحفہ اثناعشری، آئینہ پرویزیت، آیات بینات، جن اور شیاطین، اخبارات، تذکرۃ الاولیاء، فریدالدین عطار، مولانا مودودی کے ساتھ میری (منظور نعمانی) رفاقت کی سرگزشت، حصن المسلم، نماز نبوی (دارالسلام)، الدعا المسنون (بنوری ٹاؤن)

حصہ چہارم

عاملوں کے شرکیہ اعمال اور ان سے اجتناب کا شرعی طریقہ؟

از مصنف: عامر مغل

کالا جادو یا سفلی علم اور نظرِ بد

آج کل کے دور میں ایک چیز نے نہایت زیادہ زور پکڑا ہوا ہے اور وہ ہے کالا جادو، سفلی عمل وغیرہ مگر میرا اپنا ذاتی تجربہ ہے کہ 90% تو جادو نہیں بلکہ ہمارے اپنے اعمال اور کرتوتوں کا وبال ہوتا ہے جو ہم کو کالے جادو یا سفلی عمل نظر آتا ہے۔ اگر ہمارے اعمال صالح ہوں تو اس قسم کی چیز قریب بھی نہیں پھٹکتی بہرحال ہم یہاں ان دس فیصد لوگوں کا جائزہ لیں گے جو اس چیز کا شکار ہو جاتے ہیں مگر اس کے باوجود بھی ایک بات ذہن میں رکھ لیں کہ جادو بھی اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں چل سکتا۔ اللہ ہم کو آزماتا ہے خود اس نے قرآن میں کہہ دیا ہے کہ ہم تمہیں آزمائیں گے پھل، جانوں، مالوں اور نفسوں کی کمی سے تو آپ اس کو ایک طرح سے اللہ کی طرف سے آزمائش بھی کہہ سکتے ہیں۔

جادوگر یا عامل کیسے بنتے ہیں؟

یہ ''راندہ درگاہ'' لوگ شیطان کو خوش کرنے کے لئے معاذ اللہ قرآن شریف کو پاؤں سے باندھ کر بیت الخلاء جاتے ہیں۔ قرآنی آیات کو گندگی سے لکھتے ہیں یعنی حیض وغیرہ کے خون سے۔ بعض قرآنی آیات کو پیروں کے تلووں پر لکھتے ہیں سورۃ فاتحہ وسورۃ اخلاص کو الٹا لکھتے ہیں بعض لوگ بیت الخلاء میں نماز پڑھتے ہیں۔ بعض عصر و مغرب، زوال غروب تا طلوع آفتاب کے دوران یعنی ممنوع اوقات میں نماز پڑھتے ہیں یہ تمام کام مکمل طور پر ناپاکی کی حالت میں کرتے ہیں۔ غیر اللہ یا کسی جن یا شیطان (جو ان سے مخاطب ہوتا ہے) اس کے نام پر قربانی کرتے ہیں غیر عربی زبانوں میں یعنی عبرانی، سریانی، سنسکرت اور بعض دفعہ عربی زبان میں شرکیہ منتر پڑھتے ہیں جن میں فرشتوں، شیطانوں، جنوں اور ستاروں کو مخاطب کیا جاتا ہے (جبکہ جواب ان کو صرف شیطان اور اس کے لشکروں سے آتا ہے) غرض یہ جتنا زیادہ گندہ کفریہ اور بے حیائی کا کام ہوگا اتنا ہی بڑا عامل یا جادوگر ہوگا۔

جادوگر یا عاملوں کی پہچان

۱. ماں کا نام ضرور پوچھے گا، تاریخ پیدائش اور آپ کا نام اگر کسی پریشانی کے حل کے لئے کوئی بھی یہ سب پوچھے تو سمجھ جائیں جادوگر ہے۔

۲. علاج کرنے کے لئے وہ کپڑا مانگے گا جو آپ نے رات کو پہنا ہوگا اور اس میں سے آپ کے پسینے کی مہک آتی ہو۔

۳. جانور مانگے گا قربانی کے لئے بالخصوص کالے رنگ کا بکرا یا کالی مرغی اور اب تو گوشت بھی مانگتے ہیں جسے خود پکا کر کھا جاتے ہیں اور حاجت مند کو کہتے ہیں اسے ہم نے عملیات کے لئے استعمال کیا ہے۔

۴. مبہم یا اجنبی زبان میں لکھی ہوئی عبارت دے گا دھونی میں جلانے کے لئے۔

۵. ایسی زبان میں منتر بڑبڑائے گا جو آپ کی سمجھ میں نہ آئے۔

۶. گوشہ نشین ہونے کو کہے گا کم از کم چالیس دن ضرور کہے گا۔

۷. فلیتہ تعویذ اور دھونیاں جلانے کو کہے گا۔

۸. کچھ چیزیں دے گا کہ دفن کر آؤ۔

۹. بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ آپ کے آتے ہی آپ کے سامنے آپ کے ارادے بتادے گا۔

۱۰. سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ بہت سے عامل یا جادوگر اپنا تمام کام تصوف کی آڑ میں کرتے ہیں چہرے پر داڑھی اور ماتھے پر سجدے کا نشان بھی ہوتا ہے۔ دم کرنے کے بہانے قرآن کی آیت تو آواز سے پڑھتے ہیں مگر منتر ہلکی آواز میں پڑھتے ہیں۔

۱۱. بعض آپ کو فجر کی نماز کے بعد بلاتے ہیں اور پھر آپ کو قبرستان میں لیجاتے ہیں اور کسی قبر

پر بیٹھ کر ''مراقبہ'' کرتے ہیں یعنی وہاں (اپنے خادم یا جس شیطان کے یہ عامل خادم) ہوتے ہیں اس کو طلب کرتے ہیں۔ساتھ والا یہ سمجھتا ہے کہ فاتحہ خوانی ہورہی ہے نہیں بلکہ یہ جادو ہورہا ہوتا ہے۔اس کے بعد آپ کو تمام رام کہانی یعنی آپ کی زندگی کے بارے میں بتادیتے ہیں۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی طرح کے ایک عامل کا ذکر اپنے جامع الرسائل میں کیا ہے کہ اس عامل نے خود امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو بتایا کہ اس کے پاس ایک کالا کتا آتا ہے جس کی آنکھوں کے سامنے دو سفید نقطے ہوتے ہیں وہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں نے تمہارے لئے نذر مانی تھی میں نے تمہاری خاطر وہ کام کردیا ہے۔اس عامل کو ایک سیاہ ستون بھی نظر آتا تھا جس میں سے روشنی نکلتی تھی۔یہ عامل بدکار تھا اغلام باز تھا جب یہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے سامنے آکر تائب ہوا تو اس کو ایسی چیزیں نظر آنا بھی ختم ہوگئیں۔

اسی طرح ایک خاتون عاملہ کو پوری سورۃ الکھف الٹی یاد تھی اور جس گھر میں کوئی غلط کام ہوتا تھا یعنی آسیب وجنات وغیرہ صرف ان خاتون عاملہ کا جانا کافی ہوتا تھا۔جن بھاگ جاتا تھا مگر خود ان کی حالت غیر ہے اور قرآن الٹا پڑھنا ہی گناہ ہے۔اسی قسم کے شیطان کے پیروکار عبداللہ بن بلال کا ذکر کتاب العجائب از محمد بن منذر شکر الھردی ولسان الخیران از ابن حجر عسقلانی میں ہے۔عبداللہ بن بلال شیطان سے کام لیتا تھا۔اس قسم کی خرافات عملیات انسان کو کافر بنادیتی ہیں مسلمانوں میں اس کی داغ بیل ڈالنے والا ابونصر احمد بن بلال الکبیل ہے۔اور اس کی تصنیف کردہ کتابوں کے اندر یہ ''عملیات کی لعنت'' شروع ہوئی۔کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔

① الروح الحتلاشية.

② المفاخرة الاعمال .

③ تفسير ماقالته الشياطين على ملك سليمان بن داؤد علیہ السلام وما اخذ عليهم من العمور.

کچھ عامل ایسے بھی ہیں جو قبروں کے اندر بیٹھ کر قرآن شریف پڑھتے ہیں اور آیات کے ساتھ کفریہ عبارت کو مخصوص تعداد میں روزانہ ایک مخصوص مدت سات، اکیس، یا چالیس دن تک دہراتے ہیں اور اس دوران ان کو کتے، سانپ، جانور اور شیر وغیرہ نظر آتے ہیں اگر تو یہ عمل پورا ہوگیا تو یہ شیطانوں کا لشکر جو نظر آتا ہے وہ خود آکر کسی روپ میں کہے گا کہ ہم تمہارے کام کریں گے اور وہ منتر بتادیتے ہیں جس سے ان کو طلب کیا جائے۔اور دوران عمل کوئی غلطی ہوگئی تو کرنے والا پاگل ہوکر مرجاتا ہے۔یہ تو ہوا شرکیہ عمل اور بعض دفعہ جو آج کل خلاف سنت طریقے سے قرآن پڑھ کر عملیات کئے جاتے ہیں تو پھر ایسے عمل کا نتیجہ بھی بربادی کی شکل میں نکلتا ہے میں نے اپنے دو رشتے داروں کو مکمل طور پر مفلوج ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے انہوں نے سورۃ الناس کو وظیفے کے طور پر پڑھا تھا (یعنی دشمن کی تباہی کے لئے سورۃ الناس میں موجود لفظ ''الناس'' کی غلط طریقے سے گردان کی تھی) نتیجہ اپنی بربادی کی صورت میں ظاہر ہوا۔پھر ہندوستان سے کئی ایک کتابیں باقاعدہ لاہور سے ترجمہ ہوکر پورے پاکستان میں پھیل رہی ہیں اور ایک عمل اس میں یہ ہے کہ کسی کو برباد کرنے کے لئے آپ اس کی گزرگاہ میں ویران وقت بالکل برہنہ ہوکر بیٹھ کر ہندی زبان میں ''بربادی کا منتر'' دشمن کا نام لے کر پڑھیں تو کام ہوجائے گا یعنی ان عملیات میں کامیاب ہونے کے لئے صرف شیطان نے ایک شرط رکھی ہے اور وہ ہے ''شرک'' یہ کریں اور کامیاب ہوجائیں۔لوگ پریشان ہیں مسجد کے بجائے ہر جگہ سجدہ کرنے کو تیار ہیں اور ایسے لوگ ایسے پریشان لوگوں کو ایسی جگہ میں ایک نظر ہی میں بھانپ لیتے ہیں نیز یہ لوگ آپ کو کچی بستیوں اور کم آمدنی والے علاقوں میں بھی نظر آئیں گے۔اور ان علاقوں میں نظر آئیں گے جہاں پیسے والے زیادہ رہتے ہیں یعنی متمول علاقوں کے اطراف میں۔گذری، ڈیفنس، کلفٹن، خداداد کالونی، اورنگی ٹاؤن، محمود آباد، منظور کالونی، گڈاپ وغیرہ ان میں اکثر لوگوں نے اپنی دکانوں کو ''آستانوں'' کی شکل دے رکھی ہے تاکہ اولیاء صوفیوں سے حسن ظن رکھنے والے سادہ لوح پریشان حال مسلمان ان کے چنگل میں پھنس جائیں ان کے آستانوں پر آپ کو ایک عجیب قسم کے بخور کی بو محسوس ہوگی اور عجیب سی

نحوست بھی محسوس ہوگی نیز آپ کو طغرے اور بزرگوں کی تصویریں بھی کثرت سے نظر آئیں گی ۔اور آستانوں کے باہر لمبی لمبی گاڑیاں نظر آئیں گی ۔ میں ایسے کئی نماز کے پابند جادوگروں کو جانتا ہوں جو موجودہ دور کے دجال ہیں اور ذرا موقع لگتے ہی آپ سے آپ کا ایمان ایسے اچک لیں گے کہ آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور آپ مشرک بن چکے ہوں گے نیز ایسی جگہوں پر آپ کو اعلیٰ افسر، جنرل سیاستدان کاروباری حضرات اور علماء تک کثرت سے نظر آئیں گے ۔ براہوان فرقہ پرست مولویوں کا جن کے آپس کے اختلاف نے ''مسجد'' کو ویران اور ''آستانوں'' کو آباد کر دیا ہے حتیٰ کہ اب یہ کام کچھ مساجد میں بھی ''شرعی جھاڑ پھونک'' کے نام پر ہو رہا ہے اور مزے کی بات یہ ہے ہر مسلک کے پیروکار اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں ۔ دم، جھاڑ، تعویذ، گنڈے لکھے جاتے ہیں اور ہر مولوی اپنے عمل کو شرعی اور دوسرے کے عمل کو غیر شرعی قرار دیتا ہے ۔

ایک عامل جواب زندہ نہیں ہے اس کا طریقہ یہ تھا کہ کسی بھی میت کے منہ میں ''عقیق'' پر منتر پڑھ کر رکھ دیتا تھا اور کچھ عرصہ قبر کھود کر وہ پتھر منہ سے نکال کر پہن لیتا تھا اور ایسی ایک پوری مالا اس کے گلے میں تھی اس سے ایک اور طریقہ پتہ چلا کہ شیطان کے نام کی دعوت یعنی وظیفہ تھا جس میں اس کے نام سے (بعض روایات سے کہ شیطان کا نام عزازیل) ہے ایک مخصوص جاپ پڑھا جاتا ہے اور اس کے بعد تمام رذیل کام لیے جاتے ہیں ان عاملوں کا ایک عمل یہ بھی ہے کہ قرآن شریف کے اندر چھری رکھ کر پھر عملیات پڑھتے ہیں اور کوئی ایسی قبر ڈھونڈتے ہیں جو نہایت ہی بدنام زمانہ انسان کی ہو اس میں تعویذ گاڑ دیتے ہیں اور یہ جو حاضرات کا عمل ہے اس میں کسی جن کا نام لے کر قرآن کی آیت پڑھتے ہیں ایک منتر کے ساتھ ''جس کی آج حکومت ہے حاضر ہو اور خبر دے'' بعض عورتیں شوہروں کو مطیع وفرمانبردار بنانے کے ماہواری کے خون پان میں ملا کر باقاعدہ منتر پڑھوا کر شوہروں کو کھلاتی ہیں یا پھر ناپاک شلوار کی رومالی کو کسی شربت میں ملا کر شوہر کو پلاتی ہیں یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ جو لوگ جادو کی کاٹ کا دعویٰ کریں ان سے بھی دور رہیں کیونکہ یہ لوگ سحر زدہ شخص پر سے سحر ختم کرنے کے لئے

الٹا جادو کرتے ہیں اور پھر جس نے جادو کیا ہوا ہوتا ہے اس پر ہو جاتا ہے اور مریض پر سے تو ختم ہو جاتا ہے مگر یہ طریقہ حرام ہے قرآن وسنت کی روشنی میں علاج صرف حلال چیز سے جائز ہے ۔نشرہ یا نشورہ (جادو سے جادو کی کاٹ) اسلام میں سخت حرام ہے۔جس پر جادو کرنا مقصود ہو تو اس کی کوئی چیز قمیض، رومال، بال، شلوار، نام اور ماں کے نام پر گندی جگہ ناپاک جگہ، ناپاکی کی حالت میں، بار بار منتر اور لعنت دہرائی جاتی ہے اور ان چیزوں پر پھونک ماری جاتی ہے یا بالوں کو گرہ دی جاتی ہے ۔اور اگر یہ چیزیں نہ ملیں تو مٹی یا پانی پر پڑھ کر کسی بھی طریقے سے استعمال کر لی جاتی ہے یا بالوں میں گرہ دی جاتی ہے ۔اور اگر یہ چیزیں نہ ملیں تو مٹی یا پانی پر پڑھ کر کسی بھی طریقے سے استعمال کر لی جاتی ہیں یا گھر میں پھینک دی جاتی ہے کانٹے دار جانور سیہہ کا کانٹا لے کر اس پر منتر پڑھوا کر گھر میں رکھوایا جاتا ہے یا پھر تصویر یا پتلے پر پڑھائی کی جاتی ہے اور منتروں میں موکلوں (جن کا کوئی شرعی ثبوت نہیں) قرآن کی آیات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے ۔ایک مخصوص ستارہ مشرق کی سمت نکلتا ہے اس کے نام پر نذر اور سجدہ کیا جاتا ہے جبکہ ستاروں میں تاثیر ماننے والے کو رسول اللہ ﷺ نے کافر قرار دیا ہے اور علامہ اقبال نے کہا ہے کہ ستارہ میرے حالات کی خبر کیا دے گا ۔وہ تو خود گردش افلاک میں ہے خوار و زبوں ۔اور اس سے مدد مانگی جاتی ہے مدد تو دراصل شیطان اور اس کے لشکروں کی طرف سے ہوتی ہے پھر جب شیاطین ان عاملوں کے شرک اور کفر سے خوش ہوتے ہیں تو مسلط ہو جاتے ہیں ہدف کے اوپر بعض دفعہ کسی حاسد کے ذریعے ہی گھروں میں تعویذ ڈلوا دئے جاتے ہیں یا پھر کسی قبر، درخت، یا ویران کنویں میں تعویذ یا پتلا گاڑا جاتا ہے کسی کے ہاں باقاعدہ خون آلود تازے گوشت کا ٹکڑا سوئیوں سے پر کیاری میں نظر آتا ہے ۔کبھی بکری کی دست یاران میں ایک مخصوص ہڈی ہوتی ہے اس پر بھی بکثرت یہ عامل جادو کیا کرتے ہیں ۔تمام کام منتر جنتر یہ لوگ انتہائی بدبودار چیز جلا کر اس میں کرتے ہیں اور گندے وفاسد عقیدے کے تحت جنتریاں دیکھ کر ستاروں کی چال سے نحس ساعتوں میں ہدف کو نشانہ بناتے ہیں ۔کوے، الو کا مغز، بندر یا کا مغز یا گدھے وغیرہ کی ہڈیوں پر بھی پڑھا جاتا ہے ۔بعض لوگ برہنہ ہو کر قبر

پیشِ نظر کتاب بھی علمائے حق کے مشن کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جو برادرم عامر مغل نے محنتِ شاقہ سے مرتب کی ہے اور ناسازیٔ طبیعت کے باوجود پانچ کتابوں کا رد اس میں پیش کیا ہے۔ عامر مغل کوئی عالمِ دین یا مدرسہ سے فارغ التحصیل نہیں ہیں البتہ ایک تعلیم یافتہ پرعزم جوان ہیں۔ امت کا درد ان کے دل میں ہے اور الدین النصیحۃ کے مدنظر خیر خواہی کی نیت سے یہ کتاب انہوں نے تالیف کی ہے۔ راقم نے نظر ثانی کی ہے، کوشش کی گئی ہے کہ مؤلف کے خیالات بہتر انداز سے قارئین کرام کے سامنے آئیں تاکہ ان سے رہنمائی حاصل کر کے شعبدہ بازوں کے مکر و فریب سے مسلمان محفوظ رہیں اور اپنے مال اور دین کا تحفظ کریں۔ یہ کتاب بیاض یعقوبی، اعمال قرآنی وغیرہ میں درج ان خرافات کا رد ہے جن کی وجہ سے امت محمدیہ عمل کے بجائے عملیات میں مبتلا ہوکر اپنی عظمتِ رفتہ سے محروم ہو چکی ہے۔ ان کتب کا رد کرنے والی کتابوں سے یہ امید رکھی جا سکتی ہے کہ امت دوبارہ عمل کی طرف متوجہ ہوگی اور اپنا سابقہ شاندار مقام دوبارہ حاصل کرے گی۔ (آمین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَیَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ

بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں

(توبہ: ۳۴)